

رات سیریز

گرگٹ مشن

منظہر کلیم
ایم ای



چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول "نارگٹ مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھی ایک ایسے نارگٹ کی تلاش پر کام کرتے ہیں جسے ان کے لئے ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا جاتا ہے اور جب عمران نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر یہ نارگٹ تلاش کر لیا تو پھر یہ نارگٹ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا اور نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بھی اس کی پیٹ میں لگے۔ اس ناول کا انجام یقیناً آپ کے لئے بھی باعث حیرت ثابت ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز کا ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔ مجھے آپ کی آرا کا انتظار رہے گا البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیجئے۔

ہارون آباد سے عثمان طاہر خان لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کسی ناول میں عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی کا بھی بلیک تھنڈر سے ٹکراؤ دکھائیں۔ ویسے طویل عرصہ ہوا ہے آپ نے بلیک تھنڈر پر کوئی ناول نہیں لکھا۔ امید ہے آپ میری خواہش ضرور پوری کریں گے۔"

محترم عثمان طاہر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر نے ابھی تک خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔

اس لئے اس پر کوئی ناول بھی نہیں آ رہا۔ جیسے ہی یہ خاموشی ٹوٹی، ناول بھی سامنے آجائے گا۔ البتہ کرنل فریدی اور بلیک تھنڈر کے درمیان مقابلے کی خواہش تو اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے کہ جب بلیک تھنڈر پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دوسرے اسلامی ممالک پر کام کرے۔ ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ طویل خاموشی کسی نہ کسی طوفان کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ کی فرمائش جلد ہی پوری ہو جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پیچیدہ وطنی سے خادم حسین عادل لکھتے ہیں۔ "آپ کا ہر ناول بے مثال اور منفرد ہوتا ہے لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران جب کسی مشن پر روانہ ہوتے ہیں تو جس ترتیب سے ان کے نام لکھے جاتے ہیں اور پھر کہانی کے درمیان جب وہ گرفتار ہوتے ہیں تو اسی ترتیب سے ہی کرسیوں پر جکڑے بیٹھے نظر آتے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟"

محترم خادم حسین عادل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی انتہائی دلچسپ انکشاف کیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہوتا ہے تو پھر مجھے اس پوائنٹ پر خصوصاً غور کرنا پڑے گا کہ مجرموں کو اس ترتیب کا کیسے علم ہو جاتا ہے جو ترتیب عمران اور اس کے ساتھیوں کی مشن کے آغاز پر سامنے آتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جک نمبرج۔ ب/336 فصلح ثوبہ ٹیک سنگھ سے محمد شاہد لکھتے ہیں۔

"آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں اور ہم دوست مل کر آپ کے ناولوں کا بڑے بھرپور انداز میں تجزیہ بھی کرتے ہیں۔ آپ جس انداز میں ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں وہ واقعی قابل تحسین ہے۔ البتہ ایک بات پوچھنی ہے کہ جب پاکیشیا سے کوئی فارمولا مجرم باہر بھیجنے لگتے ہیں تو پاکیشیا میں ہر طرف ایسی ناکہ بندی کر دی جاتی ہے کہ فارمولا کسی صورت بھی باہر نہیں جاسکتا۔ کیا ایسی ناکہ بندی مستقل نہیں ہو سکتی؟"

محترم محمد شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو محترم ایسی ناکہ بندی ایک محدود وقت تک تو ممکن ہو سکتی ہے مستقل طور پر ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح تو بے شمار کاروباری اور قانونی رکاوٹیں سامنے آ سکتی ہیں۔ اس لئے ہنگامی بنیادوں پر جو کام ہو سکتا ہے وہ مستقل بنیادوں پر ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پنوں عاقل سے عاشق حسین لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ایک سے ایک پڑھ کر ہوتے ہیں۔ آپ واقعی بہترین انداز میں لکھتے ہیں۔ البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ کیا آپ کا کسی سیکرٹ سروس یا ادارے سے تعلق رہ چکا ہے یا نہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔"

محترم عاشق حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

حد شکریہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کارنامے پڑھنے کے بعد بھی آپ یہ سوال پوچھ رہے ہیں اور کوئی تعلق ہو یا نہ ہو۔ بہر حال ایسا تعلق تو ضرور ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے کارنامے آپ کی خدمت میں پیش کرتا رہتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

میانوالی سے ٹی، ایس یوسف زئی لکھتے ہیں۔ "گذشتہ کئی سالوں سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ کے ناولوں کے مختلف سلسلے واقعی بے حد شاندار سلسلے ہیں۔ خاص طور پر اسرائیل پر لکھے گئے ناول تو مجھے بے حد پسند آتے ہیں اللہ ربہ روزی راسکل کا کردار مجھے پسند نہیں آیا۔"

محترم ٹی، ایس یوسف زئی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ روزی راسکل کا کردار آپ کو پسند نہیں آیا۔ مجھے اس پر حیرت ہے کیونکہ یہ کردار تو بے حد پسند کیا گیا ہے۔ بہر حال آپ اس پر تفصیل سے لکھیں کہ اس کردار کی کونسی بات آپ کو ناپسند ہے تاکہ میری رہنمائی ہو سکے۔ امید ہے آپ ضرور اس بارے میں تفصیل لکھیں گے۔

سرگودھا سے ایم اسلم شاہد لکھتے ہیں۔ "آپ ہمارے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کیا اس وجہ سے کہ ہم اپنے خطوط میں آپ کے ناولوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم تو بہر حال ایسا کرتے رہیں گے۔ آپ کے ناول "ڈیجر لینڈ" کے صفحہ نمبر 56 پر ناثران کی بجائے فاثران لکھا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ

پر تنگی کی غلطی ہو۔ بہر حال غلطی تو ہے۔ آپ کا ناول "پاور اسکواڈ" بے حد پسند آیا ہے۔ مجھے برمود کو آپ نے نظر انداز کر رکھا ہے اس پر ضرور کوئی ناول لکھیں۔"

محترم ایم اسلم شاہد صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ غلطیوں کی نشاندہی ضرور کرتے رہا کریں۔ اس سے میری اصلاح ہوتی رہتی ہے جہاں تک جواب کا تعلق ہے تو ایسا دانستہ نہیں ہوتا بلکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے تمام خطوط کے جواب نہیں دیئے جاسکتے۔ بہر حال اب تو آپ کی شکایت دور ہو گئی ہوگی۔ اللہ ربہ جس غلطی کی آپ نے نشاندہی کی ہے اس کی وجہ بھی آپ نے خود ہی لکھ دی ہے۔ اس لئے اس پر مزید کیا لکھوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

تونسہ موڈ کوٹ ادو سے محمد صادق حسین لکھتے ہیں۔ "آپ جب ہمارے خطوں کے جواب نہیں دیتے تو ہمیں اپنے دوستوں سے بے حد شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے آپ ہمارے خطوں کے جواب ضرور دیا کریں۔ ہماری زمین پر ہمارے رشتہ داروں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ آپ برائے کرم عمران سے کہیں کہ وہ فورسٹارڈ کو بھیج کر ہمیں ہماری زمین کا قبضہ دلا دیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔"

محترم محمد صادق حسین صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے خط کا جواب حاضر ہے۔ اس لئے اب آپ اپنے دوستوں کے سامنے

ضرور سرخرو ہو جائیں گے۔ ویسے جو کام آپ فورسٹارز سے لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ان دوستوں سے لے لیں جو آپ کو شرمندہ کرتے رہتے ہیں تاکہ پھر آپ بھی انہیں شرمندہ کر سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

وَالسَّلَامُ

مظہر کلیم ایم اے

ہال کمرے کے درمیان میں ایک میز کے گرد دو آدمی مجلسوں کی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر پتھر جی سنجیدگی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے جادو کی چوڑی گھما کر انہیں بت بنا دیا ہو کہ اچانک ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دونوں اس طرح چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اگر انہیں ایک لمحے کی بھی در ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور یہ دونوں افراد بھی سوٹوں میں لمبوس تھے۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات کچھ ضرورت سے زیادہ نمایاں تھے۔

”بیٹھو..... آنے والے نے میز کے قریب پہنچ کر اہتائی سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے ہی وہ دونوں بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔“

"تمہیں یہ اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ پاکیشیا کے خلاف وائر میزائل مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔..... آنے والے نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ کی بھجوائی ہوئی فائل ہم نے پڑھ لی ہے۔ اس کے دائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے بانس کی طرح پتلے اور لمبے آدمی نے جواب دیا۔ اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی طرح لمبا اور دھلا تھا۔

"حالانکہ اس بار جو پلانٹنگ کی گئی تھی خیال تھا کہ مشن کامیاب رہے گا اور ناکامی کا پوائنٹ ایک فیصد بھی خطرہ نہ تھا لیکن مشن سو فیصد ناکام رہا۔..... چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اس سے زیادہ بہتر اور کامیاب پلانٹنگ نہیں ہو سکتی تھی لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ مشن کرائس کی سرکاری ایجنسی کو سسٹے لانے کی وجہ سے ناکام ہوا ہے۔..... اسی دہلے پتلے آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے ڈریک۔ اعلیٰ حکام کا بھی یہی تجزیہ ہے حالانکہ کرائس کی اس ایجنسی کو اس لئے سسٹے لایا گیا تھا کہ اس ایجنسی کے کارناموں کو فہرست کافی طویل تھی اور اس کے علاوہ چونکہ ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی نہ نکرانی تھی اس لئے حکام کا خیال تھا کہ یہ لوگ انہیں اس وقت تک اٹھانے میں کامیاب رہیں گے جب تک مشن کامیاب یعنی مکمل نہیں ہو جاتا اور پھر حیرت اس بات پر ہے کہ ساچورا جہیز پر تو مشن کو ہر لحاظ سے

خفیہ رکھا گیا تھا اور وہاں بلیک ایجنسی کو بھیجا گیا تھا لیکن عین آخری لمحات میں مشن ناکام کر دیا گیا اور بلیک ایجنسی کے اینڈریو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ مجھے تو حیرت ہے کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الہام ہوتا ہے کہ وہ ہر جگہ پہنچ جاتی ہے۔..... چیف نے کہا۔

"چیف۔ ساچورا جہیز پر مشن سبٹ تو موجود ہے۔ اسے تباہ نہیں کیا گیا اس لئے وہاں میزائل بھجوا کر کسی بھی لمحے مشن مکمل کیا جاسکتا ہے۔..... ڈریک نے کہا۔

"نہیں۔ اب تک صرف دو وائر میزائل تیار ہو سکے تھے اور دونوں تباہ ہو چکے ہیں۔ مزید وائر میزائل کی تیاری میں دو تین ہفتے لگ جائیں گے اور فوری طور پر ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور اعلیٰ حکام کا تجزیہ ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گی اور انہیں بہر حال یہ معلوم ہو جائے گا کہ وائر میزائل لیبارٹری اکیڈمیا میں ہے اس لئے وہ یقیناً یہاں پہنچیں گے اور اب اس لیبارٹری کو ان سے بچانے اور ان کے خاتمے کا مشن اس بار اعلیٰ حکام نے سپیشل ایجنسی کو دیا ہے اور اسرائیلی حکام نے بھی اس کی توثیق کر دی ہے۔..... چیف نے کہا۔

"باس۔ یہ ہمارے لئے واقعی اعزاز ہے کہ اکیڈمیا کی تمام ایجنسیوں میں سے ہمارا انتخاب کیا گیا ہے اور پھر اسرائیلی حکام نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔..... اس بار دوسرے آدمی نے کہا۔

نکراؤ تو نہیں ہوا لیکن مجھے بہر حال ان کے بارے میں معلومات حاصل ہیں....." بارسن نے کہا۔ وہ بھاری جبروں اور بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ کسی فلمی ولن جیسا تھا۔

"اوہ۔ وری گڈ۔ پھر تو یہ ہمارے لئے بے حد فائدہ مند ثابت ہو گا کیونکہ عام حالات میں تو یہ معلومات انتہائی محدود ہیں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات ملتی ہیں۔ باقی کسی کے بارے میں کچھ تفصیل معلوم نہیں ہو سکتی....." باسن نے کہا۔

"باس۔ اصل آدمی بھی۔ یہی علی عمران ہے۔ یہ شخص ایک کروڑ لومڑوں اور ایک کروڑ خیروں کے امتزاج سے بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ٹیم میں اکثر ایک سوئس خواد عورت اور تین چار مرد دیکھے گئے ہیں۔ یہ سوئس خواد عورت شاید ان میں سے کسی کی گرل فرینڈ ہے۔ ان کے اصل حلیوں سے آج تک کوئی واقف نہیں ہو سکا۔ وہ مشن کے دوران مسلسل میک اپ میں رہتے ہیں اور باسن اس آدمی کے تعلقات اعلیٰ پیمانے پر مخبری کرنے والی ہجنسیوں سے لے کر انتہائی محدود پیمانے پر کام کرنے والے افراد سے رہتے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ شخص صرف فون کے نمبر پر ایس کر کے ایس ایس ایس معلومات حاصل کر لیتا ہے جنہیں خفیہ رکھنے کے لئے حکومتیں کروڑوں اربوں ڈالر خرچ کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شخص انتہائی برق رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ

"اور ہمیں اس اعتماد پر پورا اترنا ہے اور اپنے انتخاب کو درست ثابت بھی کرنا ہے بارسن۔ اسی لئے تو میں نے وائر میڈائل کے مشر کی تفصیلات پر مبنی دونوں فائلیں جنہیں بھجوائی تھیں تاکہ میڈنگ میں آنے سے پہلے جنہیں سب پس منظر سے آگاہی ہو۔" چیف نے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ہمارے پاس تفصیلی معلومات نہیں ہیں۔ صرف ادھر ادھر کی سنی سنائی باتیں ہیں اور ویسے بھی آج تک ہماری ہجنسی کا نکراؤ اس سروس سے نہیں ہوا۔ ایسی صورت میں ہمیں پہلے اس سروس کے بارے میں تحقیقات حاصل ہونی چاہئیں....." دوسرے آدمی نے کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کئی بار نکرا چکا ہوں اور مجھے جو کچھ ان کے بارے میں معلوم ہے شاید ہی کسی اور کو معلوم ہو۔" بارسن نے کہا تو باسن اور دوسرا ادبلا پٹلا آدمی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"بارسن۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے جہاری پرسنل فائل میں ایسی کوئی بات نہیں پڑھی....." باسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ سپیشل ہجنسی میں آنے سے پہلے طویل عرصہ ٹاپ ہجنسی میں رہا ہوں اور ٹاپ ہجنسی کا سابقہ کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بڑ چکا ہے۔ گو کبھی میرا سیکرٹ سروس سے براہ راست

”باس۔ میں جذباتی بات نہیں کر رہا۔ ہمیں اپنی پوری توجہ اس لیبارٹری پر لگا دینی چاہئے۔ یہ لوگ بہر حال اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا ٹارگٹ لے کر آئیں گے اور یہ ریموٹ کنٹرول سے تو لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے اس کے لئے انہیں لیبارٹری میں آنا پڑے گا اور وہاں ڈریک ان کے لئے موت کے سیکڑوں ہزاروں ٹمپ پکھا چکا ہوگا۔“ ڈریک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ ڈریک ٹھیک کہہ رہا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کو چاہے کتنا ہی خفیہ کیوں نہ رکھا جائے یہ لوگ بہر حال اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے۔ ان سے ٹکراؤ بہر حال لیبارٹری پر ہی ہوگا۔ اس سے پہلے نہیں۔“ بارسن نے ڈریک کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں چاہتا ہوں کہ لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ان کا خاتمہ ہو جائے۔“ بارسن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔“ بارسن نے کہا تو باس چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”کون سا۔“ بارسن نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ولنگٹن میں باکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک لمجنٹ ڈارسن ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحے کا بندوبست اس ڈارسن کے ذریعے ہی کیا جائے گا اس لئے اگر ڈارسن کا فون ٹیپ کر لیا جائے

انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں اور آخری بات یہ کہ خوش قسمتی ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ لوگ موت سے اس انداز میں بچ جاتے ہیں کہ جیسے موت خود ان کے قریب آنے سے گھبراتی ہو۔“ بارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ تو عام سی باتیں ہیں۔ تم کوئی خاص بات بتا رہے تھے۔“ بارسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خاص بات یہ ہے باس کہ یہ لوگ انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں اور پھر انتہائی برق رفتاری سے فیصلے کر کے ان پر اتنی ہی رفتار سے عمل بھی کر گزرتے ہیں۔ اگر آپ نے ان کا مقابلہ کرنا ہے تو بھر آپ کو بھی اتنی ہی برق رفتاری سے کام لینا ہوگا ورنہ معمولی سی غفلت بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے۔“ بارسن نے کہا۔

”ہو نہ۔“ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی یہ خاص بات ہے۔“ بارسن نے اس بار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”باس۔ یہ آدمی عمران ہو یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چاہے کوئی بھی لمجنٹ ہو بہر حال اس کی موت اب ہمارے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے۔“ دبیلے پتلے آدمی نے کہا۔

”جذباتی باتیں مت کر دو ڈریک۔ یہ انتہائی اہم اور سیریس مسئلہ ہے۔ اگر ہم نے جذباتی باتیں کہیں یا جذباتی فیصلے کئے تو ناکامی ہمارا مقدر بن جائے گی۔ ہمیں کوئی ٹھوس اور واضح انداز عمل طے کرنا ہے۔“ بارسن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

تو ہمیں اس بارے میں حتیٰ معلومات مل سکتی ہیں اور ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں ورنہ تو انہیں جہاں ونگٹن میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔..... بارسن نے کہا۔

”وری گڈ آئیڈیا۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا ڈارسن کے ذریعے ہی ہو گا۔..... باس نے کہا۔

”اگر نہ بھی ہو گا تب بھی عمران کسی نہ کسی معاملے میں بہر حال ڈارسن سے رابطہ ضرور کرے گا۔..... بارسن نے کہا۔

”ہو نہ۔ ٹھیک ہے تو پھر سنو۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بارسن کا سیکشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے کرنے کی کوشش کرے گا اور لیبارٹری کی حفاظت کا کام ڈریک اور اس کا سیکشن کرے گا۔..... باس نے کہا۔

”ییس باس۔ اس طرح سپیشل ایجنسی یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب رہے گی۔..... بارسن اور ڈریک نے کہا تو باس نے اثبات میں سر ملادیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرائے تھے۔

ونگٹن کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ وہ ابھی ایک پرواز کے ذریعے کارٹ سے براہ راست جہاں پہنچے تھے۔ بحرہند کے جہرے کارٹ اور ساہجورا میں وائر میڈائل کے ذریعے پاکیشیا کی ایسی تنصیبات کو تباہ کرنے کا مشن اسرائیل اور اکیرمیہا نے مل کر بنایا تھا لیکن کارٹ میں عمران اور اس کے ساتھیوں جن میں صفور، تنویر اور کمپٹن شکیل شامل تھے، نے اس میڈائل اور مشن سپاٹ کو تباہ کر دیا تھا جبکہ ساہجورا جہرے پر یہی کام جو لیا اور صالحہ نے سرانجام دیا تھا اور پھر صالحہ اور جو لیا بھی دونوں واپس کارٹ جہرے پر پہنچ گئی تھیں اور پھر وہاں یہ پروگرام بنایا گیا کہ فوری طور پر اکیرمیہا پہنچ کر وائر میڈائل لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے تاکہ پاکیشیا کے خلاف یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور برٹرانسمیٹر پر عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے رابطہ

راؤنڈ لگا کر عمران کے کمرے میں ہی اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کرسی پر بڑے سنجیدہ انداز میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے کوئی ایسی اہم بات ہو گئی ہو جس نے اسے اس طرح سنجیدہ رہنے پر مجبور کر دیا ہے۔

”کیا بات ہے۔ تم کارٹ سے یہاں پہنچنے تک مسلسل سنجیدہ رہے ہو اور اب بھی جہاری یہی حالت ہے“..... جو یانے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”میں سارے رستے ایک پوائنٹ پر خور کرتا رہا ہوں اور میں نے اس پوائنٹ پر جتنا بھی خور کیا ہے اساہی یہ پوائنٹ لٹھ گیا ہے اور اب تک وہ اسالٹھ چکا ہے کہ اب تو مجھے بھی یاد نہیں رہا کہ وہ پوائنٹ کیا تھا“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یعنی اب صرف اٹھارہ گیا ہے آپ کے ذہن میں۔ پوائنٹ نہیں رہا“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بات ٹالو نہیں عمران۔ جہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ کوئی خاص بات ہے ورنہ تم جیسا آدمی اس طرح طویل عرصہ تک سنجیدہ رہ ہی نہیں سکتا“..... جو یانے لہجے میں مزید تشویش ابھرائی تھی۔

”کیا بتاؤں۔ بتانے والی بات ہی نہیں ہے“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ ایسی کیا بات ہو سکتی ہے جو تم ہمیں نہیں بتا سکتے“..... جو یانے چونک کر کہا۔

کیا تو چیف نے بھی اس مشن کی منظوری دے دی اور اس طرح یہ پورا گروپ کارٹ سے سیدھا ولنکٹن پہنچ گیا اور اس وقت وہ چیکنگ کے مراحل سے گزرنے کے بعد بیرونی لاؤنچ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ ان کے پاس کاغذات وغیرہ موجود تھے اور انہوں نے انہی کاغذات کی بنیاد پر میک اپ کر رکھے تھے اس لئے چیکنگ میں انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ بیرونی لاؤنچ میں بے پناہ رش تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی لاؤنچ سے نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”ہم نے ہوٹل لٹل سٹار جانا ہے“..... عمران نے ٹیکسی سٹینڈ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ ان کی تعداد چھ تھی اس لئے وہ ایک ٹیکسی میں نہ بیٹھ سکتے تھے۔ چنانچہ دو ٹیکسیاں ہائز کی گئیں اور ایک ٹیکسی میں عمران ڈرائیور کے ساتھ جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر، کمپیشن شکیل اور تنو بیٹھ گئے اور دوسری ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جو یانے اور صالحہ بیٹھ گئیں اور پھر دونوں ٹیکسیاں ہوٹل لٹل سٹار کی طرف بڑھ گئیں۔ تقر آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ہوٹل لٹل سٹار کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئیں اور عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترے۔ ٹیکسیو کے کرائے کی ادائیگی کے بعد انہیں کمرے تک کرائے اور پھر کمرہ تک پہنچنے میں زیادہ در نہ لگی۔ گو ان سب نے اپنے لئے علیحدہ علی کمرے تک کرائے تھے لیکن وہ سب اپنے اپنے کمروں کا ایک ا

اور جا کر جو کرنا چاہتے ہو کرو..... تنور نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ممبر نہ ہونے کی وجہ سے تو سارا فساد ہے۔ چھوٹا سا چیک میرے لئے عذاب بن گیا ہے۔ ہر بار سوچتا ہوں کہ اتنی معمولی رقم کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا حماقت ہے لیکن پھر کیا کروں معروضی حالات دوبارہ اس جھوٹے بے چیک کے لئے مجبور کر دیتے ہیں..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ جہاد یہ سب باتیں محض اداکاری ہے اس لئے اب اگر تم نے ایسی باتیں کیں تو میں اپنے ہاتھوں تمہیں گولی مار دوں گی۔ مجھے..... جولیانے یلخت عھیلے لچے میں کہا۔

"تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس جولیانے فکر نہ کرو کسی نہ کسی روز کسی کی گولی خود ہی مجھے انجام تک پہنچا دے گی۔" عمران نے جھپٹے سے زیادہ اداس لچے میں کہا۔

"وہیے عمران صاحب۔ اگر آپ ہالی وڈ میں چلے جائیں تو آپ سے بڑا اداکار اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ میں واقعی اداکاری کی انتہائی قابل یقین صلاحیتیں موجود ہیں..... صدر نے کہا۔

"ان کی اداکاری کی تو میں بھی قائل ہو چکی ہوں۔ ایسی اداکاری کرتے ہیں کہ آدمی واقعی پاگل ہو جائے..... صاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو بتا دیتا ہوں۔ میں کارٹ سے جہاں تک یہی سوچتا آیا ہوں کہ میری زندگی بھی کیا زندگی ہے جس میں نہ کوئی خوشی ہو اور نہ کوئی بہار۔ بس قتل و غارت، بھاگ دوڑ، مشن، مشن میں کامیابی، مشن میں ناکامی۔ یہ سب کچھ آخر کب تک ہوتا رہے گا۔ کیا میری زندگی کا مقصد صرف یہی رہ گیا ہے..... عمران نے کہا تو صدر اور کمیشن شکیل دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ دونوں ہی عمران کی اس بات کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ عمران اب جولیانے کو چکر دینے کے موڈ میں آگیا ہے۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو..... جولیانے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہم تو بے بس اور مجبور لوگ ہیں۔ بظاہر انسان لیکن درحقیقت کٹھ پتلیاں ہیں جن کا ڈور چیف کے ہاتھ میں ہے..... عمران نے بڑے اداس سے لچے میں کہا تو جولیانے چہرے پر یلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم جیسے انسان پر بھی ڈپریشن دور ہو سکتا ہے..... جولیانے حیرت بھرے لچے میں کہا۔

"حالات کی مجبوری۔ آخر میں انسان ہوں پھر تو نہیں ہوں..... عمران نے اور زیادہ اداس لچے میں کہا۔

"تم تو سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو۔ پھر کیوں مجبور ہو۔ جا

گئی۔ اس کے بچے صالح، تنویر اور پھر صفدر اور یکپشن شکیل بھی باہر چلے گئے۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی اداسی اور سنجیدگی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر اچانک اس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈمپ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہیس۔ ٹائیگر انڈنگ یو باس۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا تعاقب یا نگرانی نہیں ہوئی باس۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ لیکن تم نے بہر حال چیکنگ جاری رکھنی ہے اور جیسے ہی ایسا ہو تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہیس باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اور ایڈجسٹ کر کے اسے واپس جیب میں ڈال دیا۔ اس نے کارٹ سے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر کال کیا تھا اور پھر اس نے

"ہاں عزیز اور مجبور کو بڑے لوگ اداکار ہی کہتے ہیں۔ کیا کیا جائے۔ معروضی حالات آدمی کو خود ہی اداکار بنا دیتے ہیں۔" عمران نے اسی طرح اہتہائی اداسی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تم سو جاؤ۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اٹھو سب لپٹے لپٹے کمروں میں چلو۔ اسے آرام کرنے دو ورنہ اس کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے۔ چلو اٹھو۔۔۔۔۔ جو یا نے خود بھی اٹھتے ہوئے لپٹے ساتھیوں سے کہا اور صالح، صفدر اور یکپشن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ دیکھ ہی کہہ دیتے عمران صاحب۔ خواہ مخواہ آپ نے اتنی اداکاری کی۔۔۔۔۔ صفدر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ جو یا نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب بھی چلے گئے تھے کہ ہم انہیں اکیلا چھوڑ دیں اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی۔۔۔۔۔ جو یا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجبور اور بے بس ہوں۔ نہ اٹھا سکتا ہوں نہ بٹھا سکتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آؤ صفدر۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ اس پر واقعی ڈپریشن کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ آؤ۔۔۔۔۔ جو یا نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل

اسے پہلی پرواز سے فوراً ولنکٹن پہنچنے کا نہ صرف حکم دیا تھا بلکہ اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ کس میک اپ میں اور کس پرواز کے ذریعے ولنکٹن پہنچیں گے اور اس نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی نگرانی کا کام اس کے ذمے لگایا تھا کیونکہ عمران کو خدشہ تھا کہ کارٹ اور ساجورا میں مشن ناکام ہونے کے بعد اسرائیلی اور امریکی حکام بہر حال اتنی سی بات تو سمجھ جائیں گے کہ اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فوری ٹارگٹ وائر میڈیاں لیبارٹری ہی ہو سکتا ہے اس لئے لازماً انہوں نے ان کی چیکنگ کا کوئی نہ کوئی انتظام کر لیا ہو گا کیونکہ بہر حال ایکریمیا کے وسائل لامحدود تھے اور وہ یہاں ایسے کیرے بھی نصب کر سکتے تھے جن کی مدد سے وہ میک اپ کے باوجود انہیں پہچان لیں اس لئے اس نے یہ انتظام کیا تھا تاکہ وہ غفلت میں مار نہ کھا جائے۔ ڈپریشن اور اداسی کے مظاہرے سے واقعی اس کا مقصد یہی تھا کہ اس کے ساتھی اسے اکیلا چھوڑ دیں تاکہ وہ ٹائنگر سے رپورٹ لے سکے اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو ٹائنگر کے بارے میں معلوم ہو سکے ورنہ وہ لا شعوری طور پر دوسرا انداز اپنا سکتے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اس بار ایکریمین بلیک ہینجی یا کوئی اور ناپ ہینجی ہی ان کے مقابل آنے لگی اس لئے وہ ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا تھا۔ ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر اس نے فون نکال کر رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید پٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"سٹار ٹریڈرز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ چیف تو دو ہفتوں کے لئے پرنس ٹور پر ایسٹرن کارمن گئے ہوئے ہیں"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیے۔

"کنگ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک تیز اور کرخت آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈسپ بول رہا ہوں"..... عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ یہ کون سی جگہ ہے"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جگہ نہیں۔ ایشیا کا ایک ملک ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران کچھ گیا کہ یہ کوئی مقامی خنڈہ ہو گا جس نے کبھی پاکیشیا کا نام تک نہ سنا ہو گا کیونکہ کنگ کلب ایکریمیا کا سب سے بدنام کلب تھا اور

”بے فکر رہیں۔ رابرٹ اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے۔ پتہ نوٹ کریں۔ جاز کالونی، کوٹھی نمبر گیارہ۔ بی بلاک۔ وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی سب چیزیں مل جائیں گی۔ کوٹھی پر نمبروں والا تالا موجود ہے اور جو کوٹھی کا نمبر ہے وہی نمبر تالے کے کھلنے کا ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیا۔

”اوکے شکریہ۔ پھر بات ہوگی۔“ عمران نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔ وہ اگر چاہتا تو یہاں موجود پاکیشیا سکیورٹی سروس کے فارمن ایجنٹ ڈارسن کی مدد سے بھی رہائش گاہ وغیرہ حاصل کر سکتا تھا لیکن اسے چونکہ معلوم تھا کہ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسیاں ان کی تلاش میں ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ ڈارسن ان کی نظروں میں ہو اس لئے اس نے جان بوجھ کر ڈارسن سے رابطہ نہ کیا تھا اور رابرٹ کے ذریعے اس نے یہ رہائش گاہ اس لئے حاصل کی تھی کہ اسے یقین تھا کہ ٹاپ ایجنسیاں عام غنڈوں اور بد معاشوں تک نہ پہنچ سکیں گی۔ اس طرح وہ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے۔

رابرٹ اس کلب کا میزبן تھا۔ رابرٹ پہلے ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی میں ایجنٹ تھا لیکن پھر کسی وجہ سے اسے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا تھا تو اس نے جرائم کی راہ اختیار کر لی اور اب وہ ولنکٹن کی جرائم کی دنیا کا خاصا معروف نام تھا اور شاید اسی وجہ سے وہ کنگ کلب کا میزبن بھی تھا۔ عمران سے اس کی اس دور کی دوستی تھی جب وہ ایجنسی میں تھا اور وقتاً فوقتاً ان کی فون پر بات چیت ہوتی رہتی تھی اور اگر کبھی ولنکٹن میں عمران کو فرصت مل جاتی تو وہ رابرٹ سے ضرور ملتا تھا اور رابرٹ بھی اس کی دل سے عزت کرتا تھا۔

”ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

”پرنس آف ڈمپ بول رہا ہوں۔“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پرنس آف ڈمپ۔ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔“ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

”ولنکٹن سے ہی بول رہا ہوں۔ تم سے ایک کام ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ضرور فرمائیے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”ایک رہائش گاہ۔ دو کالیں اور کچھ ضروری اسلحہ وغیرہ چاہئے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس بارے میں تمہارے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”رپر ڈیول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے“..... بارسن نے اسی طرح تھکمانہ لہجے میں کہا۔

”باس۔ پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈھمپ کی کوئی اہمیت ہے آپ کی نظروں میں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو بارسن بے اختیار چوٹک بڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس بارے میں تم نے کہاں سے سنا ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ یہ اہتہائی اہم مسئلہ ہے“..... بارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس۔ کنگ کلب کے فون پر جبری کی ڈیوٹی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ جبری میرا گہرا دوست ہے اور جبری اپنی ڈیوٹی آف کر کے میرے پاس ضرور آتا ہے اور ہم اکٹھے بیٹھ کر پیتے پلاتے ہیں۔ آج اس نے آنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ کیا میں ایشیا کے کسی ملک پاکیشیا کے بارے میں جانتا ہوں تو پاکیشیا کا نام سن کر میں بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آپ کے حکم کے مطابق ہم جن بمبٹنوں کو تلاش کر رہے ہیں ان کا تعلق بھی پاکیشیا سے ہے جس پر میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ وہ اس لئے پوچھ رہا ہے کہ اس نے یہ نام آج پہلی بار سنا ہے۔ کسی پرنس آف ڈھمپ نے فون کر کے کہا کہ وہ پاکیشیا سے بول رہا ہے اور اس نے کلب کے شیئر رابرٹ سے بات کرنی ہے۔ چنانچہ اس نے رابرٹ سے رابطہ کر دیا

بارسن اپنے سیکشن ہیڈ کو ارٹر کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میر پر مختلف رنگوں کے کئی فون موجود تھے۔ اس کا پورا سیکشن اس وقت دلنگٹن میں پاکیشیائی بمبٹنوں کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ مشکوک افراد کو چاہے ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو چٹیک کرتے رہیں جبکہ اسے اصل توقع ڈارسن سے تھی۔ ڈارسن کے آفس اور رہائش گاہ دونوں جگہوں کے فون اہتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے ٹیپ کئے جا رہے تھے لیکن ابھی تک اس سلسلے میں اسے کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تھی اور وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کہیں اس کا یہ آئیڈیا غلط ثابت نہ ہو لیکن بہر حال اسے امید ضرور تھی کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بارسن نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”یس۔ بارسن بول رہا ہوں“..... بارسن نے سخت لہجے میں کہا۔

”نہیں باس۔ آپ خود وہاں نہ جائیں ورنہ معاملات اوپن ہو جائیں گے۔ لاجمالہ اس پرنس کو اگر اس کی کوئی اہمیت ہے تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے یہ معلومات حاصل کی ہیں۔ اس طرح آپ سامنے آجائیں گے۔ آپ اگر چاہتے ہیں تو میں اس رابرٹ کو اغوا کر کے کسی بھی پوائنٹ پر پہنچا سکتا ہوں۔ وہاں اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے۔“..... رچرڈ نے کہا۔

”ابھی تم کہہ رہے تھے کہ تم وہاں جا نہیں سکتے اور اب کہہ رہے ہو کہ اسے اغوا کرایا جاسکتا ہے۔“..... بارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ یہ کام زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں ایک آدمی ایسا ہے جو کنگ کلب کے تمام خفیہ راسخے جانتا ہے۔ وہ دولت کا بھاری ہے۔ اگر اسے بھاری معاوضہ دے دیا جائے تو وہ انتہائی آسانی سے رابرٹ کو اغوا کر کے کلب سے باہر لاسکتا ہے۔“..... رچرڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اس سے بات کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو کہ کیا وہ ایسا کر بھی سکتا ہے یا نہیں۔ رقم کی فکر مت کرو۔ جو وہ مانگے اسے دو۔“..... بارسن نے کہا۔

”یس باس۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو دوبارہ کال کروں گا۔“ رچرڈ نے جواب دیا اور بارسن نے اسے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک

لیکن یہ نام اس کے ذہن میں اٹک گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ رابرٹ سے اس کی کیا بات ہوئی ہے تو اس نے بتایا کہ وہ رابرٹ کی کال نہیں سنا کرتا کیونکہ رابرٹ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ وہ معمولی باتوں پر آدمی کو پھجڑی طرح مسل کر رکھ دیتا ہے اس لئے یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کیا بات ہوئی ہے۔“..... دوسری طرف سے رچرڈ نے کہا۔

”کیا تمہارا یہ دوست رابرٹ سے معلوم نہیں کر سکتا۔“ بارسن نے کہا۔

”اوہ نہیں باس۔ وہ تو اس کے سامنے نظریں نہیں اٹھا سکتا۔“ رچرڈ نے جواب دیا۔

”تو پھر تم خود معلوم کرو۔“..... بارسن نے کہا۔

”وری سوری باس۔ کنگ کلب انتہائی خطرناک بد معاشوں اور خنڈوں کا گڑھ ہے اور پھر یہ رابرٹ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے میں اگر وہاں گیا تو شاید زندہ بچ کر نہ آسکوں البتہ اگر آپ اس رابرٹ سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اشارم کی خدمات حاصل کرنا پڑیں گی۔ وہ رابرٹ کی نگر کا بد معاش ہے اور رابرٹ بھی اس سے دیتا ہے۔“..... رچرڈ نے کہا۔

”اوہ۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ معمولی باتوں کے لئے کسی آدمی کو ہار کرنا ہماری توہین ہے۔ ٹھیک ہے میں خود وہاں جا کر معلومات حاصل کروں گا۔“..... بارسن نے کہا۔

”جاز کالونی کو ٹھنی نمبر سگیارہ۔ بی بلاک“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں خود چیک کرالوں گا“..... بارسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ریس کرنے شروع کر دیے۔

”یس۔ جیمز بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”بارسن بول رہا ہوں“..... بارسن نے تھکاتے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ حکم“..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

”ایک تپہ نوٹ کرو۔ جاز کالونی، کوٹھی نمبر گیارہ بی بلاک۔“ بارسن نے کہا۔

”یس باس۔ نوٹ کر لیا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سٹار فائیو سے اس کوٹھی کو چیکبک کراؤ اور مجھے رپورٹ دو۔ سپیشل لائن بھی آن کر دینا تاکہ کوٹھی کے اندر موجود افراد اگر میک اپ میں ہوں تو بھی انہیں چیکبک کیا جاسکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی کوٹھی میں کوئی موجود نہ ہو لیکن تم نے اس کی مسلسل نگرانی کرنی ہے“..... بارسن نے کہا۔

”صرف نگرانی اور چیکنگ ہی کرنی ہے باس یا“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

دلگٹن نہیں پہنچے لیکن رابرٹ سے وہ کیا معلوم کرنا چاہتے تھے یہ بہر حال معلوم ہونا چاہئے“..... بارسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بارسن نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھایا۔

”یس۔ بارسن بول رہا ہوں“..... بارسن نے کہا۔

”رہرڈ بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے رہرڈ نے کہا۔

”ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ رابرٹ اغوا ہو گیا ہے۔“ بارسن نے کہا۔

”نہیں باس۔ اس آدمی نے استہزا اقدام کرنے سے معذرت کر لی ہے البتہ جب اس نے اس اغوا کا مقصد پوچھا تو میں نے اسے بتا دیا۔ اس نے بتایا کہ اگر وہ رابرٹ کی فون کال کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کا بندوبست کر سکتا ہے کیونکہ رابرٹ

کی فون کال ٹیپ ہو جاتی ہے اور یہ ٹیپ صرف وہی حاصل کر سکتا ہے جس پر میں نے اس سے معاوضہ طے کیا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ ٹیپ میرے پاس پہنچ چکی ہے۔ یہ واقعی وہی کال ہے۔ اس کال کے مطابق اس پرنس آف ڈھمپ نے رابرٹ سے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ طلب کیا ہے..... رہرڈ نے قطعیت سے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”اوہ۔ پھر کون سی رہائش گاہ دی گئی ہے“..... بارسن نے

چونک کر پوچھا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایشیائی افراد کا مطلب تھا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور وہ سوئس خواد لڑکی یقیناً ان میں سے کسی کی گرل فرینڈ ہوگی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ باس کو ان کے بارے میں بتا دے کہ جن کے بارے میں وہ اتنا پریشان تھا وہ اتنی آسانی سے اس کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ پہلے اپنے طور پر ان سے بات چیت کر کے اور ان سے تمام معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ زیرو تھری پر پہنچنے کے بعد پھر وہ اس کی مرضی کے بغیر سانس بھی نہ لے سکیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا لیکن پھر اسے کوئی خیال آیا تو اس نے جلدی سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"ایٹی تھری"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بارسن بول رہا ہوں"..... بارسن نے تیز اور جھکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ایگزیکٹوڈر بول رہا ہوں"..... اس بار دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جیمز چار مردوں اور دو عورتوں کو بے ہوشی کے عالم میں زیرو

"جو میں نے کہا ہے وہی کرتا ہے اور یہ سن لو کہ میں اپنے احکامات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"..... بارسن نے یلگت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور بارسن نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹانسس"..... بارسن نے غصیلے لہجے میں بیزداتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یس۔ بارسن بول رہا ہوں"..... بارسن نے کہا۔

"باس۔ جاز کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ، بی بلاک میں چھ افراد موجود ہیں جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور یہ چھ کے چھ ایکری میک اپ میں ہیں۔ اصل میں ایک عورت سوئس خواد ہے جبکہ دوسری عورت اور باقی چار افراد ایشیائی ہیں اور وہ ایک بڑے کمرے میں موجود ہیں"..... دوسری طرف سے جیمز کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ گڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس کو ٹھی میں ایلم گیس فائر کر دو اور جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں دہان سے اٹھا کر زیرو تھری پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں ایگزیکٹوڈر کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ انہیں وصول کر لے گا البتہ تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے۔"

بارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

تھری پہنچائے گا۔ وہ ایک یمن میک اپ میں ہیں جبکہ اصل میں ان میں ایک عورت سوئس ملا ہے جبکہ دوسری عورت اور چار مرد ایشیائی ہیں اور یہ سب انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے تم نے انہیں وصول کر کے سپیشل روم میں سپیشل کرسیوں پر بیکر دینا ہے۔ ان کے جسموں کو مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن لگا دینے ہیں۔ صرف ان کی زبان حرکت میں رہنی چاہئے کچھ گئے ہو..... بارسن نے کہا۔

”یس باس..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”جب تم یہ سب کچھ کر لو گے تو تم نے مجھے آفس کال کر کے رپورٹ دینی ہے۔ پھر میں خود زبرد تھری پہنچ کر ان سے بات چیت کروں گا..... بارسن نے کہا۔

”یس باس..... دوسری طرف سے کہا گیا تو بارسن نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے پھرے پرائیمنٹان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کیونکہ اس کا پورا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلمی سین کی طرح گھوم گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل سے رابرٹ سے ملنے والی رہائش گاہ جاز کالونی میں شفٹ ہو گیا تھا۔ وہاں واقعی اس کے مطلب کی سب چیزیں موجود تھیں اور پھر ابھی وہ سب سٹنگ روم میں بیٹھے آئندہ کا لائحہ عمل تیار کر رہے تھے کہ کمرہ اچانک تیز روشنی سے بھر گیا۔ یہ روشنی سائیڈ کمروں کی سے اندر داخل ہوتی دکھائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یکثرت تاریک ہو گیا تھا اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا تھا البتہ

ہے اس لئے مجھے ہوش آگیا۔..... عمران نے اس کے ہاتھ میں موجود سرخ میں بھرے ہوئے محلول کا نام لیتے ہوئے کہا۔
 "اوہ۔ تم تو کوئی خاص چیز ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ سرخ میں سلیم ہے۔..... اس نوجوان نے اس کے قریب آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تم سے پورا تعارف نہیں ہوا ڈگریوں سمیت ورنہ شاید تم اس انداز میں حیرت کا اظہار نہ کرتے۔ بہر حال یہ بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں ہیں؟..... عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"تم سپیشل ایجنسی کی قید میں ہو اور ابھی چیف یہاں آ رہا ہے اس لئے تمہیں ہوش میں لانے کا مجھے حکم دیا گیا تھا۔..... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور سوئی عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں اتار دی۔
 "سپیشل ایجنسی تو بہت وسیع تنظیم ہے۔ ہم اس کے کس سیکشن کی قید میں ہیں؟..... عمران نے کہا تو نوجوان نے ایک بار پھر مڑ کر عمران کی طرف دیکھا۔

"تم کیسے جانتے ہو سپیشل ایجنسی کو؟..... نوجوان نے سوئی صفدر کے بازو سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"جس زمانے میں سپیشل ایجنسی کا بگ چیف کلاریو تھا۔ اس زمانے میں میرے اس ایجنسی سے کافی گہرے تعلقات تھے۔ پھر کلاریو

گردن سے اوپر اس کا سروری طرح حرکت کر رہا تھا۔ عمران نے گردن گھمائی اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے اس کے سارے ساتھی موجود تھے لیکن وہ سب اپنے اصل بہروں میں تھے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں چیک کر لیا گیا ہے۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسیوں کے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر اس کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ کرسیاں خصوصی ساخت کی تھیں اور ان کرسیوں کے راڈز سنگل نہیں تھے بلکہ ڈبل تھے۔

"اس قدر خوفزدہ ہیں یہ لوگ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جسم بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ ان راڈز کو صرف دیکھ ہی سکتا تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایگری می نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ عمران کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی جبکہ اس نے ہاتھ میں ایک سرخ پکڑی ہوئی تھی جس کی سوئی پر کیپ چرچی ہوئی تھی اور اس سرخ میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔
 "تمہیں ہوش آگیا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟..... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیم محلول قدرتی طور پر میرے جسم میں خود بخود پیدا ہو جاتا

"تم بہر حال خامسے باخبر آدمی ہو لیکن یہ سن لو کہ درس اس نہیں بلکہ تم پر کراؤنگس استعمال کیا گیا ہے اس لئے اس کے اثرات اس کے ایشی کے بغیر ختم ہو ہی نہیں سکتے"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کوئی نئی دوا ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے"..... عمران نے کہا اور جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ایسا ہی ہو اس لئے تمہارے لئے نئی ہو گی لیکن ایکریا کے لئے نئی نہیں ہے"..... جیکب نے جواب دیا اور اب اس نے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کو انجکشن لگا دیا تھا۔

"تم اچھے آدمی ہو جیکب اس لئے اگر ہو سکے تو ایک گلاس پانی مجھے پلا دو۔ مجھے انتہائی شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پلا دیتا ہوں۔ مجھے تم سے کوئی دشمنی تو نہیں ہے"..... جیکب نے کہا اور انجکشن لگا کر اس نے سوئی پر کیپ دوبارہ چرمھائی اور پھر اسے اس نے ایک طرف رکھی ہوئی نوکری میں پھینک دیا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے پانی کی بھری ہوئی بوتل اٹھا کر وہ واپس پلٹا اور عمران کے قریب پہنچ کر اس نے پانی کی بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل عمران کے منہ سے لگادی۔ عمران اس طرح غناٹ پانی پینے لگا جیسے وہ صدیوں سے پیاسا ہو۔

فوت ہو گیا اور میرا رابطہ بھی ٹوٹ گیا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم خاصی پرانی بات کر رہے ہو۔ بہر حال تم بارسن سیکشن کی تحویل میں ہو اور اس اڈے کا نام زرد تھری ہے۔ یہاں کا انچارج باس الیکٹرینڈر ہے"..... نوجوان نے اب کیپشن تشکیل کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارا نام کیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میرا نام جیکب ہے"..... نوجوان نے کہا اور عمران نے اشیات میں سر ملادیا۔

"یہ بے حس کرنے والا انجکشن بھی تو تم نے ہی لگایا ہو گا۔ پھر"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ چیف کا حکم تھا"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے چیف کے حکم پر ہی ایسا کیا جاسکتا ہے لیکن تمہارے چیف نے یقیناً تمہیں یہ حکم نہیں دیا ہو گا کہ تم درس اس استعمال کرو۔ تمہیں معلوم تو ہو گا کہ درس اس کے اثرات جلد ہی ختم ہو جاتے ہیں اور اگر یہ اثرات تمہارے چیف کے سامنے نمودار ہو گئے تو پھر تم جانتے ہو کہ چیف جیسے خاص لوگوں کا کیا رد عمل ہوتا ہے"..... عمران نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہت شکریہ۔ تمہارا یہ احسان بہر حال میں یاد رکھوں گا۔“
 عمران نے پانی پینے کے بعد کہا تو جیکب مسکرا دیا۔

”بشرطیکہ تم زندہ رہے۔“ جیکب نے کہا اور پانی کی خالی بوتل بھی اس نے نوکری میں پھینک دی جس نوکری میں پہلے اس نے سرخ پیمینگی تھی اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ہوش میں آگیا اور پھر باری باری سب ہی ہوش میں آتے چلے گئے اور ظاہر ہے ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے وہی کچھ کہنا تھا جو ایسے موقعوں پر کہا جاتا ہے اور عمران نے انہیں بتایا کہ وہ ایک یومیہ سرکاری تنظیم پشپل بچنسی کے ایک سیکشن جسے بارسن سیکشن کہا جاتا ہے کی قید میں ہیں اور ابھی حریف جہاں آنے والا ہے۔

”لیکن ہمارے جسموں کو کیوں بے حس و حرکت کر دیا گیا ہے جبکہ ہم جکڑے ہوئے بھی ہیں۔“ صفدر نے کہا۔

”ظاہر ہے انہیں معلوم ہے کہ تم لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروسز کے ممبران ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اب اس قدر خوفناک ہو چکا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو اس نام سے ڈراتی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے کہا کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور وہی جیکب اندر داخل ہوا اس نے دونوں ہاتھوں میں پلاسٹک کی دو کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں اس نے دونوں کرسیاں ان کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ دیں۔

”کیا یہ سیکشن اس قدر غریب ہے کہ تمہارے علاوہ دوسرے

آدمی کی تنخواہ بھی نہیں دے سکتا۔“ عمران نے کہا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ خصوصی پوائنٹ ہے اور یہاں صرف میں اور ایگنٹنڈر ہوتے ہیں۔ ایگنٹنڈر بہر حال میرا باس ہے۔“ جیکب نے ہنستے ہوئے کہا اور ایک بار پھر مرکز پر باہر چلا گیا۔ اسی لمحے عمران کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہونے لگا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اسی لئے پانی پیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو دوا اسے انجیکشن کی گئی ہے اس کا ایک توڑ پانی بھی ہے۔ گو اس جیکب نے طرز کیا تھا کہ ایسا والے ابھی تک اس دوا سے واقف نہیں ہوئے لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ جو توڑ عمران کو معلوم تھا وہ اسے بھی معلوم نہیں تھا اور پھر چند لمحوں بعد جب عمران کے جسم میں باقاعدہ حرکت آگئی تو اس نے بے اختیار اپنا ہنسنے لگے۔

”آپ کے ہر حرکت کر رہے ہیں۔“ اچانک صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”حرکت میں برکت ہوتی ہے صفدر۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مرکز پر آگیا گھما کر اس نے پائے کے ساتھ اسے بہت آہستہ حرکت دینا شروع کر دی۔ وہ ذیل راڈز والی کرسیوں کے سسٹم سے اچھی طرح واقف تھا۔ گو یہ سسٹم ناقابل شکست سمجھا جاتا م کیونکہ اس میں دونوں راڈز کو ہٹانے کا سسٹم علیحدہ علیحدہ تھا اور سامنے سوئچ بورڈ پر موجود ہینوں میں سرخ رنگ کے ہینوں کے

تاروں کو دیا جائے تو ان کے ملنے سے اس کی کرسی کا پورا سسٹم ہی بریک ہو سکتا ہے اور سسٹم بریک ہونے کا مطلب تھا کہ وہ ایک جھٹکے میں راڈز سے آزاد ہو جائے گا اور چونکہ اس کا جسم حرکت میں آ چکا تھا اس لئے وہ اب آسانی سے حرکت میں آ سکتا تھا۔ اس نے بوٹ کو اس انداز میں پائے کے ساتھ رکھ دیا کہ وہ جس وقت چاہے صرف لیزی کو معمولی سا دبا کر اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا اور سلسلے بیٹھنے والوں کو محسوس ہی نہ ہو سکتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں آخری لمحے تک یہ احساس ہو سکے کہ عمران ٹھیک ہو چکا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کوئی بات کرتا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ بارسن تھا۔ گو بارسن کا نام سن کر اس کے ذہن میں خیال آیا تھا لیکن چونکہ بارسن عام سانام تھا اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا لیکن اب آنے والے اس فلمی ولن ننا آدمی کو دیکھ کر وہ پہچان گیا تھا کیونکہ پہلے اس کا تعلق ٹاپ بیجنی سے تھا اور کئی بار اس سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ بارسن کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کے ہجرے پر خاصی سختی اور درشتی کے تاثرات نمایاں تھے اور سب سے آخر میں جیکب انا۔ آیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ دونوں کی سائیڈ پر رک گیا تھا جبکہ بارسن اور دوسرا آدمی سلسلے پڑی ہوئی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے تھے۔

باقاعدہ دو سیٹ لگے ہوئے نظر آرہے تھے اور ایک بٹن پریس کرنے سے ایک سائیڈ کے راڈز جبکہ دوسرا بٹن پریس کرنے سے دوسری سائیڈ کے راڈز غائب ہوتے تھے اس لئے انہیں مکمل طور پر غائب کرنے کے لئے دونوں بٹن پریس کرنے ضروری ہوتے تھے اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ کے راڈز کا سسٹم کرسی کے ایک پائے سے اور دوسرا دوسرے پائے کے ساتھ منسلک تھا اس لئے اس کو ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک سائیڈ کے راڈز کو غائب کر لیا جائے گا لیکن دوسری سائیڈ کے راڈز تو موجود رہیں گے اور اس فوری علم بھی ہو جائے گا لیکن عمران جانتا تھا کہ انہیں بیک وقت کسے غائب کیا جاتا ہے کیونکہ دونوں تاریں ایک پائے کے ساتھ آ کر آگے تقسیم ہوتی تھیں اور عمران اس جگہ کو تلاش کر رہا تھا اور چند لمحوں بعد ہی اس کے بوٹ کی ٹونے انہیں تلاش کر لیا۔ عمران نے پیر اٹھا کر ان پربوٹ کے نچلے حصے کو رگڑنا شروع کر دیا۔ اس ٹانگ تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہو۔ تھے کیونکہ انہیں بہر حال یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کسی خاص کام میں مصروف ہے۔ چند لمحوں بعد عمران نے پیر ہٹایا اور پھر ا نے پیر کو گھما کر پائے کے قریب کیا تو اس کی ٹانگ کو پکڑا۔ اچوٹ اور عمران کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رنگ گئی۔ اس مطلب تھا کہ اس نے جوتے کے نچلے حصے کی رگڑ سے تاروں پر مو سلوشن اس حد تک کم کر دیا ہے کہ اگر پوری قوت سے دو

”تم مجھے پہچان گئے ہو عمران“..... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور تمہیں دیکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ میں ٹاپ اینجنری کی قید میں ہوں لیکن ٹاپ اینجنری کے دائرہ کار میں غیر ملکی لیبارٹریوں کی حفاظت نہیں آتی“..... عمران نے کہا۔

”ٹاپ اینجنری کو چھوڑے ہوئے مجھے کافی طویل عرصہ گزر چکا ہے اور اب میں سپیشل اینجنری سے متعلق ہوں اور میں اس کے ایک اہم سیکشن کا انچارج ہوں۔ اس سیکشن کو میرے نام پر بارسن سیکشن کہا جاتا ہے اور یہ میرا ساتھی ایگزیکٹوڈر ہے اور تم اس وقت سپیشل اینجنری کے ایک پوائنٹ پر موجود ہو“..... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے ہمارا کھوج کیسے نکال لیا۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے“..... عمران نے کہا تو بارسن کے چہرے پر ہلکتا فاتحانہ تاثرات ابھرائے۔

”تم نے کنگ کلب کے رابرٹ سے رہائش گاہ حاصل کرنے کے لئے فون کیا۔ اس میں تم نے پرنس آف ڈمبپ اور پاکیشیا کے الفاظ استعمال کئے اور اتفاق سے فون ملانے والا میرے سیکشن کے ایک آدمی کا دوست تھا۔ وہ پاکیشیا کے بارے میں نہ جانتا تھا اس لئے اس نے میرے آدمی سے پوچھ لیا۔ چونکہ میں نے سارے سیکشن کو الرٹ کیا ہوا تھا کہ تم لوگ پاکیشیا سے جہاں آنے والے ہو اس لئے اس

نے مجھے کال کر کے جب پرنس آف ڈمبپ کا نام لیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ تم ہو۔ رابرٹ انتہائی اصول پسند آدمی ہے اور ہم اسے الرٹ نہ کرنا چاہتے تھے اس لئے خفیہ طور پر یہ فون ٹیپ حاصل کی گئی۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تم جاز کالونی میں ہو۔ پھر میرے آدمیوں نے باہر سے ایک خصوصی مشین کے ذریعے جیکنگ کی اور اس مشین نے میک اپ کے باوجود تمہارے اصل چہرے ظاہر کر دیئے پھر تمہیں وہاں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا“..... بارسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی ترقی کر لی ہے لیکن اسرائیلی لیبارٹری کی حفاظت اکیکریا کیوں کر رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایکریا اور اسرائیل کے مفادات مشترک ہوں گے۔ یہی کہا جاتا ہے“..... بارسن نے کہا۔

”ظاہر ہے تم نے لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھی تو خصوصی اقدامات کئے ہوں گے۔ پھر تمہیں اس انداز میں ہماری تلاش کیوں تھی۔ بہر حال ہم نے لیبارٹری تو پہنچائی تھا“..... عمران نے کہا۔

”یہ کام سپیشل اینجنری کا دوسرا سیکشن کر رہا ہے۔ ڈریک سیکشن۔ میرے ذمے تمہیں تلاش کر کے ہلاک کرنا تھا“..... بارسن نے جواب دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ڈریک پر تم سے زیادہ اعتماد کیا جاتا

بے ہوشی کے دوران ہی جہارا اور جہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیتا
لیکن میں چاہتا تھا کہ ہمیں ہوش میں لا کر تم سے بات چیت کروں
تاکہ کم از کم ہمیں موت سے پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ کس کے
ہاتھوں جہارا انجام ہو رہا ہے..... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
دیسے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور
عمران اس کے اطمینان کی وجہ جانتا تھا کہ ایک تو عمران اور اس کے
ساتھیوں کے جسم بارسن کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر بے حس و
حرکت تھے۔ وہ معمولی سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ تھے اور دوسرا
وہ سب سپیشل ڈیل راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔
”اچھا۔ اب تم واقعی دلیر ہو چکے ہو۔ وری گڈ..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر یہاں اس پوائنٹ پر سپیشل ڈیل راڈز کا سسٹم نہ ہوتا تو
شاید میں رسک نہ لیتا۔ اس کے باوجود میں نے ہمیں اور جہارے
ساتھیوں کو بے حس کر دیا ہوا ہے اور میں نے یہاں آنے سے پہلے
چیک بھی کر لیا ہے کہ تم سب واقعی بے حس ہو..... بارسن نے
کہا۔
”اچھا۔ کس طرح چیک کیا ہے..... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

”میں پہلے ساتھ والے آپریشن روم میں گیا۔ وہاں میں نے ہمیں
سکین پر چیک کیا اور پھر مشین کے ذریعے جہارے جسموں کی

ہے..... عمران نے کہا تو بارسن بے اختیار اچھل پڑا۔
”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب..... بارسن نے اچھلے ہوئے کہا۔
”ظاہر ہے ہمیں جب وہاں کا مشن نہیں دیا گیا تو ہمیں یہ بھی
نہیں بتایا گیا ہو گا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے..... عمران نے کہا تو
بارسن بے اختیار ہنس پڑا۔
”تو تم مجھ سے اس انداز میں لیبارٹری کے بارے میں پوچھنا
چاہتے تھے..... بارسن نے ہنستے ہوئے کہا۔
”مجھے کیا ضرورت ہے پوچھنے کی جبکہ میں پہلے ہی جانتا ہوں۔“
عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بارسن ایک بار پھر ہنس
پڑا۔

”استطویل عرصہ گزر جانے کے باوجود جہارا انداز تبدیل نہیں
ہوا۔ بہر حال یہ بتا دوں کہ نہ میں اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا
ہوں اور نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔ میرے ذمے ٹاسک ہمیں
ٹریس کر کے ہلاک کرنے کا لگایا گیا ہے جو میں نے پورا کر د
ہے..... بارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”ٹاسک کا پہلا حصہ تو واقعی تم نے پورا کر لیا ہے کہ ہمیں حیرت
انگیز طور پر ٹریس کر لیا ہے لیکن دوسرا حصہ ابھی پورا نہیں ہوا اور
جب تک ہماری موت کا وقت نہیں آ جاتا اس وقت تک واقعی پورا
نہیں ہو گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ واقعی ابھی میرا ٹاسک پورا نہیں ہوا۔ میں چاہتا

معدے سے نیچے ناف کے قریب اعصاب کے دوسرے مرکز کے ذریعے ہوتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس طرح بھی ہوتی ہے ہو جاتی ہے۔ بہر حال اب میرا خیال ہے کہ تم نے کافی باتیں کر لی ہیں اس لئے اب مجھے اپنا ٹاسک مکمل کر لینا چاہئے۔ ویسے اگر تم زبان سے کوئی دعا مانگنا چاہو تو بے شک مانگ لو....." بارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے جیکب کو اشارہ کیا تو جیکب تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ سے آکر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بارسن کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ عمران کے بوٹ کی لڑی نے جھٹکے سے حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازیں اُبھریں اور بارسن، جیکب اور الیگزینڈر تینوں بے اختیار چونک کر عمران کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بارسن کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس طرح جھپٹ لی جیسے بچے اپنی پسندیدہ چیز دوسروں کے ہاتھوں سے چھین لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مٹ مٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور جیکب اور الیگزینڈر دونوں چپختے ہوئے نیچے گرے اور ذبح ہونے والی بکری کی طرح پھر دکنے لگے جبکہ بارسن کا جسم اس اچانک تبدیلی کی وجہ سے بالکل اس طرح سن سا ہو گیا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے اس کو بے حس کر دینے والی دوا کا انجکشن لگا دیا گیا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران

حرکات کو چیک کیا لیکن جہارے ساتھی واقعی سب بے حس پڑے ہوئے ہیں....." بارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مشین کیسے بتا سکتی ہے کہ ہم بے حس ہیں یا باحس۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی بارسن کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"ان کرسیوں میں یہ سسٹم موجود ہے کہ اس پر بیٹھے ہوئے افراد کے اعصاب کی چیکنگ مشین کے ذریعے ہو جاتی ہے اور جو لوگ بے حس کر دیئے جاتے ہیں ان کے اعصاب کا گراف اور جو بے حس نہیں ہوتے ان کے اعصاب کے گراف میں کافی فرق ہوتا ہے۔" بارسن نے اس انداز میں جواب دیا جیسے کسی پرائمری سکول کا استاد بچوں کو سبق پڑھا رہا ہو۔

"پھر میرے اعصاب کا گراف کہاں تک تھا....." عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسکا کہ جس سے واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ اعصاب سن ہیں....." بارسن نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے سائٹس میں ڈاکٹرٹن کی ہوئی ہے اس لئے تمہیں یہ بتا دیتا ضروری سمجھتا ہوں کہ اعصاب کی چیکنگ کے لئے کرسیوں کے راڈز سے لٹکنے والی سبز گردن کے پیچھے حرام مغز کے ذریعے ہی کرتی ہیں اور ہم سب کے سر گردن تک سن نہیں ہیں اس لئے تم نے نچلے جسم کی چیکنگ کی ہو گی اور اس کی چیکنگ

مضافات میں بھی زراعت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ عمران واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس تہہ خانے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھی اور بارسن موجود تھا۔ وہ یہ بات مسلسل سوچ رہا تھا کہ آخر بارسن نے انہیں ونگٹن میں بے ہوش کرا کر یہاں اتنی دور کیوں پہنچایا ہے۔ اگر اس کا مقصد انہیں صرف ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام تو ونگٹن میں بھی ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے وہاں بھی سپیشل یونٹس کے ایسے پوائنٹ موجود ہوں گے۔ عمران جب کمرے میں داخل ہوا تو بارسن ویسے ہی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

”عمران صاحب۔ آپ تو جادو چلتے ہیں لیکن ہم کیا کریں۔ ہمیں تو جادو نہیں آتا“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جادو جانتا اور بات ہے لیکن جادو کرنے والا تو کافر ہو جاتا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس الماری سے جیکب نے پانی کی بوتل نکالی تھی۔ عمران نے وہاں موجود کئی بوتلوں میں سے دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر ایک بوتل نیچے رکھ کر اس نے دوسری بوتل کا ڈھکن کھولا۔

”پانی پی لو۔ اس سے تم ٹھیک ہو جاؤ گے“..... عمران نے کہا اور بوتل صفدر کے منہ سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد جب آدمی سے زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو عمران نے بوتل بنالی اور پھر وہ سوچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بٹن پریس کر کے باقی ساتھیوں کی

کا دوسرا بازو گھوما اور بارسن کنکٹی پر مڑی ہوئی انگلی کی ضرب کھا کر اچھل کر سائیڈ پر ہوا اور پلٹ کر وہ کرسی سمیت نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور بارسن ایک بار پھر بچتا ہوا اچھل کر دھماکے سے نیچے گرا اور اس نے نیچے گرتے ہی واقعی انتہائی بھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اچھل کر دوسری لات ماری اور اس بار ایک ہی جھج کے ساتھ بارسن نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ عمران کے ساتھی حیرت بھرے انداز میں خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ویسے یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ شاید اتنی تیزی سے پلک بھی نہ جھپکتی ہو۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو جیکب نے اسے بتا دیا تھا کہ یہاں اس کے اور الیگزینڈر کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا لیکن پھر بھی عمران نے دیکھنا ضروری سمجھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ ایک زرعی فارم تھا جو اوپر سے ٹوٹا پھوٹا تھا لیکن نیچے تہہ خانے میں واقعی ایسے انتظامات تھے اور اسے اس انداز میں نہ صرف سجایا گیا تھا بلکہ یہاں زندگی کی ہر سہولت بھی موجود تھی۔ باہر دور دور تک کھیت تھے۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم ونگٹن کی بجائے کسادو میں ہیں۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ونگٹن سے تقریباً ساڑھے تین سو کلومیٹر شمال میں کسادو ایک جموٹی سی ریاست ہے جہاں باقاعدہ زراعت کی جاتی ہے ورنہ ونگٹن تو کیا اس کے

”کسارو۔ کیا مطلب۔ اتنی دور“..... جو یانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہی بات مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ بارسن آخر ہمیں یہاں اتنی دور کیوں لے آیا ہے۔ بہر حال اب یہ خود ہی بتائے گا“..... عمران نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور تنویر کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ پوری بوتل ہی پی گئی۔

”ارے تم تو خاصی پیاسی تھی۔ مجھے پتہ ہوتا تو میں صفدر کو یہ ڈیوٹی سوپ دیتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”صفدر مجھے پانی پلاتا تو شاید میں آدمی بوتل بھی نہ پی سکتی۔“ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم نے جان بوجھ کر عمران کے ہاتھوں زیادہ پانی پیا ہے“..... جو یانے ٹھٹھکتے غزاتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”ہاں“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کیوں“..... جو یانے کی غزاہٹ اور بڑھ گئی تھی۔

”بہنیں تو بھائیوں کی خدمت کرتی ہی رہتی ہیں، لیکن بہنوں کو بھائیوں سے خدمت کرانے کا موقع کم ہی ملتا ہے“..... صالحہ نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ نس۔ سوری“..... جو یانے صالحہ کی بات سن کر اس

کرسیوں کے راڈز آف کر دیئے۔ اللہ وہ سب ویسے ہی بے حس و حرکت بیٹھے رہے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کے دونوں بازو ہاتھوں سے پکڑے اور دوسرے لمحے صفدر کا جسم اس نے دونوں ہاتھوں میں اٹھایا۔ چونکہ صفدر کا جسم ابھی تک بے حس و حرکت تھا اس لئے اس کا جسم عمران کے ہاتھوں میں لٹک رہا تھا۔ عمران نے مزے کر اسے پلاسٹک کی کرسی پر بیٹھا دیا جس پر پہلے بارسن بیٹھا ہوا تھا اور پھر مزے کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے بارسن کو اٹھایا اور صفدر والی کرسی پر ڈال کر وہ واپس مزے اور ایک بار پھر سوچے بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی بارسن کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو چکے تھے اور پھر عمران مزے تو اس نے صفدر کو اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھا۔

”وارم اپ ہونا پڑے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پانی کی بوتل اٹھا کر وہ تنویر کی طرف بڑھ گیا جو صفدر کی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے بھی پانی پلا دیا اور بوتل کو اس نے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیا۔

”یہ کون سی جگہ ہے“..... جو یانے پوچھا۔

”یہ کوئی زرعی فارم ہے۔ ہم دلنگٹن سے تقریباً ساڑھے تین سو کلومیٹر دور ایک ریسیا کی زرعی ریاست کسارو میں ہیں“..... عمران نے دوسری بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

سب بارسن کی طرف متوجہ ہو گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنبی پر ضرب لگائی اور بارسن کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔
"کیا ہوا۔ اب کیوں بے ہوش کیا ہے؟"..... جو یانے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم سب پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ۔ پھر اسے ہوش میں لایا جائے کیونکہ اس کا ہمیں اتنی دور اس پوائنٹ پر لے آنا میرے ذہن میں ابھی تک کھٹک رہا ہے"..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پوری طرح چاق و چوبند ہو چکے تھے۔

"اب تم نے اس فارم کی مکمل اور انتہائی گہری تلاشی لینی ہے۔ خاص طور پر کوئی ایسی مشینری جو یہاں کے بارے میں کوئی فلم تیار کر رہی ہو۔ باقی لوگ باہر رہیں گے صرف جو یانے میرے ساتھ رہے گی"..... عمران نے کہا تو سوائے جو یانے کے باقی سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر چلے گئے تو عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے بارسن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب بارسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سمجھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا تم نے بندھے ہوئے ہی پانی پی لیا تھا۔ کیسے؟"..... جو یانے اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"جیکب جس نے تم سب کو ہوش میں لانے کے لئے انجکشن

قدر شرمندہ ہوئی کہ اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل پارہے تھے اور کمرہ سب کے ہاتھوں سے گونج اٹھا۔

"جو یانے خود بھی جانتی ہے کہ بھائی کے ہاتھوں پانی پینے سے کتنا لطف آتا ہے۔ ابھی اس نے خود یہ لطف اٹھایا ہو گا۔ جو یانے خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہے"..... اچانک تنور نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ تنور نے واقعی موقع سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا تھا کیونکہ صاف سے پہلے عمران جو یانے کو پانی پلا چکا تھا۔

"ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ پانی پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے لیکن تنور کا ذہن شاید پانی سے ہی چالو ہوتا ہے"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ پھر تو طبی ریسرچ غلط ہو جاتی ہے۔ پانی تو زندگی کا ضامن ہے اس سے ذہن کیسے کند ہو سکتا ہے بلکہ ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ زیادہ پانی پینا انسانی جسم کے لئے انتہائی مفید ہے۔" صغدر نے جواب دیا۔ وہ اب ٹھیک ہو چکا تھا اور پانی کی بوتل الماری سے نکال کر کپٹن شکیل کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"زیادہ پانی پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے البتہ زیادہ پانی پینے سے جسمانی طور پر آدمی واقعی صحت مند ہو جاتا ہے جیسے تنور۔ جو جسمانی طور پر تو واقعی صحت مند ہے مگر"..... عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بارسن کی کراہ کمرے میں گونج اٹھی اور وہ

لگائے تھے مجھے پانی پلایا تھا کیونکہ اس نے مجھے اس مخصوص دوا کا نام بتا دیا تھا جو ہمیں بے حس کرنے کے لئے ہمارے جسموں میں انجیکٹ کی گئی تھی۔ بے چارہ اچھا آدمی تھا۔ میں اسے مارتا تو نہیں چاہتا تھا لیکن پوزیشن ہی ایسی بن گئی تھی کہ اس کا مرنا ہم سب کی زندگیوں کے لئے ضروری ہو گیا تھا..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ رازِ تم نے کیسے کھول لئے..... جو یانے پوچھا۔"
"اس بار سن کو پوری طرح ہوش میں آنے دو۔ اس نے بھی یہ بات پوچھنی ہے اس لئے تم دونوں بیک وقت سن لینا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو یانے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بار سن اس دوران کر لہتے ہوئے ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔
..... تم۔ تم عمران۔ تم۔ یہ سب کیسے ہو گیا..... بار سن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اہٹانی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اگر تم ہمیں ولنکٹن میں بے ہوش کر اگر کسار دے آسکتے ہو تو یہ چھوٹا سا کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بار سن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں اب شہور کی چمک پوری طرح واضح ہو چکی تھی۔

"میں اس لئے تمہیں یہاں لے آیا تھا تاکہ اگر تم سے سودے بازی ہو جائے تو جینکٹ نہ ہو سکے..... بار سن نے کہا تو عمران اور جو یانہ دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"سودے بازی۔ کیا مطلب..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست تھی۔ باس نے ڈریک کو مجھ پر ترجیح دی تھی اور میرے پوچھنے کے باوجود باس نے مجھے لیہارٹری کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا جبکہ ڈریک کی باقاعدہ ڈیوٹی وہاں لگائی گئی تھی اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر تم میرے ہاتھ لگ گئے تو میں تمہاری مدد کر کے ڈریک کو نیچا دکھا دوں گا مگر تم نے ایسی کوئی بات ہی نہ کی..... بار سن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بہت خوب۔ پہلے تم نے میرے بارے میں کہا تھا کہ اساطیل عرصہ گزرنے کے باوجود میرے کام کرنے اور بات کرنے کا انداز نہیں بدلا۔ اب مجھے یہ بات دوہرائی پڑ رہی ہے کہ تم بھی اپنی پرانی عادت کے مطابق ٹرپنگ کرنے میں مصروف ہو..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہے کچھ لو۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ورنہ مجھے تم لوگوں کے ہوش میں لانے اور اتنی دور لے آنے کی کیا ضرورت تھی..... بار سن نے کہا۔

"یہ بات تم اس وقت بھی تو کر سکتے تھے جب ہم بے بس تھے۔ عمران نے کہا۔

"لیکن نذر اور جینکٹ کی موجودگی میں خود میں کیسے بات کر سکتا

تھا۔ ہاں اگر تم اشارہ کر دیتے تو میں ان دونوں کو باہر بھجوا دیتا۔
لیکن تم نے اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی۔..... بارسن نے
کہا۔

”اور تم نے فیصلہ کر لیا کہ ہمیں ہلاک کر دو گے۔ کیوں۔“
عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ اب میں اور کیا کر سکتا تھا لیکن اب میں یہ تو نہیں
جانتا تھا کہ تم جادو بھی جانتے ہو کہ اس طرح سپیشل ڈیل راڈز سے
بھی نجات حاصل کر لو گے اور بے حس و حرکت ہونے کے باوجود
لیکھت حرکت میں آ جاؤ گے۔..... بارسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم نے جو جادو ہم پر استعمال کیا تھا میں نے تو صرف اس کا توڑ
کیا ہے۔.....“ عمران نے کہا۔

”جادو۔ میں نے۔ کاش میں ایسا کر سکتا۔.....“ بارسن نے کہا۔
”یہ سپیشل ڈیل راڈز بھی تو جادو ہے اور بے بس کر دینے والی
دوا بھی تو جادو ہی ہے۔ بس یہ ہے کہ تم اسے سادسی جادو کہہ سکتے
ہو اور میں نے ذہنی جادو سے اس کا توڑ کر دیا۔.....“ عمران نے کہا۔
”نہیں۔ مجھے اب تک اپنی آنکھوں پر اور اپنے ذہن پر یقین نہیں آ
رہا کہ تم اس انداز میں ہونے کے باوجود اس طرح آزاد ہو سکتے
ہو۔.....“ بارسن نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر جیکب سے
ہونے والی بات اور پھر پانی پیئے اور پانی کے ذریعے اس کا توڑ کرنے

کے ساتھ ساتھ راڈز سسٹم کی تاروں کو بوٹ کے سٹے سے رگڑ کر
سسٹم بریک کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

”لیکن میں نے تو اس کمرے میں آنے سے پہلے تمہارے بے حس
ہونے کی باقاعدہ چیلنجنگ کی تھی۔.....“ بارسن نے کہا۔

”سبھی بات تو میں نے پہلے تمہیں بتانے کی کوشش کی تھی لیکن
تم سمجھ ہی نہ سکتے تھے۔ ناف کے نیچے دوسرے اعصابی مرکز کو تم نے
جیکب کر لیا۔ میں کافی مقدار میں پانی پی چکا تھا اس لئے اس کے بوجھ
کی وجہ سے اعصابی مرکز پر دباؤ پڑا اور مشین نے تمہیں بھی بتایا کہ
میں بے بس ہوں۔ وہ گراف غلط ہو گیا جو تمہیں بتا سکتا تھا کہ میں
بے حس ہوں یا نہیں۔.....“ عمران نے جواب دیا تو بارسن نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔.....“ بارسن نے کہا۔
”اگر تم ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتا دو تو
تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے بارسن۔ اس کے بعد ہمیں اس سے کوئی
تعلق نہیں ہو گا کہ بے شک تم اپنے سیکشن کو لے کر اس کی
حفاظت کے لئے پہنچ جاؤ۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہاں ایک آدمی ایسا
موجود ہے جو لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ اس نے
مجھے پہلے ہی یہ معلوم کر کے بتا دیا تھا کہ اس لیبارٹری سے کتنے وائر
میزائل بھیجے گئے ہیں البتہ وہ چونکہ بااصول آدمی ہے اس لئے اس نے
لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا اور

کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ڈریک کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دو۔ میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔ شاید وہ جمہاری طرح اصول پسند نہ ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"وہ ان معاملات میں مجھ سے بھی زیادہ اصول پسند ہے۔" بارسن نے جواب دیا۔

"جلو آزمائینے میں کیا حرج ہے؟"..... عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے؟"..... بارسن نے کہا۔

"ہاں۔ وعدہ رہا۔"..... عمران نے کہا تو بارسن نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دی۔

"یہاں ٹرانسمیٹر تو ہو گا؟"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آفس میں موجود ہے۔"..... بارسن نے جواب دیا۔

"تم جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤنا کہ کنفریشن ہو سکے کہ بارسن نے ج بتایا ہے یا نہیں؟"..... عمران نے جو یا سے کہا۔ اس نے اس کا نام نہ لیا تھا اور جو یا سر ملاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"یہ لڑکی جمہاری فریڈ ہے۔"..... بارسن نے کہا۔

"کاش ایسا ہوتا۔ میں نے تو بڑی کوشش کی کہ اسے فریڈ بنایا جائے لیکن چیف کیسے فریڈ بن سکتی ہے؟"..... عمران نے کہا تو بارسن بے اختیار چونک پڑا۔

میں اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ میں دوسرے ذرائع سے بھی معلوم کر سکتا ہوں لیکن اگر معلوم نہ ہو سکا تو پھر اس آدمی کو بے اصولی پر بھی آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم کہیں یہ سمجھو کہ ہم لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے تمہیں زندہ رکھنے پر مجبور ہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ میں واقعی اس بارے میں نہیں جانتا۔" بارسن نے کہا اور اس کا بوجھ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"اچھا یہ سچ بتا دو کہ تم ہمیں جہاں اتنی دور کیوں لے آئے تھے؟"..... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے۔"..... بارسن نے کہا۔

"دیکھو بارسن۔ چونکہ تم نے مجھ سے بڑے نرم انداز میں باتیں کی تھیں اس لئے میں بھی کوشش کر رہا ہوں کہ تم سے اسی انداز میں بات ہو سکے لیکن ہم جہاں صرف باتیں کرنے اور دوستیاں نبھانے نہیں آئے۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے اور یہ مشن ہمارے ملک کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنی زندگی بچا لو۔ جمہار نام سامنے نہیں آئے گا اور اسرائیل کی لیبارٹری تباہ ہو جانے سے انکریبیا کی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ سوری عمران۔ میں اپنے ملک کے کسی صورت غدار کی نہیں کر سکتا۔"..... بارسن نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے

"جیف۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو غیر ملکی ہے۔"
 بارسن نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "اس کی عادت ہے کہ ڈیل میک اپ میں رہتی ہے۔" عمران
 نے کہا تو بارسن نے بے اختیار آنکھیں پھاڑیں اور پھر ایک طویل
 سانس لیا۔
 "اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔"..... بارسن نے کہا۔ تھوڑی
 دیر بعد جو یا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ ریج ٹرانسمیٹر
 موجود تھا۔
 "اور کچھ بھی نظر آیا ہے یہاں۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔

"نہیں۔"..... جو یا نے مختصر سا جواب دیا۔
 "رومال یا کپڑا تو بہر حال ہو گا ہی ہی۔ بارسن کے منہ میں ڈالنے
 کے لئے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو یا سر ہلاتی ہوئی
 اٹھ کھڑی ہوئی۔
 "کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو۔"..... بارسن نے حیران ہو
 کر کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا جبکہ جو یا نے جیکٹ کی جیب
 سے رومال نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے اچانک بارسن کے چہرے پر
 زوردار تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ کھاتے ہی چیخنے کے لئے بارسن کا منہ کھلا ہی
 تھا کہ جو یا نے تیزی سے رومال اس کے منہ میں ڈال دیا۔
 "ارے یہ تو شریف آدمی ہے۔ تم حکم دے دیتی تو یہ منہ کھول

دیتا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایسے لوگوں سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی۔"..... جو یا
 نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔
 عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کی جو بارسن نے بتائی تھی
 اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بارسن کاننگ۔ اور۔"..... عمران نے بارسن کی آواز
 اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا تو بارسن کے چہرے پر ایک بار پھر
 حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔
 "یس ڈریک ایڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے
 بارسن۔ اور۔"..... چند لمحوں بعد ہی ایک مروانہ آواز سنائی دی۔
 "ڈریک۔ پاکیشیا سیکرٹ سرورس ولنگٹن پہنچ چکی ہے۔ یہ حتی
 اطلاع ہے۔ گو میرا سیکشن انہیں ٹریس کرنے کی پوری کوشش کر
 رہا ہے لیکن میں نے سوچا کہ تمہیں بہر حال اطلاع دے دوں تاکہ تم
 ہر لحاظ سے الرٹ ہو جاؤ۔ اور۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے
 کہا۔

"لیکن ایسی صورت میں تو تمہیں ولنگٹن میں ہونا چاہئے تھا جبکہ
 تم کال مجھے اپنے کسار والے پوائنٹ سے کر رہے ہو۔ اور۔"
 دوسری طرف سے ڈریک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
 "تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ پوائنٹ میں نے کس مقصد کے لئے
 بنایا ہوا ہے۔ اور۔"..... عمران نے بارسن کے لہجے میں ہنستے ہوئے

کہا۔

"لیکن چیف کو اگر اطلاع مل گئی کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل لڑکیوں کو کسار پوائنٹ پر لے گئے ہو تو تم جلتے ہو کہ اس کا کیا رد عمل ہو گا اور دوسری بات یہ کہ بہر حال یہ لڑکیاں سیکرٹ سروس کی ممبر ہوں گی۔ اور..... ڈریک نے کہا۔

"تم جلتے تو ہو ڈریک کہ ایسی لڑکیاں ہی میری پسند ہیں ورنہ ولنکٹن میں لڑکیوں کی کوئی کمی تو نہیں ہے۔ میں چیف کو خود ہی ڈیل کر لوں گا۔ اور..... عمران نے اندازے سے بات کرتے ہوئے کہا البتہ ساتھ یہ بھی ہوئی جو یا کا چہرہ یہ باتیں سن کر بگڑتا جا رہا تھا۔

"میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ ان لڑکیوں کا خیال چھوڑ دو۔ یہ لوگ انتہائی تیز ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی گریڈ ہو جائے۔ اور..... ڈریک نے جواب دیا۔

"بات تو جہادری ٹھیک ہے۔ اوکے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

"انہیں ٹریس کر کے اڑا دو بارسن سہ چیف ان لوگوں کے بارے میں بے حد حساس ہو رہا ہے۔ بہر حال وہ یہاں آئے جب تو ان کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا لیکن پھر جہادری یہ ناکامی خاصی سخت بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اینڈ آئل..... دوسری طرف سے ڈریک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

"تو یہ تھی اصل بات۔ جس کے لئے تم ہم سب کو یہاں لے آئے تھے..... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"اس آدمی کو اب زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رہا..... جو یا نے یکھت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پشٹ نکالا اور کمرہ مشین پشٹ کی جھڑاٹ سے گونج اٹھا۔ بارسن کا جسم گویاں کھا کر راڈز میں بری طرح چپ رہا تھا لیکن چونکہ اس کے منہ میں رومال تھا اس لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل پا رہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"سزا تو اسے یہی ملنی تھی لیکن کم از کم اس کے منہ سے رومال تو نکال لیتی۔ اسے مرنے سے پہلے چٹختے کا موقع تو مل جاتا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ غلطی ذہن کا آدمی تھا۔ اب یہ رومال بھی غلط ہو چکا ہے۔ جو یا نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آؤ پھر اب یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے..... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا اور جو یا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈریک نے یقیناً وہاں ایسی مشین لگا رکھی ہے کہ اسے ٹرانسمیٹر کال سے خود بخود تپہ چل گیا کہ کال ولنکٹن سے نہیں بلکہ کسار سے

تھے۔

”تم لوگ باہر کا اور ارد گرد کا خیال رکھنا۔ کسی بھی وقت کوئی آ
 سنا ہے۔ مجھے جینٹلنگ میں کچھ وقت لگے گا۔“ عمران نے کہا اور
 سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اندر پہنچے ہوئے ایک سفید کاغذ
 بنا کرے میں آکر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز سے ایک سفید کاغذ
 نکالا اور پھر قلمدان سے بال پوائنٹ اٹھا کر اس نے نقشہ کھول کر
 سامنے میز پر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ نقشوں کو دیکھ دیکھ کر خالی
 کاغذ پر لکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کام کرنے کے بعد
 عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر
 اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ دون والے نقشے پر آڑھی ترقی
 لکیریں تھیں جس میں ایک جگہ پر ایک دائرہ بھی تھا۔ یہ ایکریمیا کی
 ایک ریاست ٹوئسی کا صدر مقام سلاکی تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ
 ٹوئسی ریاست تمام تر پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے اور سلاکی بھی
 پہاڑی علاقہ ہے لیکن وہاں سے انتہائی قیمتی معدنیات نکلتی ہیں اس
 لئے سلاکی میں بے شمار ایسی فیکٹریاں سرکاری طور پر موجود ہیں جو
 ان معدنیات کو صاف کرنے اور انہیں استعمال کے قابل بنانے
 کے لئے کام کرتی ہیں۔ رہائشی کالونیاں، کلب، ریسٹوران، ہوٹل،
 اور جوئے خانوں کا بھی طویل جال سا پھیلا ہوا ہے اور یہاں کی
 رنگینیوں کی وجہ سے سیاح بھی یہاں کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے
 ہیں۔ سلاکی کا چونکہ تفصیلی نقشہ اس کے پاس موجود نہ تھا اس لئے

ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات
 انتہائی جدید انداز میں کئے گئے ہیں۔“ کمرے سے باہر آتے ہوئے
 جویا نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ لیبارٹریوں کے
 حفاظتی انتظامات ہمیشہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔“ عمران نے کہا اور
 جویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ باہران کے سارے ساتھی موجود تھے۔
 ”کیا ہوا؟“ صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے مختصر طور
 پر بتا دیا۔

”ہونہر۔ تو یہ اس نیت سے ہمیں یہاں لے آیا تھا۔ تم نے اچھا
 کیا جویا کہ اسے جہنم رسید کر دیا۔“ صالحہ نے بھی غصیلے لہجے میں
 کہا اور سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

”صفدر تم نے یہاں کی تلاشی لی ہوگی۔ اس سارے علاقے کا
 کوئی نقشہ ہے یہاں۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایک الماری میں نہ صرف ولنکٹن، کسارو بلکہ اس پورے
 زون کے نقشے موجود ہیں۔“ صفدر نے کہا۔

”اوہ گڈ۔ لے آؤ اسے تاکہ میں اس فریکوئنسی کی مدد سے اس
 لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر لوں اور ادھر ادھر مارے مارے
 پھرنے کی بجائے براہ راست وہاں حملہ کر دیں اور مشن مکمل کر
 لیں۔“ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اندر دنی طرف کو مڑ گیا۔
 تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کئی تہہ شدہ نقشے موجود

عمران نے سب نقشوں کو تہہ کیا اور پھر وہ اٹھ کر باہر آگیا۔
 "کیا ہوا۔ ٹارگٹ کا پتہ چل گیا۔..... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ لیبارٹری سلاکی میں ہے۔ اب ہمیں جہاں سے براہ
 راست سلاکی جانا ہو گا۔ جہاں میک اپ کا سامان ہے۔ ہم نے میک
 اپ کرنا ہے کیونکہ بارسن گروپ کے افراد کو لازماً ہمارے حلیوں
 کے بارے میں علم ہو گا۔..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں
 سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سپیشل ایجنسی کے چیف نے ہاتھ بڑھا
 کر رسیور اٹھا لیا۔

"میس سہ چیف اسٹنڈنگ۔..... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔
 "ڈریک بول رہا ہوں چیف۔..... دوسری طرف سے ڈریک کی
 آواز سنائی دی تو چیف بے اختیار چو تک پڑا۔
 "تم۔ کیوں کال کی ہے۔..... چیف نے کہا۔

"چیف۔ بارسن نے تجھے جہاں ٹرانسمیٹر کال کی اور اس نے مجھے
 بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اسے حتی اطلاع مل
 چکی ہے کہ یہ لوگ ونٹگٹن میں موجود ہیں اور اس کا گروپ انہیں
 ٹریس کر رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ تجھے اس لئے ونٹگٹن سے کال
 کر رہا ہے کہ اگر وہ لوگ ٹریس ہو گئے تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا
 اور اگر ٹریس نہ ہو سکے تو میں ہوشیار رہوں۔..... دوسری طرف سے

”کسارو والے پوائنٹ پر کھٹے آدمی ہوتے ہیں اس کے۔“ چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”دو آدمی مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں کیونکہ وہ مجھے ایک بار وہاں دعوت دے کر لے گیا تھا۔“ ڈریک نے جواب دیا۔

”اس کا محل وقوع بتاؤ۔“ چیف نے پوچھا تو دوسری طرف سے محل وقوع بتا دیا گیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے میں اسے ہدایات دے دیتا ہوں۔ تم نے بہر حال ہوشیار رہنا ہے۔“ چیف نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں اور میرا سیکشن پوری طرح الٹ ہیں۔“ ڈریک نے کہا تو چیف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے انٹرکام کارسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

”ییس چیف۔“ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ہیڈ کوارٹر انچارج جوزف سے بات کراؤ۔“ چیف نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ییس۔“ چیف نے تھکمانے لہجے میں کہا۔

”جوزف بول رہا ہوں چیف۔“ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

ڈریک نے کہا۔

”تو پھر مجھے کال کرنے کا مقصد۔“ چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ بارسن نے بتایا تھا کہ وہ دلنگٹن سے کال کر رہا ہے لیکن میں نے ایس ایس مشین سے معلوم کر لیا تھا کہ کال کسارو سے کی جا رہی تھی جو آپ جانتے ہیں کہ دلنگٹن سے الاحالی تین سو کلومیٹر دور ہے اور مجھے معلوم ہے کہ کسارو میں بارسن نے اپنے مخصوص مقاصد کے لئے باقاعدہ ایک پوائنٹ بنا رکھا ہے جیسے وہ زبردستی پوائنٹ کہتا ہے اور وہ کال اس کسارو والے زبردستی پوائنٹ سے کر رہا تھا لیکن اس نے مجھ سے غلط بیانی کی۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ وہ کسارو والے پوائنٹ پر کیوں موجود ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں دو لڑکیاں بھی شامل ہیں اور غیر ملکی اور تربیت یافتہ لڑکیاں بارسن کی کمزوری ہیں۔ اس نے یقیناً اپنے آدمیوں کو یہ ہدایات دے رکھی ہوں گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہیں کر کے انہیں کسارو پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے جبکہ میرے نقطہ نظر سے یہ انتہائی غلط ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے طویل فاصلے کے لئے مستقل ہونے کے دوران وہ ہوش میں آکر کونٹینینٹ بھی بدل سکتے ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کسارو کال کر کے اسے ہدایات دے دیں۔ میں ظاہر ہے براہ راست اسے ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔“ ڈریک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

اٹھایا۔

"یس"..... چیف نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں چیف۔ باس بارسن اور پوائنٹ پر موجود دونوں آدمیوں جیکب اور ایگن ہنڈر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق باس بارسن کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی ہے اور ان کے منہ میں رومال ہے اور انہیں گولی مار کر اسی حالت میں ہلاک کیا گیا ہے جبکہ باقی دونوں افراد کی لاشیں بھی اسی کمرے میں موجود ہیں۔ انہیں مشین گن کے برسٹ سے ہلاک کیا گیا ہے اور پوائنٹ خالی پڑا ہوا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"فوری ہیڈ۔ بارسن کا نمبر نو کون ہے"..... چیف نے پوچھا۔

"بارسن کا نمبر نو جیمز ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیمز کی مجھ سے بات کراؤ"..... چیف نے کہا اور ریسور رکھ پایا۔ اس کے ہونٹ جھنجھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج گئی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھایا۔

"یس"..... چیف نے کہا۔

"بارسن نیشن کا نمبر نو جیمز لائن پر ہے چیف"..... دوسری

رف سے پرسنل سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... چیف نے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں جناب"..... چند لمحوں بعد ایک انتہائی ادبانہ آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ بارسن نیشن کے کسارو میں موجود پوائنٹ جسے زہرہ تمہری پوائنٹ کہا جاتا ہے، کا علم ہے تمہیں"..... چیف نے کہا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اگر بارسن موجود ہو تو اس سے میری بات کراؤ ورنہ جو بھی وہاں موجود ہو اس سے بات کراؤ"..... چیف نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"..... چیف نے ریسور اٹھا کر کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں چیف۔ کسارو پوائنٹ پر کال انڈ نہیں کی جا رہی حالانکہ وہاں مستقل طور پر دو آدمی رہتے ہیں"..... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی خاص گزیر ہے۔ وہاں کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے فوری طور پر"..... چیف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہاں سے قریب ہی ایک شہر میں ہمارا ایک گروپ موجود ہے۔ میں اسے کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہاں جا کر چیکنگ کر کے مجھے رپورٹ دے سکتا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"کراؤ چیکنگ اور مجھے بتاؤ"..... چیف نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر لکھت لکھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسور

سیکشن میں بھجوا دو..... چیف نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پرکس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔
 "میں۔ ڈریک بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈریک کی آواز سنائی دی۔

"جیفرے بول رہا ہوں ڈریک"..... چیف نے اس بار اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔
 "اوہ چیف۔ آپ۔ حکم فرمائیے"..... دوسری طرف سے حیرت برے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈریک۔ تمہاری اطلاع کے بعد چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ بارسن اور اس کے دو ساتھیوں کی کسارو والے پوائنٹ پر لاشیں موجود ہیں۔ بارسن کے منہ میں رومال تھا اور اس کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی تھی اور اسے اسی حالت میں گولی ماری گئی تھی جبکہ اس کے دونوں ساتھیوں کی لاشیں بھی اسی کمرے میں موجود تھیں۔
 بارسن کے نمبر کو جیمز نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹس کے ہینڈلنگ کو ٹریس کر کے اور بے ہوش کر کے بارسن کے لیے کسارو بھجوا دیا تھا۔" چیف نے سر جھپٹے میں کہا۔

"اوہ چیف۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ قتل کر رکھے گئے"..... ڈریک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہاری رپورٹ اور بارسن کی لاش کے بارے میں

"جیمز۔ بارسن کہاں ہے..... چیف نے سر جھپٹے میں کہا۔
 "باس بارسن کسارو کے درپردہ پوائنٹ پر ہیں چیف کیونکہ پاکیشیا سیکرٹس سرس کے افراد کو ہم نے ٹریس کر کے بے ہوش کر کے ان کے حکم پر درپردہ پوائنٹ پر بھجوا دیا تھا..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹس سرس کے مینجٹ کیسے ٹریس ہوئے۔ تفصیل بتاؤ..... چیف نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔
 "تو سنو۔ بارسن اور اس پوائنٹ پر موجود دونوں آدمیوں کا ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ مینجٹ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ بارسن کی موت کے بعد چونکہ تم نمبر نو ہو اس لئے جیمز سیکشن کا چیف بنایا جا رہا ہے۔ تم نے اب پوری قوت سے ار پاکیشیا سیکرٹس کو ٹریس کر کے بے ہوش نہیں کرنا بلکہ انہیں فوری طور پر بغیر کوئی وقت ضائع کئے ہلاک کر دینا ہے..... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں چیف۔ میں آپ کی توقعات پر ہمیشہ پورا اتروں گا۔ دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
 "جیمز ناٹانی کی رپورٹ نہیں ملنی چاہئے۔" مجھے..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھالیا۔
 "میں چیف..... پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بارسن کی جگہ جیمز کے سیکشن باس ہونے کا ایئر جاری کر

ہے کہ وہ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی مدد سے نقشے میں وہ جگہ تلاش کر لینے کا بھی ماہر ہے جہاں کال رسیو کی جاتی ہے اور اس نے تم سے ٹرانسمیٹر پر اس لئے بات کی ہو گی کہ کنفرم ہو جائے اور اس کے بعد یقیناً اس نے یہ کام کیا ہو گا اور اگر خاص جگہ نہیں تو بہر حال اسے یہ معلوم ہو لیا ہو گا کہ لیبارٹری سلاکی میں ہے اور اب یہ لوگ لامحالہ ولنکٹن کی ہائے سلاکی پہنچیں گے کیونکہ فائل کے مطابق عمران اور دوسرے وقت مانع کرنے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے ٹارگٹ پر کام کرتا ہے۔ ان کا ٹارگٹ لیبارٹری ہی ہے۔..... چیف نے تفصیل سے بات تے ہوئے کہا۔

”اوہ چیف۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ سب کچھ انتہائی حیرت انگیز۔۔۔ بہر حال اگر یہ لوگ لیبارٹری پر پہنچیں گے تو پھر زندہ واپس لیا جاسکیں گے۔..... ڈریک نے کہا۔

”نہیں۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا۔ اب ان حالات میں اس کام نہیں ہو سکتا ورنہ سپیشل ایجنسی لازماً ناکام ہو جائے گی۔ کہیں قہوری در بعد کال کروں گا۔..... چیف نے کہا اور ہاتھ اس نے کرپل دبا یا اور ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ریس کرنے شروع کر دیئے۔

بٹلے کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ نالی دی۔ بولنے والے کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

”مک سے بات کرو۔ میں ولنکٹن سے جیفرے بول رہا ہوں۔“

تفصیلات سننے کے بعد میں ایک اور نتیجے پر پہنچا ہوں اور میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے۔..... چیف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”کیا چیف۔..... ڈریک نے کہا۔

”تمہیں کال کرنے والا بارسن نہیں تھا بلکہ خود عمران تھا۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ فوری طور پر کسی کی آواز اور لہجے آ اس قدر ہو۔ بہو نقل اتار لیتا ہے کہ خود وہ آدمی بھی نہیں پہچان سکتا بارسن سے اس نے تمہاری فریکوئنسی معلوم کی اور پھر اس کے۔ میں رومال ڈال کر اس نے اس کے لہجے اور آواز میں تم سے بات ہے۔..... چیف نے کہا۔

”اوہ ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہوا گا۔..... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”فائدہ۔ اس نے یقیناً اب تک لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر ہو گا۔..... چیف نے کہا۔

”کیا۔ کیا۔ چیف یہ کیسے ممکن ہے چیف۔..... ڈریک انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ میں نے خصوصی ایس کی فائل ایک ایجنسی۔ ٹاپ ایجنسی سے منگو کر بڑھی ہے۔ وہ خطرناک ترین لیجنٹ ویسے ہی مشہور نہیں ہے۔ اس کے بارے جہاں فائل میں یہ بات درج ہے کہ وہ ہر آواز اور لہجے کو عورتوں کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے وہاں یہ بھی

سیشن چیف کو ہلاک کر کے وہاں سے اس لیبارٹری کے بارے میں بہر حال اتنی معلومات حاصل کر لی ہیں کہ یہ لیبارٹری سلاکی میں ہے لیکن شاید وہ لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس نہ کر سکے ہوں۔ لیکن وہ اس قدر تیز، فعال اور خطرناک سمجھتے ہیں کہ اگر انہیں وہاں معمولی ساموق بھی مل گیا تو وہ لازماً اسے ٹریس کر لیں گے۔ چیف نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو ڈریک شاید سلاکی میں اس لیبارٹری کی حفاظت پر مامور ہے۔“ نک نے کہا تو جیفزے بے اختیار چو نک پڑا۔
 ”ہاں۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“ جیفزے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ سلاکی میں اڑنے والی مکھی بھی ڈیجہ سینڈیکسٹ کی نظروں سے اونچل نہیں رہتی جبکہ ڈریک کو تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ ڈریک یہاں دیکھا جا رہا ہے لیکن میں نے اسے اس لئے نظر انداز کر دیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ سپیشل ایجنسی کے کسی مشن پر یہاں آیا ہو گا۔ اب تم نے بتایا تو مجھے خیال آیا ہے کہ وہ یہاں اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے آیا ہو گا۔“ نک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ڈریک وہاں اسی مقصد کے لئے موجود ہے لیکن یہ لوگ جس تیزی سے اور خطرناک حد تک فہانت سے کام لیتے ہیں اس سے مجھے خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر وہ لیبارٹری تک پہنچ گئے تو ڈریک

چیف نے تیز اور تھکمانے لہجے میں کہا۔
 ”اوہ۔ اوہ۔ اچھا جواب۔“ دوسری طرف سے بولنے والے پھر یلکٹ بھیکہ مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔
 ”نک بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنا دی۔ پھر بھاری نہ تھا لیکن آواز میں قدرتی کر شگھی موجود تھی۔
 ”جیفزے بول رہا ہوں نک۔“ چیف نے کہا۔
 ”اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے۔“ دوسری طرف حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
 ”فون کو محفوظ کر لو نک۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔“

نے کہا۔
 ”محفوظ ہے۔ تم کھل کر بات کرو۔ فون بالکل محفوظ ہے۔“
 لمحوں کی خاموشی کے بعد نک نے کہا۔
 ”نک مجھے سلاکی میں جہارے سینڈیکسٹ سے کام پڑ گیا۔“
 چیف نے کہا۔

”میں اور میرا پورا سینڈیکسٹ حاضر ہے جیفزے۔ تم کرو۔“ نک نے اجنبی غلوں بھرے لہجے میں کہا۔
 ”سنو۔ سلاکی میں حکومت اکیڑیمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری جہاں ایک خصوصی ساخت کا میزائل تیار ہو رہا ہے۔ اس کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ سا چکا ہے یا پہنچنے والا ہے۔ اس گروپ نے دلکشن میں میر-

کہ ان کی لاشوں پر رونے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔ معاوضہ بھی کام کرنے کے بعد بتاؤں گا۔..... نک نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں مطمئن ہوں۔..... جیفرے نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھالیا تاکہ جیفرے سے بات کر کے اسے حکم دے سکے کہ وہ نک کو پاکیشانی ہجمنوں کے قدامت اور دیگر ضروری تفصیلات بتا دے۔ اسے معلوم تھا کہ سلاکی میں نک کا ڈیجہ سینڈکیٹ پوری طرح چھایا ہوا ہے اور نک کے آدمی یقیناً نہ صرف چند لمحوں میں انہیں ٹریس کر لیں گے بلکہ وہ ان پر اچانک فائرنگ کھول کر انہیں ہلاک کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

انہیں روک نہ سکے گا ویسے وہ لیبارٹری تک ہی محدود ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وہ لوگ لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی جہارے سینڈکیٹ کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں اس لئے جو معاوضہ تم کہو گے تمہیں مل جائے گا لیکن کام اتنا ہی تیزی، ذہانت اور برق رفتاری سے ہونا چاہئے اور یہ بھی بتا دوں کہ انہیں سنبھلنے کا معمولی سا موقع بھی نہیں ملنا چاہئے ورنہ وہ لوگ دوبارہ جہارے ہاتھ نہ آ سکیں گے۔..... جیفرے نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں یہ۔..... نک نے کہا۔

"ان کی تعداد چھ ہے۔ چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ویسے تو یہ ایشیائی ہیں لیکن یہ میک اپ کے اتھائی ماہر ہیں۔ بہر حال سلاکی ولنکٹن جیسا بڑا نہیں ہے اس لئے اس گروپ کو چاہے وہ کسی بھی میک اپ ہوں، تم آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں۔..... جیفرے نے کہا۔

"ان کے قدامت کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ کچھ تو مجھے بھی معلوم ہو۔..... نک نے کہا۔

"میں اپنے ایک آدمی کو جہارہ انبردے دیتا ہوں۔ وہ تمہیں ان کے بارے میں تفصیل بتا دے گا۔ اس کا نام جیفرے ہے۔..... جیفرے نے کہا۔

"اوکے۔ تم بے فکر رہو۔ وہ چاہے کتنے ہی تیز طرار، ذہین اور خطرناک کیوں نہ ہوں۔ سلاکی میں وہ اس طرح مارے جائیں گے

نے کہا۔

W "سر۔ اس وقت آپ شدید ترین خطرے سے دوچار ہیں۔ کسی
W بھی لمحے آپ پر کسی بھی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہو سکتی ہے اس
W لئے پلیز آپ مجھے بتا دیں۔"..... نوجوان نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا
تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

W "کیا مطلب۔" کیسا خطرہ۔ میرا نام پرنس ہے۔"..... عمران نے
p اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
a "تو آپ فوری طور پر دو یا تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں اور
k علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر رائل کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی
s تھری میں پہنچ جائیں۔ میں وہاں آپ سے ملوں گا۔ پھر تفصیل سے
c بات ہوگی۔"..... نوجوان نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے
i آگے بڑھ گیا۔
e "جو یا میرے ساتھ جائے گی۔ باقی دو دو کر کے جاؤ۔"..... عمران
t نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ
y گیا۔ جو یا خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑی۔
c "جو نسکی کلب چلو۔"..... عمران نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جو یا
o کے ساتھ بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔
m "میں سر۔"..... ڈرائیور نے جواب دیا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔
جو یا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے
بعد ایک چھوٹے سے کلب کے سامنے جا کر رک گئی جس پر جو نسکی

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سلاکی کے ایئر پورٹ پر اترا اور پھر وہ
جیسے ہی بیرونی پیسینجر لائن میں پہنچے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیز تیز
قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا۔

"آپ میں سے پرنس آف ڈمپ کون ہیں۔"..... اس نوجوان
نے قریب آکر کہا۔

"کمال ہے۔ تم پرنس کو نہیں پہچان سکتے یعنی ہم میں سے جو
جہیں پرنس نظر آ رہا ہے وہی پرنس ہو سکتا ہے۔"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے سنا گرنے بھیجا ہے اور میرا نام جیسی ہے۔"..... نوجوان نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر تو جہیں پرنس کو خود ہی پہچان لینا چاہئے کیونکہ سنا گرنے
لا محالہ جہیں پرنس کی خصوصی نشانیاں بتائی ہوں گی۔"..... عمران

"کیے میرے ساتھ جناب۔ میں آپ کو باس کے آفس چھوڑ آتا ہوں"..... نوجوان نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور کاؤنٹر سے باہر آگیا۔

"تم مجھے راستہ بتا دو۔ تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے کہا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری ہے۔ اس کے آخر میں باس کا آفس ہے"..... نوجوان نے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ جو یوا خاموشی سے اس کے پیچھے تھی۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ مارا تو دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیز عمر آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔
"کیے۔ ادھر سپیشل روم میں آجلیئے"..... ادھیز عمر نے کہا اور عقبی طرف موجود ایک دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے جو یوا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں سٹاگر کے پیچھے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔

"میرا آدمی آپ کو ایئر بورٹ پر ملا ہو گا"..... سٹاگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں یہاں خود آیا ہوں۔ کیا مسئلہ ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کلب کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ عمران نے جو یوا کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی نیچے اتر کر اس نے کرایہ اور ٹپ دی اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب میں خاصا رش تھا لیکن آنے جانے والے لوگ غام سے تھے۔ کلب کا ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن وہاں کوئی شور شراب نہ ہو رہا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ٹیلی فون رکھا ہو تھا۔

"سٹاگر نے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"..... عمران نے اس نوجوان کے قریب جا کر کہا تو وہ نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"..... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بجائے تمہارا باس اس کا مطلب اچھی طرح جانتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے کیے بعد دیگرے کئی بین پریس کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر سے سٹیرو بول رہا ہوں۔ ایک صاحب ایک خاتون کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دوں کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"..... نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

آپ سب ایشیائی ہیں جس سے میں کنفرم ہو گیا کہ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ آپ کے خلاف ہی کارروائی کر رہا ہے۔ چنانچہ میں نے ایئر پورٹ پر اپنا خاص آدمی بھیجا۔ اسے میں نے تعہد بنا کر کہا کہ دو عورتیں اور چار مردوں کا گروپ جیسے ہی بیرونی لاؤنچ میں آئے وہ جا کر انہیں کونٹری کے بارے میں بھی اطلاع دے دے اور ساتھ ہی آپ حضرات کو کہہ دے کہ آپ علیحدہ علیحدہ آگے بڑھیں تاکہ آپ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کے سفاک قاتلوں کی زد میں نہ آجائیں۔ میں نے اپنے آدمی کو کہہ دیا تھا کہ جب آپ کونٹری پر پہنچ جائیں تو پھر وہ میری بات آپ سے کرانے لیں آپ نے اچھا کیا کہ آپ خود وہاں آگئے۔ بہر حال میری یہ درخواست ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کوئی اور رہائش گاہ کا انتظام کر لیں اور میری رہائش گاہ خالی کر دیں کیونکہ اگر ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کو یہ اطلاع مل گئی کہ میں نے آپ کی مدد کی ہے تو پھر نہ میرا یہ کھب رہے گا نہ میں اور نہ ہی میرا خاندان۔ سب کچھ ایک لمحے میں تباہ کر دیا جائے گا۔ اسباب بھی میں نے رابرٹ نیلسن کی وجہ سے کیا ہے۔..... اوجیز عمر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

آپ نے واقعی انتہائی مہربانی کی ہے کہ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کی اس اطلاع کے باوجود آپ نے ہمیں کونٹری دی ہے اور اس بارے میں تفصیل بھی بتائی ہے۔ میں اور میرے ساتھی آپ کے بے حد مشکور ہیں۔ میں رابرٹ نیلسن سے بھی آپ کے بارے میں کہوں گا اور

مسٹر نیلسن یا جو بھی آپ کا نام ہو۔ آپ نے ولنگٹن کے رابرٹ نیلسن کی ٹپ مجھے دے کر کہاں مجھ سے رہائش گاہ مہیا کرنے کے لئے کہا تھا۔ رابرٹ نیلسن میرا محسن ہے اور اس کا نام سننے آنے کے بعد میں کسی صورت بھی انکار نہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے حامی بھر لی۔ میرے پوچھنے پر آپ نے بتایا تھا کہ آپ چھ افراد ہیں۔ پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ سلاکی کا سب سے خوفناک اور خطرناک سینڈیکسٹ جے ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کہا جاتا ہے اور جس کا ہولڈ پورے سلاکی پر ہے، نے پورے سلاکی میں اپنے سب آدمیوں کو کہا ہے کہ ولنگٹن سے چھ افراد کا ایک گروپ سلاکی آ رہا ہے جس میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں اور ان کے قد و قامت بتائے گئے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ گروپ ایشیائی بچنٹوں پر مشتمل ہے لیکن وہ کسی بھی میک اپ میں ہو سکتے ہیں اور سینڈیکسٹ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ جس کسی کو بھی اس بارے میں معلومات ہوں وہ فوراً سینڈیکسٹ کو اطلاع دے۔ میرا کلب بھی ڈیجیٹل سینڈیکسٹ سے باہر نہیں ہے اور میرا کہ سلاکی میں رہنے والا کوئی بھی آدمی ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کے حکم کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر سکتا اس لئے یہ اطلاع مجھے بھی دی گئی۔ میں اس اطلاع پر چونک پڑا۔ اصولاً تو مجھے ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کو آپ لوگوں کے بارے میں اطلاع دے دینی چاہئے تھی لیکن رابرٹ نیلسن کی وجہ سے میں خاموش رہا۔ اللہ تعالیٰ میں نے رابرٹ نیلسن کو فون کر کے اس سے آپ کے بارے میں معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ

معلوم نہیں ہے۔ صرف اس کا نام چلتا ہے۔..... شاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کی رہائش گاہ کے بارے میں کچھ معلوم ہے“..... عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ وہ انتہائی خفیہ رہتا ہے۔..... شاگر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اب ہمیں اجازت اور فکر مت کرو۔ تم پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنا نام تبدیل کر لیں۔ آپ کا نام سن کر خواہ مخواہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کا تعلق ایٹیا سے ہے کیونکہ ڈھپ نام کا کوئی علاقہ انکر پریا میں نہیں ہے۔..... شاگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“..... عمران نے کہا اور پھر جولیا کے ساتھ پہلے آفس سے باہر آیا اور پھر راہداری سے گزر کر ہال میں سے ہوتا ہوا کلب سے باہر آگیا۔

”حیرت ہے کہ کسی جرائم پیشہ آدمی کو سائنس لایا جا رہا ہے۔“ جریان نے جہلی پارک لے کر دیکھا۔

”یہ چھوٹا علاقہ ہے۔ سبھاں جرائم پیشہ گروپ زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں لیکن انہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ میں نے یہ بات معلوم کر لی ہے کہ لیبارٹری سلاکی میں ہے اس لئے سلاکی میں ہمیں روکنے

یقین رکھیں کہ ہم چند کھنٹوں کے اندر اندر آپ کی دی ہوئی کوٹھی چھوڑ دیں گے۔ اس طرح آپ پر کوئی حرف نہ آئے گا لیکن آپ مجھے اس ڈیٹہ سینڈیکٹ کے بارے میں تفصیل بتائیں کہ اس کا ہم سے کیسے تعلق پیدا ہو گیا ہے جبکہ ہمارا کوئی تعلق جرائم پیشہ افراد سے نہیں ہے۔..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے پرنس۔ میری تو یہ بھی جرأت نہیں ہے کہ میں اس بارے میں کسی سے پوچھ بھی سکوں کیونکہ اس طرح میں مشکوک ہو سکتا ہوں اور مشکوک آدمی دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتا۔..... شاگر نے جواب دیا۔

”چلیں یہ بتادیں کہ اس سینڈیکٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کون اس کا چیف ہے اور کون کون اس کا کرتا دھرتا ہے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”نیٹلے کلب اس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور چیف کا نام نک ہے لیکن نک کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا۔ صرف مخصوص لوگوں سے مخصوص فون پر اس کی بات چیت ہوتی ہے اور بس۔ دوسرے نیٹلے کلب کا منیجر گراہم ہے۔ عملی طور پر وہی ڈیٹہ سینڈیکٹ کو کنٹرول کرتا ہے اور انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔..... شاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس نک کا کوئی فون نمبر۔..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ سوائے اس کے خاص آدمیوں کے اور کسی کو بھی

میں رکوانا چاہتے تاکہ ہم کھل کر اس لیبارٹری کے خلاف کام کر سکیں۔..... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

اس کو ٹھی میں کار بھی موجود ہے اور اسلحہ بھی۔ ہم دو یا تین افراد جا کر اس کلب میں ایسی کارروائی کر سکتے ہیں کہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کو خود اپنے بچاؤ کی فکر بڑ جائے۔..... حور نے کہا۔

تم کیا کرنا چاہتے ہو؟..... عمران نے کہا۔

اس پورے کلب کو چند منٹوں میں اڑایا جاسکتا ہے۔ اس کے اندر ہم مارے جاسکتے ہیں۔ اس گراہم کو گولی ماری جاسکتی ہے۔ اندر اوپن فائرنگ کی جاسکتی ہے۔..... حور نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا تو عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکو انری کے نمبر پر بس کر دیئے۔

انکو انری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

نیٹلے کلب کے منیجر گراہم کا خصوصی نمبر دیں۔ میں چیف کفٹر بول رہا ہوں۔..... عمران نے مقامی لہجے لیکن حکمانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے انکو انری کا بتایا ہوا نمبر تیزی سے پریس کرنا شروع کر دیا۔

گراہم بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت اور حکمانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ بول رہا

کے لئے یہ سیٹ اپ کیا گیا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بجائے ٹیکسی میں بیٹھنے کے ایک عام بس میں سوار کرتے ہوئے رائل کالونی میں پہنچ گئے۔ کو ٹھی میں ان کے ساتھی جیل سے موجود تھے۔

تم دونوں کہاں چلے گئے تھے۔..... حور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جو ٹیکسی کلب کے شاگر سے ہونے والی ملاقات اور اس کی تفصیل بتا دی۔

اوہ۔ دیری گڈ۔ پھر تو نیٹلے کلب پر ریڈ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہاں تک وہاں موجود نہیں ہو گا تو کیا ہوا۔ وہاں گراہم سے سب کچھ معلوم کیا جاسکتا ہے۔..... حور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہمارا اصل مسئلہ یہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ نہیں ہے بلکہ ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اور لیبارٹری کا محل وقوع ہمیں اس تک یا گراہم سے معلوم نہیں ہو سکتا۔..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

لیکن ہمیں وہاں تک پہنچنے سے روکنے کے لئے اس سینڈیکٹ کو سامنے لایا گیا ہے اور جب تک یہ سینڈیکٹ راستے سے نہیں ہٹے گا۔ ہم وہاں تک کیسے پہنچ سکیں گے اور جس طرح اس شاگر نے بتایا ہے پورے سلاکی پر اس سینڈیکٹ کا بولہ ہے اس لئے کسی بھی وقت ہم پر کسی بھی انداز میں خوفناک حملہ ہو سکتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے ہمیں اس سینڈیکٹ کی کارروائی کو کسی بھی انداز

ہو گیا تھا۔

جوش میں مت آؤ تو رہ۔ اس کے کہنے سے ہم چوہے نہیں بن جائیں گے۔ وہ جرائم پیشہ آدمی ہے۔ اس نے تو ایسی باتیں کرنی ہیں۔..... جو یانے کہا تو تو رہنے بے اختیار ہوٹ بھیج لے۔

عمران صاحب۔ کیا آپ اس فریکوئنسی کی مدد سے سلاکی میں لیبارٹری کا خصوصی پوائنٹ ٹریس نہیں کر سکتے۔..... عمران یا کسی اور کے بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل نے کہا۔

نہیں۔ صرف سلاکی تک بات پہنچ سکتی تھی اور وہ پہنچ گئی۔ اب اس تک کو ٹریس کرنا ہو گا تاکہ اس جیڑے کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔..... عمران نے جواب دیا۔
لیکن تک کے بارے میں بھی تو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہو گا۔..... صفدر نے چونک کر کہا۔

یہ چوہوں کا شکاری تو جانتا ہو گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کا مطلب گراہم سے ہے۔

وری گڈ۔ اب میں اسے بتاؤں گا کہ چوہا کون ہے۔..... تنویر نے ٹیگت اٹھائی جو شیلے لہجے میں کہا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنی ہے تاکہ سناگر کسی مشکل میں نہ پھنس جائے اس لئے نئی رہائش گاہ کا بندوبست بھی اس گراہم کو ہی کرنا ہو گا البتہ جہاں سے اسلحہ لے

ہو بلکہ غراہا ہو۔

ڈریک بول رہا ہوں۔ سپیشل ایجنسی کا ڈریک۔ تم یقیناً مجھے جانتے ہو گے۔..... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ کیوں کال کی ہے۔..... دوسری طرف سے اسی طرح سرا لہجے میں کہا گیا۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ جہاد سینڈویچ پکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف جہاں سلاکی میں کام کر رہا ہے جبکہ یہ لوگ جرائم پیشہ تو نہیں ہیں۔ پھر۔..... عمران نے کہا۔

جہادے چیف جیفرے نے چیف باس تک کو اس کا حکم دیا ہے۔ سمجھے۔ ورنہ ہمیں ایسے مجرموں کے خلاف کام کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے جو بولوں میں چھپ کر رہتے ہیں۔..... گراہم کی عزاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

نہیں چیف باس ایسا حکم نہیں دے سکتا۔ تم تک سے میری بات کراؤ۔..... عمران نے کہا۔

شٹ اپ۔ میں اس لئے جہادری بکواس برواشت کر رہا ہوں کہ تم سرکاری آدمی ہو۔ سمجھے۔ ورنہ ایسی بات کرنے والے دوسرا رہائش نہیں لے سکتے۔ ٹانسنس۔..... گراہم نے اجڑائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

اس کی یہ جرات کہ یہ ہمیں چوہے کہے۔..... تنویر نے گراہم سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا پہرہ غصے کی شدت سے سر

لیں لیکن کاریں ہم نے ہمیں چھوڑ دینی ہیں۔ ہم بسوں کے ذریعے بیٹھے کلب پہنچیں گے لیکن تم سب نے دو دو کی ٹکڑیوں کی صورت میں وہاں پہنچنا ہے البتہ جہاں میک اپ کا سامان موجود ہے اس لئے اب ہم سب نے غنڈوں کے میک اپ میں وہاں جانا ہے کیونکہ ایسے ہیڈ کوارٹر میں کوئی شریف آدمی داخل ہونا پسند ہی نہیں کرتا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ ایسے لوگ فوراً وہاں مارک ہو جائیں گے۔ باقی وہاں کسی نے کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ میں کوشش کروں گا کہ بغیر کسی جھڑپ کے گراہم تک پہنچ جاؤں لیکن اگر مجھے ناکامی ہوئی تو پھر ڈائریکٹ ایکشن کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت میں آپ لوگوں کو اشارہ کروں گا۔ صفدر میرے ساتھ ہو گا جبکہ جویا، تنویر، صائمہ اور کیپٹن شکیل علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں وہاں پہنچیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ٹیکسیوں کی بجائے بسوں میں سفر کر کے وہاں پہنچا جائے اور راستے میں کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے معاملات اوپن ہو سکیں کیونکہ سناگر نے جو کچھ اس سینٹریکٹ کے متعلق بتایا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں ان کی گرپ کافی زیادہ مضبوط ہے..... عمران نے باقاعدہ ڈرامے یا فلم کے ہدایت کاروں کی طرح تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے ہدایات میں سر ملادیتے۔

جیفرے اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
 "ہی۔..... جیفرے نے تھکمانہ لہجے میں کہا۔
 "ڈیفنس سیکرٹری سر جیکب سے بات کریں جیفرے..... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔

"ہی سر میں جیفرے بول رہا ہوں۔ جیفرے آف سپیشل ایجنسی۔ جیفرے نے گلک کی ہلکی سی آواز سنتے ہی اہتائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ گلک کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی سیکرٹری نے کال ملوادی ہے۔

"جیفرے۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی جبکہ اسرائیلی حکام اس سلسلے میں اہتائی بے چینی کا

حفاظت کر رہا ہے۔..... جیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں انہیں مطمئن کر سکتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیفرے نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس نے جان بوجھ کر ڈیفنس سیکرٹری کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ لوگ ولنگٹن میں اس کے سیکشن چیف بارسن کو ہلاک کر کے سلاکی پہنچ چکے ہیں ورنہ اسے خطرہ تھا کہ کیس اس کی ہجمنی سے واپس بھی ہو سکتا تھا جبکہ وہ بھی چاہتا تھا کہ یہ کیس اس کی ہجمنی ہی مکمل کرے۔

"یہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کیا کر رہا ہے۔ ابھی تک کوئی رپورٹ ہی نہیں ملی۔..... جیفرے نے اچانک کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پرپس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیشنل کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک جھنجھٹی ہوئی کراخت آواز سنائی دی۔

"جیفرے بول رہا ہوں۔ تک سے بات کراؤ۔..... جیفرے نے کہا۔

"چیف باس تو کسی رابطے پر موجود نہیں ہیں۔ آپ گراہم سے بات کر لیں۔..... دوسری طرف سے ملکیت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ قاہر ہے ان سب کو معلوم تھا کہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کا تک اور جیفرے دونوں گہرے دوست ہیں اس لئے جیفرے کا نام سنتے ہی وہ انتہائی مؤدب ہو جایا کرتے تھے۔

مظاہرہ کر رہے ہیں۔..... دوسری طرف سے ایک سردی آواز سنائی دی۔

"سران کے خلاف کام ہو رہا ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ عام مجرم تو نہیں ہیں اس لئے بہر حال وہ کسی ٹریپ میں پھنسن گئے تو ہلاک ہوں گے۔..... جیفرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب تک کی کیا صورت حال ہے وہ بتا دو تاکہ میں اسرائیلی حکام کو مطمئن کر سکوں۔..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ولنگٹن پہنچ چکے ہیں اور وہاں ہماری ہجمنی کے افراد انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی کلیو لے گا انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔..... جیفرے نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔..... ڈیفنس سیکرٹری نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا جناب۔ وہ اسے بہر حال ولنگٹن یا اس کے نواح میں تلاش کرتے رہیں گے اور اس دوران ہلاک ہو جائیں گے۔..... جیفرے نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کی حفاظت کے لئے انتظامات کئے ہیں یا نہیں۔" ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

"یس سر۔ میرا خصوصی تربیت یافتہ ایک سیکشن اس کی

”اچھا۔ کراؤ اس سے بات..... جیفرے نے کہا۔
 ”گراہم بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔
 لہجے میں ہلکی سی غراہٹ تھی۔

”جیفرے بول رہا ہوں گراہم۔ نک سے رابطہ نہیں ہوا اس لئے
 تم سے بات ہو رہی ہے..... جیفرے نے کہا۔

”جی فرمائیے..... گراہم نے اپنی طرف سے نرم لہجے میں کہا۔
 ”ڈیجیٹل سینڈیکٹ کی طرف سے کوئی رپورٹ ہی نہیں ملی ابھی
 تک حالانکہ نک نے کہا تھا کہ چند گھنٹوں میں کام ہو جائے گا۔
 جیفرے نے کہا۔

”پورے سلاکی میں ان کی تلاش جاری ہے جناب۔ لیکن ابھی
 تک یہ گروپ سامنے نہیں آیا۔ کسی بھی ہوٹل میں یہ لوگ ٹریس
 نہیں ہو سکے البتہ مشکوک افراد کے لحاظ سے اب تک بارہ افراد ہلاک
 کئے جا چکے ہیں لیکن ہلاک ہونے کے بعد جب انہیں چیک کیا گیا تو
 وہ لوگ میک اپ میں نہ تھے۔ البتہ آپ کے آدمی ڈریک نے اس
 سیٹ اپ پر بڑی برہمی کا اظہار کیا ہے۔ میں تو چیف نک کی وجہ سے
 خاموش ہو گیا ورنہ آپ جلتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی باتیں برواشت
 کرنے کے عادی نہیں ہیں..... گراہم نے کہا تو جیفرے بے اختیار
 اچھل پڑا۔

”ڈریک نے۔ کیا مطلب۔ ڈریک نے کیا کہا ہے۔ تفصیل
 بتاؤ..... جیفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈریک نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ ہم لوگ کیوں ان لوگوں
 کے خلاف کام کر رہے ہیں جبکہ یہ جرائم پیشہ افراد تو نہیں ہیں۔ جس
 پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ کے چیف یعنی آپ نے چیف نک سے
 کہہ کر یہ سیٹ اپ کرایا ہے جس پر اس نے میری توہین کی کہ میں
 جھوٹ بول رہا ہوں۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ چیف نک سے خود بات
 کرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے یہ رابطہ نہیں ہو سکتا تھا اس لئے میں نے
 انکار کر دیا..... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ڈریک ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ
 ڈریک کی آواز اور لہجے میں کسی اور نے یہ بات کی ہے اور تم سے یہ
 معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ سیٹ اپ کس نے کرایا ہے۔ جیفرے
 نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اور کون ایسا کر سکتا ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”وہ لوگ جن کے خلاف تمہارا ڈیجیٹل سینڈیکٹ کام کر رہا ہے۔
 اس کا مطلب ہے کہ انہیں بہر حال معلوم ہو گیا ہے کہ ان کے
 خلاف یہ سیٹ اپ قائم کیا گیا ہے اس لئے اب ان کا سامنے آنا بھی
 مشکل ہو جائے گا۔ بہر حال تم کو شش جاری رکھو..... جیفرے
 نے کہا اور دوسری طرف سے بات سننے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔
 اس کے چہرے پر شدید ترین اٹھن کے تاثرات ابھرائے تھے۔ وہ کافی
 دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سرخ رنگ کے فون
 کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جیفرے بول رہا ہوں ڈریک"..... جیفرے نے تیر لہجے میں کہا کیونکہ وہ آواز پہچان چکا تھا۔

"اوہ چیف آپ"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ڈیجیٹل سینڈیکٹ کے گراہم کو کال کی تھی"..... جیفرے نے کہا۔

"ڈیجیٹل سینڈیکٹ کا گراہم۔ وہ کون ہے۔ میں تو اسے جانتا بھی نہیں۔ لیکن کیا ہوا ہے"..... ڈریک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیفرے نے گراہم سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ نہیں چیف۔ میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی اور پھر میں ایسی بات کیسے کر سکتا ہوں"..... ڈریک نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ کال عمران کی طرف سے ہو گی۔ وہ لہجے اور آواز کی نقل کرنے کا ماہر ہے اور اس نے چونکہ بارسن بن کر تم سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اس لئے اس نے تمہاری آواز اور لہجے کی نقل کر کے گراہم سے بات کی اور بہر حال اسے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کا یہ سیٹ اپ میں نے ان کے خلاف قائم کیا ہے" جیفرے نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑے گا چیف۔ وہ تو آپ کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ آپ ولنکٹن میں ہیں اور نہ ہی لیبارٹری کے خلاف کچھ کر سکتا ہے کیونکہ میں جہاں موجود ہوں۔ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کے

بارے میں جہاں پہنچ کر مجھے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق یہ لوگ لازماً مارے جائیں گے۔ اگر نہ بھی مارے گئے اور اگر کسی طرح بھی انہوں نے لیبارٹری کا سراغ لگا لیا تب بھی وہ میرے سیکشن کے ہاتھوں مارے جائیں گے"..... ڈریک نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"کاش ایسا ہو جائے کیونکہ اسرائیلی حکام کو جب سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے پہنچ چکی ہے وہ انتہائی بے چین ہیں۔ ابھی ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا فون آیا تھا۔ میں نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ بارسن ہلاک ہو چکا ہے اور یہ لوگ سلاکی پہنچ چکے ہیں ورنہ یہ کیس لازماً ہماری پہنچی سے واپس لے لیا جاتا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ ہماری پہنچی کو ہی ملے"..... جیفرے نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ ایسا ہی ہو گا"..... دوسری طرف سے ڈریک نے کہا۔

"اوکے۔ بہر حال اب ساری گیم تم پر آگئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر بارسن سے زیادہ صلاحیتیں ہیں اس لئے اب تم نے بہر حال انتہائی محتاط رہنا ہے اور سنو۔ کسی قسم کا رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ گولی پٹنے چلانا اور بات بعد میں کرنا۔ انہیں سنبھلنے کے لئے ایک لمحے کی مہلت بھی نہ دینا"..... جیفرے نے اس طرح ہدایات دینا شروع کر دیں جیسے ڈریک بچہ ہو۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ ان کی موت میرے سیکشن کے ہاتھوں ہی لکھی جا چکی ہے۔ ویسے بھی اسرائیلیوں نے اس لیبارٹری کو ہر لحاظ سے ناقابلِ تعمیر بنا رکھا ہے۔ باہر ہم موجود ہیں اور دور دور تک یہاں ایسا ماحول ہے کہ ہزاروں گز دور اڑتی ہوئی مکھی بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتی۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔" ڈریک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔..... جیفرے نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور دکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرائے تھے۔

عمران اور صفدر دونوں اپنے بھروسے اور انداز سے مقامی خنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کافی دور ایک بس سٹاپ پر اترے تھے اور پھر پیدل چلتے ہوئے نیٹلے کلب کی طرف بڑھنے لگے۔
 "عمران صاحب..... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔"
 "میرا نام مائیکل ہے۔..... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سو ری مسٹر مائیکل..... صفدر نے کہا۔
 "مسٹر نہیں۔ خنڈوں کو مسٹر نہیں کہا جاتا۔ باس مائیکل کہو۔
 عمران نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
 "باس مائیکل۔ کیا ہم گراہم تک بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچ جائیں گے..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہار نام ٹف ہے اور میرا نام مائیکل اور ہم دونوں کا تعلق ولنگٹن کے معروف راجر سینڈیکسٹ سے ہے اور راجر سینڈیکسٹ کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ پورے اکیڑے بیسویں میں اس کا جال پھیلا ہوا ہے۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اجابت میں سر ہلایا۔

تموڑی در بعد وہ نیٹلے کلب کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی اور اس میں آنے جانے والوں کو دیکھ کر وہ دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ وہاں آنے جانے والے خاصے معزز لوگ نظر آ رہے تھے جبکہ ان کا خیال تھا کہ یہ غنڈوں کا گڑھ ہوگا۔

"یہاں تو اتنا ہم نشاء بن جائیں گے۔ یہ تو شریف اور معزز لوگوں کا کلب ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے خواہ مخواہ یہ میک اپ کیا۔" صفدر نے کہا۔

"بہر حال آؤ۔" عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں مین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں بھی خاصا امن و امان تھا اور لوگ ہال میں بیٹھے پینے پلانے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے اور ماحول بھی انتہائی شریفانہ تھا۔ وہاں نہ کوئی غنڈہ نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی گن مین۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں تین لڑکیاں موجود تھیں۔ ان میں سے دو تو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ البتہ عمران اور صفدر دونوں پر اس لڑکی کی نظریں جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"گراہم سے کہو کہ ولنگٹن کے راجر سینڈیکسٹ سے باس مائیکل اور ٹف آئے ہیں۔" عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گراہم۔ کون گراہم جناب۔ کیا کام کرتا ہے وہ؟" لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ لڑکی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جاکہ رہا ہے۔

"ڈیٹیہ سینڈیکسٹ کا گراہم، کیا اب تمہیں اس کا حلیہ بھی بتانا پڑے گا؟" عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"ڈیٹیہ سینڈیکسٹ۔ اودہ۔ آپ غلط جگہ پر آ گئے ہیں جناب۔ یہ تو بننے کلب ہے۔ یہاں کسی سینڈیکسٹ کا کیا سوال؟" لڑکی نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اودہ۔ تو پھر یہ بتا دو کہ ڈیٹیہ سینڈیکسٹ کا گراہم کہاں مل سکتا ہے؟" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر۔ میں نے صرف یہ نام ہی سن رکھا ہے۔ مجھے اس بارے میں تو تفصیل معلوم نہیں ہے۔ آپ کسی جراثیم پیش آدمی سے معاملہ کر لیں۔" لڑکی نے اکتائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہاں سے قریب کوئی ایسا کلب یا ہوٹل جہاں جراثیم پیش افراد مل سکتے ہوں؟" عمران نے کہا۔

"سوری۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔" لڑکی نے جواب دیا تو

درعام سا آدمی ہی لگ رہا تھا۔
 "تم گراہم سے ملنا چاہتے ہو۔ آدمیرے ساتھ..... اس آدمی نے
 با۔

"جہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم گراہم سے ملنا چاہتے ہیں۔" عمران
 نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں چھوڑو۔ یہ معمولی باتیں ہیں اور آدمیرے ساتھ۔" اس

ادی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ملادیا۔ پھر
 اس آدمی کی رہنمائی میں کلب کے دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔

لب کی سائیڈ سے ہو کر وہ جیسے ہی اس کے عقب میں پہنچے وہاں
 وجود مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے ان کے قریب آئے۔

دونوں اپنے بھرے مہرے سے چھپے ہوئے فٹلے لگ رہے تھے۔
 "انہیں پاس تک پہنچا دو..... انہیں لے آنے والے نے کہا۔

"آؤ ہمارے ساتھ..... ان میں سے ایک نے کہا اور عمران اور
 مندر سر ملاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان میں سے ایک نے دیوار پر

ایک مخصوص جگہ ہاتھ رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبایا تو سرر کی
 از کے ساتھ ہی دیوار کا ایک چھوٹا سا کنکڑا ایک طرف ہٹ گیا۔ اب

ان خلا تھا۔

"تم ہمیں رک روکی..... دیوار ہٹانے والے نے اپنے ساتھی
 کا کہا اور اس نے اثبات میں سر ملادیا۔

"آؤ تم دونوں..... اس آدمی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک

عمران واپس مڑ گیا۔ صفدر بھی اس کے ساتھ تھا۔ پھر وہ جیسے ہی
 کلب سے باہر آئے اچانک انہیں ایک کونے میں باقی ساتھی دو دو کی
 نگلیوں میں کھڑے نظر آ گئے۔

"عمران صاحب۔ اندر کا ماحول تو ایسا نہیں ہے کہ ہم اندر چلے
 سکتے۔ اس لئے ہم باہر رک گئے ہیں..... اچانک کیپٹن تھیل
 قریب آتے ہوئے کہا۔

"میں خود حیران بلکہ پریشان ہو گیا ہوں۔ جہاں تو آوا ہی
 ہے..... عمران نے جواب دیا۔

"تو اب..... کیپٹن تھیل نے کہا۔

"تم علیحدہ رکو۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ابھی کسی
 نے کسی طرف سے ہم پر یا تو فائرنگ ہوگی یا ہمیں اغوا کر لیا جائے گا۔

تم نے الرٹ دینا ہے اور جب تک میں ریڈ کاشن نہ دوں تم میرے
 سے کسی نے حرکت میں نہیں آنا..... عمران نے کہا تو کیپٹن

تھیل سر ملاتا ہوا اس طرح آگے بڑھ گیا جیسے وہ ان کا واقف ہی
 ہو۔

"آؤ نف..... عمران نے صفدر سے کہا اور کپاؤنڈ گیٹ کو
 طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ کپاؤنڈ گیٹ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک

ایک آدمی ایک سائیڈ سے تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"ہیلو مسٹر..... اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا
 عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اپنے لباس اور انداز سے یہ کوئی شریف

تھیں اور ان کا انداز بے حد چکا تھا۔

W "تم راجر سینڈیکٹ کے ہو۔ آؤ بیٹھو۔ میرا نام گراہم ہے۔" اس
W بھاری جسم والے نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں مخصوص
W غراہٹ موجود تھی لیکن وہ نہ کرسی سے اٹھا تھا اور نہ ہی اس نے
مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔

p "میرا نام باس مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے نف۔" عمران
نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

k "مجھے معلوم ہے اور میں نے راجر سینڈیکٹ سے تصدیق بھی کر
لی ہے اسی لئے تو تم یہاں نظر بھی آرہے ہو اور زندہ بھی ہو۔" گراہم
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔
a اسے معلوم تھا کہ راجر سینڈیکٹ کا عملی انچارج وائٹس ہے اور
c وائٹس اچھی طرح جانتا ہے کہ باس مائیکل کا کوڈ عمران ہی استعمال
i کرتا ہے اور عمران کے اس سے اس قدر گہرے تعلقات تھے کہ
e وائٹس نے اسے کھلی اجازت دی ہوئی تھی کہ جب بھی اسے ضرورت
t ہو وہ راجر سینڈیکٹ کا نام استعمال کر سکتا ہے۔ وہ اس کی تصدیق
y کر دے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ راجر سینڈیکٹ سے عمران کا کوئی
جھگڑا نہیں ہے اس لئے اس کے اس راجر سینڈیکٹ پر کوئی شک
c نہیں کر سکتا اور گراہم نے یقیناً وائٹس سے تصدیق کی ہوگی اور باس
o مائیکل کا نام سنتے ہی اس نے تصدیق کر دی ہوگی۔

m "گڈ۔ خاصے تیز آدمی ہو۔ بہر حال ہم نے تمہارے چیف تک سے

تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔
"تمہارے پاس جو اسلحہ بھی ہو اسے نکال کر یہاں رکھ دو۔" وہ
پر اٹھا لینا اور نہ ڈیوٹیہ سزا ایک لمحے میں تمہیں راکھ بنا دیں گی۔"
آدمی نے دروازے کے قریب رک کر کہا تو عمران نے اثبات میں
ہلاتے ہوئے جیب سے مشین پشٹ نکال کر وہیں فرش پر رکھ
صفر نے بھی اس کی پیروی کی۔ وہاں دو مسلح آدمی موجود تھے۔
آدمی نے دروازہ کھولا تو وہ ایک لفٹ تھی۔ جیسے ہی وہ اندر دا
ہوئے لفٹ تیزی سے نیچے اتار چلی گئی۔ جب لفٹ رکی تو در
کھول کر وہ ایک راہداری میں آگئے۔ یہاں مشین گنوں سے مسلح
آدمی موجود تھے۔ اس راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔

"جاؤ اندر باس موجود ہے۔ لیکن خیال رکھنا باس کے مزاج
خلاف کوئی بات نہ کرنا ورنہ زندہ واپس نہ آسکو گے۔" اس
نے اہتائی کھردرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بار
جواب دیئے بغیر دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ا
خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخر میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لے
اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خاصا بڑا تھا اور ہچم
یہ موجود زخموں کے مندرجہ نشانات بتا رہے تھے کہ اس کی ساری
لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔ کمرے میں بھی مشین گنوں سے
چار افراد موجود تھے لیکن وہ ایک سائیڈ دیوار کے ساتھ مودبانہ ا
میں کھڑے تھے۔ الٹے مشین گنیں انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی؛

”اگر تک سے براہ راست بات نہیں ہو سکتی تو فون پر بات کرنا

دو..... عمران نے کہا۔

”سوری۔۔ یہ ممکن نہیں ہے“..... گراہم نے جواب دیا۔

”اوکے۔ پھر ان آدمیوں کو باہر بھیج دو تاکہ کھل کر بات ہو سکے۔“ عمران نے کہا۔

”تم کھل کر بات کرو۔ یہ یہیں رہیں گے“..... گراہم نے

جواب دیا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ سپیشل ایجنسی کا ڈریک کہاں موجود

ہے۔“ عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا۔

”ڈریک۔ کیا مطلب۔ جہارا اس سے کیا تعلق ہے“..... گراہم

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”راجر سینڈیکٹ کا تعلق ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں

سلاکی میں موجود ہے اور جہارے چیف تک کو اس بارے میں علم

ہے۔ ہمیں صرف اس کا فون نمبر بتا دو۔ ہمارے لئے استہابی کافی

ہے“..... عمران نے کہا۔

”سوری۔ مجھے اس کا فون نمبر معلوم نہیں ہے اور نہ مجھے معلوم

کرنے کی کبھی کوئی ضرورت محسوس ہوئی ہے“..... گراہم نے کہا۔

”جہارا کوئی نہ کوئی آدمی تو بہر حال جانتا ہوگا“..... عمران نے

کہا۔

”نہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے“..... گراہم نے جواب دیا۔

ملتا ہے“..... عمران نے مسکرتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ وہ تم جیسے تھوڑا کلاس لوگوں سے نہیں ملا کرتے۔ میں

نے جہارے کام کے بارے میں راجر سینڈیکٹ سے پوچھا تھا لیکن

وہاں سے جواب ملا کہ باس مائیکل خود ایک سیکشن کا انچارج ہے اس

لئے وہ خود ہی بتا سکتا ہے اسی لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے۔

بولو۔ کیا کام ہے۔ مجھے بتاؤ“..... گراہم نے کہا۔

”تم سلاکی کے ایک چھوٹے سے سینڈیکٹ کے انچارج ہو گراہم

جبکہ راجر سینڈیکٹ کے بارے میں تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس قدر

وسیع اور مستحکم سینڈیکٹ ہے اس لئے ہوش میں رہ کر ہم سے بات

کرو۔ ہم تمہیں اس لئے برواشت کر رہے ہیں کہ ہم نے جہارے

چیف سے بات کرنی ہے ورنہ تم جیسے لوگ تو راجر سینڈیکٹ کا نام

سن کر ہی اپنی دین ٹانگوں میں دپایا کرتے ہیں“..... عمران کا لہجہ

لیکھت بدل گیا تھا۔ اب اس کے لہجے میں گراہم سے زیادہ غراہٹ

تھی۔

”گڈ۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ جہارا تعلق واقعی راجر

سینڈیکٹ سے ہے ورنہ تم نے کلب ہال میں جو رویہ اختیار کیا تھا

اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ تم عام سے غنڈے ہو۔ بہر حال بتاؤ

کیا مسئلہ ہے۔ تم چیف سے کیوں ملنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میں

جہارا مسئلہ حل کر سکتا ہوں“..... گراہم نے لیکھت مسکراتے

ہوئے کہا۔

”کیا بات..... گراہم نے چونک کر کہا۔

”نف۔ میں نے گراہم سے بات کرنی ہے..... عمران نے گردن موڑ کر ساتھ کھڑے صفدر سے کہا۔

”میں باس..... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ گراہم یا اس کے آدمی کچھ سنبھلتے صفدر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے اپنے عقب میں کھڑے آدمی کے ہاتھ سے اس طرح مشین گن جھپٹ لی کہ اس آدمی کے اعصاب چند لمحوں تک حرکت میں ہی نہ آ سکے تھے اور وہی حال باقی تین مشین گن برداروں کا تھا اور پھر پلک جھپکنے میں بسٹ بسٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ آدمی جس سے صفدر نے مشین گن جھپٹی تھی اور وہ تینوں مشین گن بردار چھٹے ہوئے نیچے گرے اور گراہم حیرت کے جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا اور دوسرے لمحے بھاری بھر کم گراہم میں سے گھسٹتا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر آگرا۔

”خبردار اگر حرکت کی..... صفدر نے گن کی نال اس کے سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی کثرت لہجے میں کہا تو گراہم کا جسم ساکت ہو گیا لیکن اس کے ہجرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ ٹرانس میں آ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیل سی گئی تھیں۔ عمران نے اس کی گردن پر ہیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا تو گراہم کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اچھلنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا اور اس

”اچھا۔ سپیشل ایجنسی کے چیف جیفری کا فون نمبر بتا دو۔“ عمران نے کہا تو گراہم اس بار چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور مسلح افراد کی طرف دیکھ کر سر کو جھٹکا تو ایک مشین گن بردار تیزی سے آگے بڑھ کر عمران اور صفدر کے عقب میں آکر کھڑا ہو گیا۔

”اب تم بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو۔ کیا جہاز اطلاق ایسا ہے..... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم نے ہمارے بارے میں تصدیق بھی کر لی ہے۔ اس کے باوجود تم یہ حماقت بات کر رہے ہو۔ ہمارا ایلیا سے کیسے تعلق ہو سکتا ہے۔ کیا جہاز آنکھوں میں کوئی نقص ہے..... عمران نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”تم نے اب تک جو باتیں کی ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ بہر حال ب جہاز چیکنگ ہو گی..... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے ایک فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

”کیا مطلب..... گراہم نے چونک کر کہا۔

”جھپٹے میری بات اطمینان سے سن لو۔ پھر جیسے چاہو فون کرتے رہنا..... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

صفدر نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کر رکھا تھا۔ عمران نے فون اٹھا کر اس کے ساتھ صوفے پر رکھ دیا اور خود ہی اس نے لاؤڈر کا بیٹن پریس کر دیا۔

”اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اسے فون کر کے کہو کہ مشن واپس لے لیا گیا ہے اس لئے کام بند کر دیا جائے۔ کرو فون“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو گراہم نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے بیچنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دیتی رہی۔

”سنڈی بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے اور پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”گراہم بول رہا ہوں“..... گراہم کا لہجہ انتہائی سرد اور غراہٹ آمیز تھا۔

”یس۔ یس باس“..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکھت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

”پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیوں“..... گراہم نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”سرورے سلاکی میں ان کی تلاش جاری ہے۔ ابھی تک وہ سامنے نہیں آئے“..... سنڈی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تو سنو۔ چیف نے مشن کینسل کر دیا ہے اس لئے سب کو جنرل کال کر کے واپس بلا لو۔ اب یہ مشن ختم ہو چکا ہے۔“ گراہم

کے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ بھی بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ اب انتہائی حد تک بگڑ چکا تھا۔

”بولو ڈریک کہاں موجود ہے۔ بولو ورنہ“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔“ تجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈریک سلاکی کے جنوب مغرب میں ایک قصبہ جاگرن میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ وہ وہاں کے کلب جاگرن میں بیٹھتا ہے۔ یہ جاگرن کلب بھی ڈیجیٹل سینڈیکٹ کے انڈر ہے اس لئے اس کے پیچھے اطلاع دی تھی لیکن چونکہ وہ سرکاری آدمی ہے اس لئے میں نے پیچھے نہ دیا تھا کہ اسے کچھ نہ کہا جائے ورنہ پیچھے یہ سمجھ رہا تھا کہ ڈریک کسی خاص مخبری کے لئے جاگرن کلب میں آتا جاتا ہے“..... گراہم نے رک رک کر اور کئی سوالات کے جواب میں یہ باتیں بتائیں۔

”سلاکی میں تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف جو نیٹ ورک بنایا ہے اس کا سربراہ کون ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”راشیل کلب کا پیچھے سنڈی یہ کام کر رہا ہے“..... گراہم نے جواب دیا۔

”چلو اٹھو اور اسے فون کر کے آرڈر دو کہ وہ یہ کام بند کر دے۔“

عمران نے پیرہٹاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر گراہم کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سامنے صوفے پر ڈال دیا۔ گراہم نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلی جبکہ اس دوران

شک تک کو کچھ نہ کہنا۔ صرف یہ کنفرم کر دو کہ وہ واقعی وہاں موجود ہے۔ پھر ہم خاموشی سے چلے جائیں گے۔ اس کے بعد تم نے کیا کرنا ہے کیا نہیں اس سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔..... عمران نے کہا تو گراہم کی آنکھوں میں چمک سی ابھرائی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پچھلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے عمران خاموش کھڑا رہا جبکہ صفدر بڑے چوکے انداز میں مشین گن لئے کھڑا تھا۔ جس ٹائپ کا یہ گراہم تھا اس سے کسی بھی لمحے کوئی حرکت کرنا بعید نہ تھا اس لئے وہ بے حد جو کنا نظر آ رہا تھا۔

"شارک ہوٹل۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں سہیف موجود ہے یا نہیں؟..... گراہم نے اسی طرح سرد اور خراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں باس۔..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو باس۔..... جملہ لمحوں بعد ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیس۔..... گراہم نے خشک لہجے میں کہا۔

"چیف میٹنگ میں مصروف ہیں سپیشل ہال میں۔..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹاو کے۔ میں پھر کال کر لوں گا۔..... گراہم نے کہا اور اس کے

نے اسی طرح خراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیس باس۔..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور گراہم نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تک کو کال کرو اور اسے بتاؤ کہ جیفرے نے مشن کینسل کر دیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ چیف کے براہ راست تعلقات ہیں جیفرے سے۔ میرا ایسا نہیں کہہ سکتا۔..... گراہم نے کہا۔

"تم تک کا فون نمبر بتا دو۔ میں جا کر جیفرے کے ذریعے اس سے براہ راست کہلا دوں گا۔..... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ جیفرے کیسے کہہ سکتا ہے۔..... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سوچنا جہار اکام نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم زندہ رہ جاؤ اس لئے یہ سب کچھ کر رہا ہوں ورنہ جہار یا یہ نیٹلے کلب ایک لمحے میں میزائلوں سے تباہ ہو سکتا تھا اور یہ اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے جہارے سینڈیکٹ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"چیف اس وقت شارک ہوٹل کے نیچے اپنے مخصوص آفس میں ہے۔ وہ وہاں سے بیرون ملک بدنس کرتا ہے۔..... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔

"چلو اٹھاؤ رسیور اور کنفرم کر دو کہ تم نے درست کہا ہے۔ بنے

ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تمہارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب بولو"..... گراہم نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے ہم بھی تم سے تعاون کریں گے۔ ٹف اس نے واقعی تعاون کیا ہے۔" عمران نے کہا اور تیزی سے واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گراہم کے منہ سے ہلکی سی جھج نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے سے نیچے فرش پر گر کر اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"آؤ۔ اب ہم نے باہر جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ باہر کتنے آدمی موجود ہیں"..... عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی راہداری میں موجود چاروں مسلح افراد چختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ صفدر جو عمران کے پیچھے تھا دوڑتا ہوا اسے کراس کر کے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر جب تک عمران اس کے پیچھے آگے بڑھتا، تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے وہ جگہ گونج اٹھی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں لفٹ کے ذریعے واپس اس راہداری میں پہنچے جہاں ان کے مشین پشٹل نکوائے گئے تھے اور پھر وہاں موجود دو افراد بھی جو بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے دوسرے لمحے راہداری میں بڑے تڑپ رہے تھے۔

"یہ مشین گنیں بھینک دو اور مشین پشٹل لے لو"..... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں مشین پشٹل اٹھائے اس دروازے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سائیڈ سے ہو کر کلب کے بیرونی حصے کی طرف پہنچ گئے۔ وہاں اور لوگوں کے ساتھ ساتھ دو دنگلیوں میں ان کے ساتھی بھی برآمدے میں موجود تھے اور اس طرح باتوں میں مصروف تھے جیسے انہیں اندر جا کر بیٹھنے کی بجائے یہاں اس انداز میں باتیں کرنا زیادہ پسند ہو۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سر پر مخصوص انداز میں ہیرا اور پھر مڑ کر وہ کیاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے آرہے تھے کیونکہ وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئے تھے۔

گو میں نے نیٹ ورک ختم کر دیا ہے لیکن پھر بھی تم دو دو کی دنگلیوں میں جا کر گن قصبے پہنچو گے۔ ٹیکسیوں کی بجائے بسوں میں سفر کرنا۔ جا کر گن قصبے میں جا کر گن ہوٹل ہے وہاں تم نے پہنچنا ہے۔ الٹے وہاں تم نے کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں کرنی جس سے تم مشکوک ہو جاؤ۔ میں اور صفدر تک کے پاس جارہے ہیں۔ ہم اس تک سے فارغ ہو کر خود ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ پھر آگے کی کارروائی ہو گی"..... عمران نے کیاؤنڈ کے ساتھ رک کر مختصر طور پر کہا اور پھر صفدر کو لپٹے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"شمارک ہوٹل چلو"..... عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے

ڈرائیور سے کہا۔

”اوہ آپ۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو کارڈ دے دیتی ہوں۔“ لڑکی نے کہا اور جلدی سے گاؤنٹر کے نیچے موجود دروازہ کھول کر اس میں سے رخ رنگ کا ایک کارڈ نکالا اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کارڈ کے اوپر یس دس بارہ جگہوں پر علیحدہ علیحدہ چھپا ہوا تھا۔ لڑکی نے بین الغاظ پر کر اس لگایا جبکہ باقی پر اس نے لکیریں ڈال دیں اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران جس نے مذاق کیا تھا وہ حیرت سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت تھی۔ بہر حال وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا مذاق یہاں کا باقاعدہ کوئی کوڈ ہے۔

”ہم پہلی بار آئے ہیں۔“ عمران نے کارڈ لپیٹے ہوئے کہا۔

”دائیں ہاتھ پر راہداری ہے اس میں چلے جائیں۔ آپ کو مطلوبہ راہنچا دیا جائے گا۔“ لڑکی نے کہا اور عمران سر ملاتا ہوا دائیں رخ کو مڑ گیا۔ صفدر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔

”آج پہلی بار آپ کے مذاق نے کام دکھایا ہے۔“ صفدر نے ستے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ کسی روز یہ مذاق واقعی لگے نہ پڑے کہ محترمہ اٹھ کر تین بار یس کہے اور میرا بازو پکڑ کر چلے۔“ عمران نے راہداری میں مزے ہونے کہا۔

”آخر آپ کو ایسا مذاق کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔“ ندر نے کہا۔

”میں دراصل اس کی آواز سننا چاہتا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ

”یس سر۔“ ٹیکسی ڈرائیور نے مودبانہ لہجے میں کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفدر بھی عمران کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عالی شان ہوٹل کے کپاؤنڈ کے سامنے جا کر رک گئی تو عمران نیچے اترا اور اس نے صفدر کو کرایہ دینے کا اشارہ کیا اور خود وہ کپاؤنڈ گیٹ سے اندر داخل ہو گیا اور پھر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اس کے پیچھے تھا۔ یہاں کا ماحول بھی ویسے ہی شرفاء تھا جیسے نیٹلے کلب کا تھا اور وہ دونوں فنڈوں کے چلیے میں ہونے کی وجہ سے یہاں واقعی اجنبی سے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے ہال میں موجود افراد انہیں اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ بھول کر اندر آگئے ہوں۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کے سامنے فون رکھا ہوا تھا جبکہ باقی تینوں ویزٹر کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔ ہال عورتوں اور مردوں سے کچھ کچھ بھرا ہوا تھا لیکن وہ سب اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ سے ہی اعلیٰ طبقے کے افراد لگ رہے تھے۔

”یس۔ فرمائیے۔“ فون کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے عذر سے عمران اور اس کے ساتھ موجود صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ تین بار یس کہہ سکتی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

وہی لڑکی ہے جس نے گراہم کافون ایڈ کیا تھا یا کوئی اور ہے اس لئے میں نے یہ مذاق کیا تھا تاکہ لڑکی بگڑ کر کوئی طویل فقرہ بول دے گی اور میں جھپک کر لوں گا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”کمال ہے۔ آپ کے مذاق کے پیچھے بھی باقاعدہ تصدیق ہو رہی ہے۔ میں سمجھا کہ آپ نے حسب عادت مذاق کیا ہے۔“ صفد نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا چاکنہ راہداری کے آخری سرے سے ایک آدمی اس طرح اچانک نمودار ہوا جیسے زمین سے نکلا ہو اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آگیا ہو۔

”تھری یس۔..... عمران نے کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔..... اس آدمی کا چہرہ یقیناً بدل گیا۔ اس نے کارڈ عمران کے ہاتھ سے لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”آئیے میرے ساتھ۔..... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ وہاں سے وہ نمودار ہوا تھا وہاں پہنچ کر عمران کو معلوم ہوا کہ سیزھیاں نیچے جا رہی ہیں۔ وہ سیزھیاں اترتے ہوئے ایک اور راہداری میں پہنچ گئے۔ وہاں مسلح افراد موجود تھے لیکن وہ خاموش اور بے حس و حرکت کھڑے رہے اور پھر کئی چھوٹی بڑی مختلف ساز و راہداریوں سے گزر کر وہ ایک بڑے سے دروازے کے سامنے پہنچ گئے دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک فون ہک سے لٹکا ہوا موجود تھا۔ اس

آدمی نے رسیور ہک سے اتارا اور اس پر موجود ایک بٹن پر پریس کر دیا۔

”تھری یس کارڈ ہولڈر دو صاحبان تشریف لائے ہیں۔..... اس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے رسیور واپس ہک میں لٹکا دیا۔

”ابھی دروازہ کھل جائے گا جتنا ہے۔ اندر چیف آپ کے منتظر ہیں۔..... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔

”واہ۔ یہ تو کھل جا سم سم بن گیا ہے۔ سارے ہی بند رستے کھلتے جا رہے ہیں۔..... عمران نے آہستہ سے کہا۔ اسی لمحے دروازہ میکانیکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔

”ہوشیار رہنا۔..... عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ صفد اس کے پیچھے تھا لیکن یہ بھی ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا لیکن عمران راہداری میں داخل ہونے سے پہلے ہی چونک پڑا۔ اس کی نظریں چھت پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور پھر توجہ اس کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی چھت پر ایک قطار کی صورت میں چلتے ہوئے نفلہ رنگوں کے بلب بلبکے بلبکے دھماکوں سے ٹوٹنے چلے گئے۔ عمران دڑتا ہوا آگے بڑھا۔ صفد اس کے پیچھے تھا۔ دوسرے لمحے عمران نے دروازے پر لات ماری تو دروازے ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک ہال کمرہ تھا جس میں ایک بیضوی انداز کی بڑی

سی میز کے گرد چار مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ سائیڈ پر کرسیاں خالی تھیں اور سامنے ایک اونچی نشست کی کرسی پر آدھے دوہرے بدن کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

”تم۔ تم کون ہو؟“ عمران اور صفدر کے اندر داخل ہو ہی اس دوہرے بدن کے آدمی نے پلٹتے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس اٹھتے ہی چاروں مرد اور دونوں عورتیں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

”تھری یس؟“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے

میں مشین پٹل موجود تھا لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کیا ہوا تھا۔

”نہیں۔ تم وہ نہیں ہو۔ کون ہو تم اور راہداری میں پڑے کیوں نہیں ہوئے؟“ اس آدمی نے تیزی سے جیب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی نک ہے۔ دوسرے اس کا ہاتھ تیزی سے سامنے کی طرف آیا اور اس کے ساتھ ہی ٹوٹراہٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ تین انسانی پنجوں سے گونج اٹا

یہ فائرنگ عمران نے کی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی تیزی سے دوڑتا ہوا اس دوہرے بدن کے آدمی سے اس طرح جانکد جیسے توپ کا گولہ لگتا ہے اور وہ آدمی جھٹکا ہوا اچھل کر کرسی سب ایک دھماکے سے نیچے جا کر اس کے ساتھ ہی ٹوٹراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ باقی دونوں عورتیں اور ایک مرد بھی پھٹتے ہوئے گرے۔ یہ فائرنگ صفدر نے کی تھی۔ دوہرے بدن کے آدمی نیچے گر کر اپنی قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران

لات پوری قوت سے اس کی پسیلیوں پر بڑی اور کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی کرنٹک بیج سے گونج اٹھا۔ وہ لات کھا کر پہلو کے بل فرش پر گر رہی تھا کہ عمران کی دوسری لات پوری قوت سے اس کی کنٹنی پر بڑی اور اس بار اس کے منہ سے اودھوری بیج نکلی اور اس کا جسم پلٹتے سیدھا ہوتا چلا گیا۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر وہ دوڑتا ہوا عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں خلا تھا اور دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔ عمران جب اس کمرے میں پہنچا تو وہاں دو قد آدم مشینیں موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ایک طرف الٹے دو صوفے اور ان کے سامنے ایک ٹیبل موجود تھی جس پر لائٹ ریج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور واپس اس کمرے میں آگیا جہاں صفدر بڑے چوکے انداز میں کھڑا تھا۔

”دروازے کو اندر سے لاک کر دو“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس دوہرے بدن کے آدمی کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر ڈال کر وہ تیز قدم اٹھاتا اس عقبی کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے اس آدمی کو صوفے پر ڈالا اور پھر مڑ کر وہ مشینوں کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے صفدر بھی اس کمرے میں آگیا۔

”اگر راہداری میں ہم پھنس جاتے تو ہم پر گولیوں کی بارش ہو جاتی۔ یہ سب آئیوینک نظام ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے مشینوں پر مشین پشیل کا فائر کھول دیا۔ دھماکو کے ساتھ ہی دونوں مشینوں کے پرزے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

• عمران صاحب۔ آپ اس سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی..... صفدر نے اس کے مزہ ہی کہا۔

• یہ ڈیٹھ سینڈویچ کا چیز مین ہے اور سپیشل ایجنسی کے چیف جیفرے کا دوست ہے۔ گو میں نے گراہم کے ذریعے سنڈی کو ہدایات دلوا دی تھیں کہ وہ سارے شہر کے سیکشن ختم کر دے لیا ظاہر ہے جیفرے کے مخبر بھی سلاکی میں موجود ہوں گے۔ جیسے ایکشن ختم ہو گا اسے اطلاع مل جائے گی اور جیفرے نے اس تک سے بات کرنی ہے گراہم سے نہیں اور ظاہر ہے گراہم کی لاش؟ دستیاب ہو جائے گی۔ اس طرح ساری صورت حال اس تک جیفرے کے علم میں آجائے گی اور پھر ایکشن دوبارہ شروع ہو جا۔ گا۔ اس کو حتمی طور پر روکنے کا یہی طریقہ تھا کہ اس تک پر قابو پا جائے اور شاید یہ کام انتہائی مشکل ثابت ہوتا لیکن تین باریں کہ والے فقرے نے واقعی کھل جاسم سم کا کام دکھایا..... عمران۔ تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے تک کی جیسوں سے سامان نکال نکال کر سامنے میز پر رکھا جا رہا تھا جس میں ایک انتہائی جدید قسم کا ریز پشیل تھا اور دو مشین پشیل اس کے علاوہ باقی عام سامان تھا۔

• لیکن اس دوران تو ظاہر ہے ہم جاگرن پہنچ چکے ہوتے۔ پھر یہ کرتے رہتے آپریشن۔ ہمیں کیا فرق پڑتا تھا..... صفدر نے کہا۔

• اس کا مطلب ہے کہ صالحہ نے تمہیں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے..... عمران نے اس بار تک کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کرتے ہوئے کہا۔

• صالحہ نے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کیا مطلب..... صفدر نے حیرت مبرے لہجے میں کہا۔

• پہلے تم اس گہرائی میں نہ سوچتے تھے۔ سپر ایجنٹ صفدر بس آگے ہی بڑھتا چلا جاتا تھا لیکن اب تمہارے سوالات بتا رہے ہیں کہ تمہارے ذہن نے سوچنے کا کام شروع کر دیا ہے اور ظاہر ہے کسی چیز کو چالو کرنے کے لئے خاص مشین کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے تم نے یقیناً صالحہ کے بارے میں سوچنا شروع کیا ہو گا جس کے نتیجے میں اب تمہارا ذہن سوچنے لگ گیا ہے..... عمران نے تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

• خدا کی پناہ۔ آپ کہاں کی بات کہاں جا جوڑتے ہیں۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

• میں کون ہوتا ہوں جوڑنے والا۔ جوڑے تو سنا ہے آسمانوں پر بنتے ہیں۔ بہر حال تمہاری بات کا جواب دے دوں کہ جیفرے نے صرف سپیشل ایجنسی کا چیف ہے بلکہ وہ خود بھی طویل عرصے تک فیلڈ ایجنٹ رہا ہے۔ گو میرا اس سے کبھی براہ راست ٹکراؤ نہیں ہوا

فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے کارڈلیس فون
 نہیں میز پر رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے صوفے کی سنگل کرسی پر
 پھنسنے ہوئے تک کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں
 بعد جب تک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع
 ہوئے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اچھل کود
 کرنے کی کوشش کرے"..... عمران نے کہا تو صفدر سر ملاتا ہوا
 صوفے کی اس سنگل کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے
 تک نے کرپستے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
 لاشعوری طور پر جھٹکنے سے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن
 کوٹ پشت پر بیچے ہوئے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا تھا
 اس لئے ایک جھٹکا کھا کر وہ دوبارہ صوفے پر گر گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے"..... اس نے اب
 دونوں کاندھوں کو جھٹکنے دے کر کوٹ اونچا کرنے کی کوشش
 شروع کر دی۔

"سب کو ششیں فصول ہیں تک۔ نہ ہی یہ کوٹ دوبارہ اوپر جا
 سکتا ہے اور نہ تم حسبِ مشا کوئی حرکت کر سکتے ہو اس لئے بہتر یہی
 ہے کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
 تک نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے لے۔ اب وہ بڑے غور سے عمران کو
 دیکھ رہا تھا۔

لیکن پھر بھی وہ بہر حال یہ سوچ سکتا ہے کہ کہیں گراہم سے ہم سا
 لیبارٹری یا ڈریک کے بارے میں معلوم نہ کر لیا ہو کیونکہ یہ بات
 یقیناً اسے بھی معلوم ہوگی کہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کا اصل عملی انبار یا
 گراہم ہے اور ایسے لوگوں کے پاس ہر قسم کی معلومات ہر وقت پہنچ
 رہتی ہیں اس لئے وہ اپنی سبکسی کا کوئی دوسرا سیکشن بھی جاگرن بھیج
 سکتا ہے اور وہ خود بھی تھکا ہوا ہو سکتا ہے جبکہ تک سے بات ہونے کے
 بعد وہ مطمئن ہو جائے گا۔..... عمران نے کوٹ کو اچھی طرح تک
 کی پشت پر کافی نیچے کر کے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ تک کی بات جیفرے سے کرائیں گے"..... صفدر نے
 کہا۔

"ہاں۔ تم باہر موجود کارڈلیس فون یہاں لے آؤ۔ ہو سکتا ہے کہ
 ہماری گفتگو کے دوران جیفرے کی کال بھی آجائے"..... عمران نے
 چونک کر کہا تو صفدر سر ملاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ
 کر میز پر ڈا ہوا ریز پٹل اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ دوسرے
 لمحے اس کے ہجرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ وہ
 سمجھ گیا تھا کہ یہ خصوصی ریز پٹل ہے جس کی نال سے نکلنے والی ریز
 مقابل میں موجود انسان تو کیا ہر چیز کو ایک لمحے کے ہزاروں حصے
 میں ہلاک یا راکہ کا ڈھیر بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ اس نے ریز پٹل جیب
 میں ڈالا۔ اسی لمحے صفدر کارڈلیس فون لے کر واپس آ گیا۔

"اے میز پر رکھ دو اور اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کچھ

سے کرا دوں اور تم اسے بتاؤ کہ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کے سپر چیف نے یہ مشن کو زکریا دیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

سپر چیف۔ کیا مطلب۔ سپر چیف تو میں ہوں۔..... نک نے کہا۔

جلو تم خود کہہ دینا کہ تم نے یہ مشن کو زکریا دیا ہے۔ عمران نے کہا۔

یہ کیسے ممکن ہے۔ میں ایسا کیسے کہہ سکتا ہوں۔ ڈیجیٹل سینڈیکٹ کبھی مشن واپس نہیں لیا کرتا۔..... نک نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دینا کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

صفدر اس کا منہ بند کر دو۔..... عمران نے کہا تو صوفے کے عقب میں کھڑے ہوئے صفدر نے نک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

سوئی بول رہی ہوں چیف۔ جیفرے صاحب کی کال ہے۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

کراؤ بات۔..... عمران نے نک کی آواز اور لہجے میں کہا۔

ہیلو۔ جیفرے بول رہا ہوں نک۔..... دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے۔..... عمران نے بھی بے تکلفانہ لہجے

تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔..... نک نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے جھٹکنے سے باہر آ چکا تھا۔

تم ہمیں نہیں جانتے نک جبکہ جیفرے ہمیں جانتا ہے اور جیفرے نے ہی تمہیں یہ ماسک دیا تھا کہ جہاز ڈیجیٹل سینڈیکٹ ہمیں سلاکی میں تلاش کر کے ٹھکانے لگا دے جس کے نتیجے میں جہاز ڈیجیٹل سینڈیکٹ کا عملی انچارج گراہم بھی اپنی جان گنوا بیٹھا ہے اور تم بھی اس حالت میں نظر آ رہے ہو۔..... عمران نے کہا تو نک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

تم۔ تم یہاں تک کیسے پہنچے۔ یہاں تو انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات تھے۔..... نک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

قدیم داستانوں میں غرمانوں کے بند دروازے کھولنے کے لئے ایک لفظ کھل جا سم سم استعمال کیا جاتا تھا جبکہ یہاں تھری یس استعمال کیا جاتا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نک کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑنا چلا گیا۔

تمہیں تھری ایس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے۔ نک نے کہا۔

تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ لمبی بات ہے۔ تم اب مجھے صرف یہ بتاؤ کہ جیفرے کا فون نمبر کیا ہے تاکہ میں جہازری بات جیفرے

نک کے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھا تھا کہ تم نے کسی وجہ سے ہاتھ اٹھایا ہے“..... جیفرے نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔
 ”یہ کیسے ہو سکتا ہے جیفرے۔ تم جلتے تو ہو کہ ڈیجہ سینڈکیٹ کبھی مشن سے پیچھے نہیں ہٹتا“..... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اچھا اچھا۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوکے۔ تمہیں کیو۔ گڈ بائی“..... دوسری طرف سے جیفرے نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس مین بر رکھ دیا۔
 ”اب ہاتھ ہٹا دو“..... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ ہٹالیا۔

”تم۔ تم۔ کیا چیز ہو۔ تم نے میرے لہجے اور میری آواز کی کاپی کنسیے کر لی ہے“..... نک نے چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لینے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”میں نے سوچا کہ جلد کچھ درے لے لے میں بھی ڈیجہ سینڈکیٹ کا سیر حیف بن جاؤں۔ شاید اس طرح میرے سر پر سینک ٹکل آئیں۔“
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”تم اہتائی خطرناک لوگ ہو لیکن بہر حال تم مارے جاؤ گے۔“
 نک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

میں کہا۔

”مجھے اہتائی حیرت انگیز اطلاعات ملی ہیں نک“..... جیفرے نے کہا۔

”کیسی اطلاعات۔ کھل کر بات کرو“..... عمران نے کہا۔
 ”جہارا نمبر نو گراہم ہلاک کر دیا گیا ہے اور ڈیجہ سینڈکیٹ نے ایشیائی بہجمنوں کی تلاش والا کام ختم کر دیا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے“..... جیفرے نے کہا۔

”تمہیں کس نے کہا ہے کہ مشن کلوڈ کیا جا چکا ہے“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”مجھے میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے“..... جیفرے نے کہا۔
 ”گراہم والی اطلاع درست ہے جیفرے۔ میں نے اسے ایک اور

مسئلے کے تحت موت کی سزا دی ہے۔ باقی جہاں تک جہارے کام کا تعلق ہے اس کا انداز بدل دیا گیا ہے کیونکہ جس انداز میں پہلے سنڈی یہ کام کر رہا تھا اس سے کوئی نتیجہ نہ نکل رہا تھا اس لئے میں نے اس سے رپورٹ لینے کی بعد خود ہی اسے ہدایات دی ہیں کہ اس طرح کھلے عام انہیں ٹریس کرنے کی بجائے ٹریسنگ سیکشن کو آگے لایا جائے۔ یہ سیکشن خفیہ طور پر کام کرتا ہے جب یہ لوگ ٹریس ہو جائیں گے تو پھر سنڈی انہیں ہلاک کر دے گا کیونکہ ان لوگوں کے اب تک ٹریس نہ ہو سکتے کی میرے نزدیک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ لوگ گروپ کی صورت میں سامنے نہیں آ رہے“..... عمران نے

ریز سے جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے لیکن اب تم خود اس کا شکار ہو گئے کیونکہ قدرت کا قانون بہر حال یہی ہے..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ تک کوئی جواب دیتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پشیل کی نال میں موجود انتہائی باریک سوراخ سے سرخ رنگ کی شعلہ نکل کر تک کے سینے پر پڑی اور دوسرے لمحے یلکھت جیسے آگ کا شعلہ سانک اور اس صوفے کے گرد پھیلنا چلا گیا۔ لیکن صرف ایک لمحے کے لئے دوسرے لمحے وہاں تک اور صوفے کی بجائے فرش پر راکھ کا ڈھیر موجود تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ انتہائی خوفناک ہے یہ.....“ صفر نے بے اختیار مچر مچری لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور تک بھی ریز پشیل اس وقت اپنی جیب سے نکالنا چاہتا تھا جب میں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ اگر اسے موقع مل جاتا تو ہم دونوں کی راکھ بھی اسی طرح ڈھیروں کی صورت میں یہاں پڑی نظر آتی.....“ عمران نے ریز پشیل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سلسلے کے رخ جانے کی بجائے عقبی طرف کو بڑھ گیا۔

”یہ آپ ادھر کہاں جا رہے ہیں۔ دروازہ تو ادھر ہے.....“ صفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عقبی رستے سے جائیں گے۔ ایسے آفس میں ایسے خفیہ رستے ہوتے ہیں۔“ آؤ..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دیوار

”تم نے میرے منہ سے سنڈی کا نام سننے کے باوجود اس بات غور نہیں کیا کہ میں نے سنڈی کو جو اس مشن کا انچارج تھا گراؤ کے ذریعے کھلوادیا ہے کہ وہ اس مشن کو کلوز کر دے اس لئے اب مشن واقعی کلوز ہو چکا ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سنڈی۔ یہ کون ہے.....“ تک نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تک بس صرف حکم دینا چاہتا ہے اسے سینڈیکیٹ کے بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔

”اگر تم اتنے ہی بے خبر ہو تو پھر تمہیں سپر چیف رہنے کا کوئی حق نہیں ہے.....“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریز پشیل نکال لیا۔

”یہ۔ یہ۔ تمہارے پاس.....“ تک نے ریز پشیل دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”صفر ادھر آؤ۔ اب ہم نے یہاں سے واپس جانا ہے۔ اب تک جانے اور اس کا سینڈیکیٹ.....“ عمران نے کہا تو صفر تیز سے سر ملاتا ہوا سائیڈ سے ہو کر عمران کی طرف آگیا۔

”تم اس ریز پشیل کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہو تک۔ یہ معلوم ہے کہ یہ کس قدر خطرناک ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے یہ تمہاری جیب میں کیوں رہتا ہے اس لئے کہ تم ڈیجیٹل سینڈیکیٹ کے چیف ہو اس لئے جب تم کسی کو موت کی سزا دیتے ہو تو اس ریز پشیل سے دیتے ہو۔ اب تک نجانے کتنے افراد تمہارے اس پشیل

ذریعے انہیں شاید معلوم ہو جائے کہ ہم یہاں آئے ہیں تو وہ یہاں ہر طرف معلومات حاصل کریں گے اور ہمارے لباس بتا کر یہ معلومات حاصل کر لیں گے..... صفدر نے کہا۔

”یہ سلاخی کا بس سیکشن ہے۔ ہمارے ملک کا بس اڈا نہیں کہ جہاں صرف بسیں ہی بسیں ہوتی ہیں یا سگریٹ کے کھوکھے اور چائے کے سٹال۔ یہاں باقاعدہ سپر مارکیٹیں موجود ہوتی ہیں۔ یہاں سے لباس بھی مل جائیں گے اور ماسک بھی۔ آؤ..... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

میں موجود دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سی راہداری سے گزر کر عقبی طرف ایک گلی میں پہنچ گئے جہاں سے وہ سڑک پر پہنچ گئے۔

”آؤ اب جاگرن چلیں.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روک لیا۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی بس سٹینڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے ہجرے پر ہلکی سی لٹھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ شاید کوئی بات عمران سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن ظاہر ہے ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے وہ خاموش تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی بس سٹینڈ سے جہاں اس نے سیکشن کہا جاتا تھا داخل ہوئی اور پھر اپنی مخصوص جگہ پر جا کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے ایک نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کو دیا اور باقی بقی کا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ صفدر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔

”ہم نے ماسک میک اپ کرنا ہے کیونکہ تک کی لاش جلد ہی دستیاب ہو جائے گی اور ہمارے چلیے تین باریس کہنے والی خاتون کے علاوہ راہداری سے آخر تک رہنمائی کرنے والے آدمی کو بھی معلوم ہیں اور یہ ڈیجیٹل سائنڈیکٹ ٹائپ کے لوگ کافی تیزی سے کام کرتے ہیں.....“ عمران نے کہا۔

”لیکن ماسک کہاں سے ملیں گے۔ پھر تو آپ کو یہاں آنے کی بجائے مارکیٹ جانا چاہئے تھا۔ ویسے بھی اس ٹیکسی ڈرائیور کے

کوئی کام نہیں کر رہا۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ ڈیجیٹل سائنس کے چیف سے آپ کی بات ہوئی ہے اور اب ان کا ٹریننگ سیکشن خفیہ طور پر انہیں ٹریس کرے گا اور پھر سنڈی اور اس کا سیکشن انہیں ہلاک کرے گا جبکہ میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے حتیٰ طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ ایسا کوئی کام نہیں کیا جا رہا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن پھر ڈیجیٹل سائنس کے چیف کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے بھی ڈیجیٹل سائنس اپنے مشن سے کسی طور پر واپس نہیں ہٹ سکتا۔..... جیفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "ڈیجیٹل سائنس کے چیف نے شاید ابھی حکم دینا تھا لیکن اسے اس کا موقع ہی نہیں مل سکا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔..... جیفرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ابھی ابھی ایک انتہائی حیرت انگیز اطلاع ملی ہے اور اس اطلاع کے مطابق دو آدمی سٹارک ہوٹل پہنچے۔ انہوں نے کاؤنٹر سے نصوص کار ڈلیا اور پھر ڈیجیٹل سائنس کے چیف تک کے آفس پہنچ گئے۔ اس کے بعد کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا لیکن پھر جب تک سے رابطہ قائم کیا گیا تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر وہاں چیکنگ لگ گئی تو معلوم ہوا کہ تک میٹنگ کر رہا تھا جس میں چار مرد اور دو

جیفرے اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"ہی۔..... جیفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"سلاکی سے جیمز کی کال ہے چیف۔..... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی موبائے آواز سنائی دی اور جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ پلٹ۔..... اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیمز بولی رہا ہوں چیف سلاکی سے۔..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ موبائے تھا۔

"ہی۔ کیا بات ہے۔..... جیفرے نے اسی طرح تیز اور تھکنا لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ڈیجیٹل سائنس ایشیائی مہینوں کے خلاف کسی طرز

ہوگی کہ ڈیجیٹل سائنسٹ ان کے خلاف کام کر رہا ہے اس لئے انہوں نے پہلے عملی انچارج گراہم کو ہلاک کیا اور پھر وہ تک پر چڑھ دوڑے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے تک سے زبردستی یہ مشن بھی ختم کرایا ہو۔ وری بیڈ۔ ٹھیک ہے اب مجھے خود سمنے آنا پڑے گا۔“ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ واقعی ان لوگوں کے بس کا روگ نہیں تھے۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے انہیں سمنے کر دیا۔“..... جیفرے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھالیا۔

”سٹار ولڈ“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈینن سے بات کراؤ۔ میں جیفرے بول رہا ہوں۔“..... جیفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

”بس سر، ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو جیفرے۔ میں ڈینن برلن ہاؤس۔“..... جتہ لمبوں بند ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

”ڈینن مجھے یاد آ رہا ہے کہ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیا سکرٹ سروس سے تم نکراتے رہے ہو اور تم نے ان کے خلاف کئی

حور تیں شامل تھیں۔ ان سب کی لاشیں وہاں میسنگ روم میں پٹنڈ ہوئی تھیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا تھا۔ اللہ تک غائب تو لیکن عقیبی خصوصی کمرے میں راکھ کا ایک بڑا سا ڈھیر موجود تھا اور صوفے کی ایک کرسی بھی غائب تھی اور عقیبی خصوصی راستہ ہم کھلا ہوا ملا ہے اور وہ دونوں آدمی جو آخر میں گئے تھے وہ بھی غائب تھے۔ پہلے یہی سمجھا گیا کہ یہ راکھ کا ڈھیر ان دونوں آدمیوں کا۔ کیونکہ ہم ہمیشہ جیسے موت کی سزا دیتا تھا۔ اسے کسی مخصوص شعا پشیل سے ہلاک کرتا تھا اور اس شعا پشیل کی ریز اس آدمی اور اس چیز کو جس پر وہ پڑے پلک جھپکنے میں راکھ کا ڈھیر بنا دیتی تھی۔ تک خود بھی غائب تھا جس پر معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا وہی دو آدمی عقیبی راستے سے نزدیکی سڑک پر پہنچے اور وہاں سے ابا ٹیکسی پر بیٹھ کر چلے گئے۔ اس ٹیکسی کو تلاش کیا گیا تو اس ڈرائیور نے بتایا کہ وہ بس سیکشن ڈراپ ہوئے تھے۔ اس کے بعد تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ چونکہ یہ دونوں آدمی زندہ سلامت نکلے ہیں۔ اس سے یہی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان دونوں نے تک اس کے شعا پشیل سے راکھ کا ڈھیر بنایا ہے اس لئے تک اب دنیا میں موجود نہیں رہا۔“..... ڈینن نے تفصیل سے بات کر ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ اب میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ یہ سا کارروائی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہے۔ انہیں اطلاع مل

ڈیمین نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیفرے نے اثبات میں سر ہلادیا۔
 تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں
 شراب کے دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک جام ان
 دونوں کے سامنے رکھا اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔
 "لو..... جیفرے نے ایک جام اٹھاتے ہوئے کہا اور ڈیمین نے
 سر ہلاتے ہوئے جام اٹھایا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے..... ڈیمین نے ایک چسکی لینے
 کے بعد جام میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر تمام پس منظر بتا دیتا ہوں۔ اسرائیل اور
 اکیرمیہ کے لئے پاکیشیا کی ایٹمی ترقی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی
 ہے اس لئے یہ دونوں ممالک ہر صورت میں پاکیشیا کو ایٹمی ترقی سے
 روکنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ اس کی ایٹمی تنصیبات کو
 تباہ کر دیا جائے لیکن پاکیشیا نے ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کچھ اس
 انداز میں کر رکھی ہے کہ اکیرمیہ، اسرائیل اور کافرستان باوجود شدید
 ترین خواہش کے ایسا کرنے میں اب تک کامیاب نہیں ہو سکے۔
 اس کے بعد اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں ایک جدید ساخت کا
 میزائل تیار کیا گیا جسے دائر میزائل کہا جاتا ہے۔ اس میزائل کی خوبی
 ہے کہ یہ پانی کے اندر کسی آبدوز کی طرح سفر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے
 اور اسے کسی بھی طرح تباہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے اندر ایسے
 خصوصی کمپیوٹر نصب ہیں کہ یہ خود ہی حرکت کرتا ہے۔ الٹے زمین

مشنز میں کام کیا ہے..... جیفرے نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ تو کافی عرصہ پہلے کی بات ہے جب میں ریڈ سرکل
 میں تھا۔ کیوں تمہیں یہ سب کچھ اچانک کیوں یاد آگیا ہے۔ ڈیمین
 نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم میرے آفس آؤٹ ہو۔ تم سے اس بارے میں تفصیل
 سے بات کرنی ہے اور معاملہ بے حد اہم ہے۔ اکیرمیہ اور اسرائیل
 دونوں کے مفادات واؤپر لگے ہوئے ہیں..... جیفرے نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کام کر
 رہی ہے اور یقیناً اس کے مقابل چہارہ سپیشل ایجنسی ہو گئی۔"
 ڈیمین نے کہا۔

"ہاں۔ تم آجاؤ پلیز۔ پھر بات ہوگی..... جیفرے نے کہا۔

"فہمک ہے۔ میں آ رہا ہوں..... دوسری طرف سے کہا گیا اور
 جیفرے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
 انٹرکام پر اپنی سیکرٹری کو ڈیمین کی آمد کے بارے میں بتا دیا۔ تقریباً
 آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا لیکن
 جسمانی طور پر وہ نوجوانوں جیسی صحت کا مالک تھا البتہ اس کی ایک
 ناٹنگ میں شاید غرابی تھی اس لئے وہ لنگڑا کر چل رہا تھا۔

"آؤ ڈیمین۔ میں جہاں ہی انتظار کر رہا تھا..... جیفرے نے اٹھ
 کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"اب اتنی دیر تو ظاہر ہے یہاں آنے میں بھی لگ ہی جاتی ہے۔"

بلکہ دوسرے سیکشن کا انچارج ڈریک ہے۔ بارسن کے ذمے یہ ڈیوٹی
 آتی تھی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر
 ے جبکہ ڈریک کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ لیبارٹری کی
 نفاذت کرے۔ یہ بارسن سیکشن بجائے پاکستان سیکرٹ سروس کا
 ماتہ کرنے کے خود ہی اس کے ہاتھوں ختم ہو گیا۔ بارسن سے اس
 لہران کو یہ معلوم ہو گیا یا کسی بھی طرح اسے یہ معلوم ہو گیا کہ
 لیبارٹری سلاکی میں ہے۔ چنانچہ یہ لوگ سلاکی پہنچ گئے جس پر میں
 نے ڈیوٹی سیکورٹی کے چیف تک سے کہہ کر اس سیکورٹی کو ان
 کے خاتمے کے لئے کہا لیکن ابھی رپورٹ ملی ہے کہ تک اور اس کا نمبر
 رگراہم بھی ان کا شکار ہو چکے ہیں اور مشن بھی کھو چکا ہے۔ یہ
 رپورٹ سن کر میں بے حد پریشان ہوا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ کیا
 یا جائے کہ مجھے جہاد خیال آ گیا اس لئے میں نے جہیں کال کیا
 ہے۔ تم مجھے مشورہ دو کہ اب ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہئے
 چونکہ جس طرح یہ لوگ آگے بڑھ رہے ہیں مجھے اب تشویش لاحق
 دگنی ہے..... جیفرے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا جبکہ
 یمن اس دوران خاموش بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس نے
 ریمان میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

”جیلے یہ بتاؤ کہ یہ لیبارٹری واقعی سلاکی میں ہے..... ڈیمن نے
 -

”خاص سلاکی میں تو نہیں ہے البتہ علاقائی قصبے جاگرن میں

کے اوپر فضا میں اسے ہٹ کیا جا سکتا ہے اس لئے اس دائرہ میزائل
 کے ذریعے پاکستانی اسٹیٹسبیل تباہ کرنے کی پلاننگ کی گئی۔
 مختصر طور پر یہ کہ بحرہند کے دو جہازوں پر اس کو نصب کرنے اور فائر
 کرنے کی پلاننگ کی گئی تاکہ اگر ایک کو چپک کر کے تباہ کر دیا
 جائے تو دوسرا درست کام کر سکے۔ پاکستان سیکرٹ سروس کو کسی
 طرح اس کا علم ہو گیا۔ بہر حال دونوں پوائنٹس پر عین آخری لمحات
 میں دائرہ میزائلوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اس طرح یہ مشن مکمل طور پر
 ناکام ہو گیا۔ مزید دائرہ میزائل کی تیاریوں میں مزید خاصا وقت چاہئے
 یہ لیبارٹری تو اسرائیل کی ہے لیکن اسے اکیڈمی میں بنایا گیا ہے تاکہ
 یہ مسلم ممالک کے ایجنٹوں سے بچی رہے لیکن اس مشن کی ناکامی
 کے بعد بہر حال یہ بات سامنے آگئی اور پاکستان سیکرٹ سروس کو بھی
 معلوم ہو گیا کہ جب تک یہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوگی ان کی اسٹیٹس
 تھیں مسلسل خطرے میں رہیں گی اس لئے پاکستان سیکرٹ
 سروس اس لیبارٹری کی تباہی کا مشن لے کر اکیڈمی پہنچ گئی۔ اب یہ
 بتانا فصول ہے کہ انہیں کس طرح یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لیبارٹری
 اکیڈمی میں ہے۔ بہر حال اس لیبارٹری کی حفاظت کی ڈیوٹی سپیشل
 ایجنسی کے ذمے لگائی گئی کیونکہ دوسری ایجنسیاں دوسری سپر یاد رکھیں
 نظروں میں رہتی ہیں اور اسرائیل اور اکیڈمی کے حکام یہ نہیں چاہتے
 کہ ان میزائلوں کے بارے میں دیگر سپر یاد رکھیں ہو سکے۔ میں نے
 اپنے دونوں سیکشنوں کو کال کیا۔ ایک ایجنسی کا انچارج بارسن تھا

ہے..... جیفرے نے کہا۔

”تو پھر سن لو کہ عمران اور اس کے ساتھی بہر حال جاگرنہ جانیں گے۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور ایسے اذرائع سے درست معلومات حاصل کر لیتے ہیں کہ انسان حیرت ا رہ جاتا ہے اس لئے تم نے جو کچھ کرنا ہے جاگرنہ میں کرنا ہے کہیں کچھ نہیں کرنا.....“ ڈیمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ جہارا مطلب ہے کہ اسے یہ معلوم ہو جائے گا لیبارٹری جاگرنہ میں ہے..... جیفرے نے چونک کر کہا۔
”ہاں۔ وہ لازماً معلوم کر لے گا۔ ایسی باتیں اس سے چھپی نہ رہ سکتیں اور تم نے حماقت کی کہ ڈیجیٹل سینڈیکسٹ کو سلسلے آئے۔ وہ ایسے عام سے غذوں اور بد محاشوں کے ہاتھوں اگر مر والا ہوتا تو اب تک کروڑوں بار مر چکا ہوتا.....“ ڈیمن نے کہا۔

”ہو نہہ۔ ٹھیک ہے لیکن اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ میر پاس دو ہی سیکشن ہیں۔ ڈریک کو میں سلسلے نہیں لانا چاہتا بار سن ختم ہو چکا ہے اور اس کے اسسٹنٹ میں بہر حال اتنی جا نہیں کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکے..... جیفرے نے کہا۔

”اعلیٰ حکام کو تمام تفصیل بتا دو۔ وہ خود ہی کسی اور ایجنسی وہاں کا چارج دے دیں گے۔ ایکریما میں ہزاروں نہیں تو سینکڑو ایجنسیاں ہیں اور وہاں اسرائیل کی لیبارٹری ہے تو اسرائیل بھی ا کوئی ایجنسی استعمال کر سکتا ہے.....“ ڈیمن نے کہا۔

”نہیں۔ یہ میری توہین ہے کہ میں اپنی شکست کا اعتراف کر لوں۔ یہ مشن میں نے ہی مکمل کرنا ہے..... جیفرے نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
”تو پھر ایسا کرو کہ ان کے مقابل ہائٹ کو لے آؤ.....“ ڈیمن نے کہا۔

”ہائٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ جہارا مطلب ہے کہ بلیک ایجنسی کا ہائٹ۔ جس نے اب اپنا گروپ بنایا ہوا ہے..... جیفرے نے کہا۔
”ہاں۔ وہ اب بھی فیلڈ میں کام کرتا ہے اور تم تو کیا حکومت ایکریما بھی خاص خاص موقعوں پر اس کو بھاری معاوضے پر ہائر کر لیتی ہے۔ وہ انتہائی تیز رفتار، بہادر اور فعال گروپ ہے.....“ ڈیمن نے کہا۔

”لیکن میرے تو اس سے تعلقات نہیں ہیں..... جیفرے نے کہا۔

”میں کرا دیتا ہوں اس سے بات۔ لیکن اسے معاوضہ کون دے گا۔ یہ سوچ لو.....“ ڈیمن نے کہا۔

”معاوضے کی فکر نہ کرو۔ میں سرکاری طور پر اسے ہائر کر لوں گا اور جو معاوضہ وہ کہے گا اسے دے دوں گا۔ مجھے اس مشن میں کامیابی چاہیے.....“ جیفرے نے کہا۔

”اوکے۔ میں کرتا ہوں اس سے بات۔ ان دنوں وہ فارغ ہی ہے۔ دو روز پہلے میری اس سے بات ہوئی تھی.....“ ڈیمن نے کہا اور

”ہائٹ۔ میں جیفرے بول رہا ہوں۔ تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ بس تم یہ مشن مکمل کر دو تاکہ میری عزت بحال رہے۔“

جیفرے نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو کہ مجھے اس لیبارٹری کا محل وقوع بتا دو اور وہاں موجود اپنے سیکشن کو واپس بلا لو۔ میں جانوں اور میرا کام۔ جہاز کا کام ہو جائے گا اور معاوضہ اخراجات کے علاوہ بیس لاکھ ڈالر ہو گا۔ آدھے چھپے اور آدھے کام ہونے کے بعد.....“ ہائٹ نے کہا۔

”اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسے ہی ہسی.....“ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتادی۔

”وہاں سے اپنے آدمی واپس بلا لو تاکہ کوئی کنفیوژن نہ ہو۔ عمران ہمیشہ ایسے کنفیوژن سے ہی فائدہ اٹھاتا ہے۔“ ہائٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں۔ وہ جاگرن ہوٹل میں تم سے مل لے گا اور چارج تمہیں دے کر اپنے سیکشن سمیت واپس آ جائے گا اور معاوضہ بھی تمہارے اکاؤنٹ میں کل پہنچ جائے گا۔“ جیفرے نے کہا۔

”اُدکے۔ میں ابھی اپنے گروپ سمیت جاگرن پہنچ رہا ہوں۔ گڈ بائی“..... دوسری طرف سے ہائٹ نے کہا اور جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھ اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ہائٹ بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے ایک تیز اور سخت سی آواز سنائی دی۔

”ڈیمین بول رہا ہوں ہائٹ.....“ ڈیمین نے کہا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے.....“ ہائٹ نے جواب دیتے ہو۔

کہا اور ڈیمین نے اسے جیفرے اور اس سے ہونے والی بات چیت مختصر طور پر بتا دی۔

”پھر تم کیا چاہتے ہو.....“ ہائٹ نے کہا۔

”جیفرے چاہتا ہے کہ یہ مشن مکمل ہو اور میں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ یہ مشن صرف ہائٹ ہی مکمل کر سکتا ہے۔ وہ جہاز منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے۔“..... ڈیمین نے کہا۔

”لیکن ایک بات بتا دوں کہ میں کسی کی ماتحتی میں کام نہیں کر سکتا۔ میں جیفرے کو جانتا ہوں۔ وہ اچھا آدمی ہے لیکن بہر حال اب میں ایسا نہیں کر سکتا کہ میں ساتھ ساتھ رپورٹ جیفرے کو دوں۔ البتہ مشن مکمل کر کے میں تفصیلی رپورٹ دے دوں گا اور دوسری بات یہ کہ مشن میں اپنے انداز میں مکمل کروں گا۔ اگر جیفرے اس کے لئے تیار ہو تو میں حاضر ہوں۔ مجھے اس علی عمران اور پاکیشیا سکیورٹ سروس سے نگرانے کی ویسے بھی خواہش ہے۔“..... ہائٹ نے کہا۔

”تم بے فکر رہو۔ ہائٹ یہ کام کر گزرے گا۔ وہ اس عمران کا صحیح مقابل ہے البتہ تم ڈریک کو بریف کر دو تاکہ ہائٹ وہاں آزادی سے اور کھل کر کام کر سکے۔“ ڈیمن نے کہا اور جیفرے نے اثبات میں سر ہلادیا۔

دلے پتلے ڈریک کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں اپنے سامنے شراب کی بوتل میز پر رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ بوتل آدمی خالی ہو چکی تھی لیکن ڈریک اسے پینے کی بجائے اس طرح گھور کر دیکھ رہا تھا جیسے بوتل کے اندر اسے کوئی پراسرار چیز نظر آنے کی توقع ہو۔

”یہ۔ یہ ڈریک کی توہین ہے کہ اس کی بجائے ہائٹ کو اہمیت دی جائے۔ اس ہائٹ کو جو ڈریک کا دشمن نمبر ایک ہے جس کی وجہ سے مجھے اپنی بیوی کو خود اپنے ہاتھوں گولی مارنی پڑی تھی۔ نہیں۔ یہ میری توہین ہے۔“ ڈریک نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے چیف جیفرے نے کال کر کے ساری تفصیل بتا دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے سرکاری طور پر ہائٹ کو ہار کر لیا گیا ہے اور ہائٹ کی شرط کے مطابق کہ وہ وہاں آزادانہ کام کرنا چاہتا

ہے اور ڈریک اپنے سیکشن سمیت واپس آجائے۔ گو ڈریک نے ام بارے میں خاصا احتجاج کیا تھا لیکن چیف جیفرے نے اسے ڈانٹ کر خاموش کرا دیا تھا اور جب سے کال آئی تھی ڈریک کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

”میں اس ہانٹ کو کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ کبھی نہیں چاہے مجھے ایکریمیسا سے غداری ہی کیوں نہ کرنی پڑے“..... ڈریک نے یلکھت جھٹکے دار انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے بزم پر بس کرنے شروع کر دیئے۔

”رہر ڈبول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ رہر ڈ تھا جو اس کا نمبر نو اور اس کے گروپ کا عملی انچارج تھا۔ ڈریک نے اپنا آفس علیحدہ بنایا ہوا تھا۔

”ڈریک بول رہا ہوں“..... ڈریک نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”رہر ڈ چیف نے ہمیں واپس بلا لیا ہے اور ہماری جگہ کسی اور سیکشن کو یہاں بھیجا جا رہا ہے اس لئے تم اپنے گروپ کے ساتھ فوری طور پر واپس ولننگٹن چلے جاؤ۔ میں ابھی یہیں رہوں گا۔“ ڈریک نے کہا۔

”ہماری جگہ کسے بھیجا گیا ہے باس“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”ہانٹ اور اس کے گروپ کو ہار کیا گیا ہے“..... ڈریک نے الفاظ کو چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

”ہانٹ کو۔ اوہ۔ اسی لئے ہانٹ مجھے یہاں نظر آیا تھا اور میں حیران رہ گیا لیکن پھر میں نے سوچا کہ وہ اپنے کام کی غرض سے آیا ہو گا“..... رہر ڈ نے کہا تو ڈریک چونک پڑا۔

”ہانٹ یہاں پہنچ بھی چکا ہے۔ کیا مطلب۔ اتنی جلدی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو مجھے چیف نے فون کیا ہے“..... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کو معلوم تو ہے کہ باس کہ ہانٹ اسی طرح تیزی سے کام کرنے کی وجہ سے ہی مشہور ہے“..... رہر ڈ نے جواب دیا۔

”تم نے اسے کہاں دیکھا تھا“..... ڈریک نے پوچھا۔

”جاگرن کلب میں۔ وہ اس کے مینجر پاول کے کمرے سے نکل رہا تھا“..... رہر ڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ پاول بھی پہلے اس مینجمنٹ میں رہا ہے جس میں ہانٹ کام کرتا رہا ہے۔ بہر حال اب ہم نے واپس جانا ہے اس لئے تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر واپس چلے جاؤ“..... ڈریک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کاش۔ یہ پاکیشیائی مینجمنٹ مجھے مل جاتے تو میں ہانٹ کی نشاندہی خود انہیں کر دیتا“..... ڈریک نے ہاتھ بڑھا کر شراب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بوتل منہ سے لگائی اور اسے

پھر ان میں سے ایک نے اچانک پاکیشیا کا نام لیا تو دوسری نے بڑی سختی سے اسے منع کر دیا کہ وہ آئندہ یہ نام نہ لے۔ پاکیشیا کا لفظ سن کر میں چونک پڑا اور میں سمجھ گیا کہ ان کا تعلق پاکیشیائی مہجنوں سے ہی ہو گا کیونکہ بظاہر وہ اکیمری میک اپ میں ہی تھیں۔ چنانچہ میں ڈاسٹنگ ہال سے باہر آ گیا اور پھر میں نے معلوم کر لیا کہ یہ دونوں عورتیں اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں اور ایک ویٹر نے مجھے بتایا کہ دونوں عورتیں اپنے کمرے کی بجائے ایک اور اکیمری کے کمرے میں بیٹھی رہی ہیں جس کا نام مائیکل ہے۔ اس کمرے میں تین اور اکیمری بھی موجود تھیں۔ یہ چاروں بھی اسی ہوٹل میں مقیم ہیں۔ گو ان کے علیحدہ علیحدہ کمرے میں لیکن وہ اکٹھے ایک ہی کمرے میں بیٹھے رہے ہیں۔ میں نے ویٹر کو ہماری رقم دے کر ڈاسٹنگ ہال میں موجود ان چاروں افراد کو مارک کر لیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ پورا گروپ پاکیشیائی مہجنوں کا ہے۔ میں نے جب اس بارے میں اطلاع رچرڈ کو دی تو رچرڈ نے مجھے واپس کی بات کی اس لئے میں نے آپ کو براہ راست کال کیا ہے کہ اس صورت حال میں آپ کا کیا حکم ہے..... گرانٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا نمبر ہیں ان کے کمروں کے..... ڈریک نے پوچھا تو گرانٹ نے نمبر بتا دیئے۔

”اور ہائٹ کا کمرہ نمبر کیا ہے..... ڈریک نے پوچھا تو گرانٹ نے وہ نمبر بھی بتا دیا۔

اس وقت منہ سے علیحدہ کیا جب وہ خالی ہو گئی۔ اس نے خالی بوتل ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی نوکری میں اچھال دی۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

”ہیں..... ڈریک نے تیز لہجے میں کہا۔
”گرانٹ بول رہا ہوں باس..... دوسری طرف سے اس کے گروپ کے ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔
”کیوں مجھے براہ راست کال کیا ہے..... ڈریک نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس مجھے رچرڈ کا پیغام مل چکا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اور ہماری جگہ ہائٹ نے لینی ہے لیکن باس میں نے پاکیشیائی مہجن عمر ان اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگ لیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ بات ہائٹ کو بتا دوں۔ وہ یہاں کے سٹار ہوٹل میں موجود ہے..... گرانٹ نے کہا۔

”اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ کیسے پہچانا ہے تم نے انہیں۔“
ڈریک نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

”وہ ہوٹل سٹار میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ ہوٹل سٹار میں لچ رہائش کروں میں مہیا نہیں کیا جاتا اس لئے سب کو ڈاسٹنگ ہال میں آنا پڑتا ہے۔ میں بھی لچ کرنے دہاں گیا تو میری ساتھ والی میز پر موجود دو عورتوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو میرے کانوں میں پڑ گئی اور

”مسٹر مائیکل۔ میرا نام سٹیفن ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا مطلق پاکیشیا سے ہے اور آپ یہاں اسرائیلی لیبارٹری جباہ کرنے آئے ہیں۔ میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے خلاف ہائٹ اور اس کے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے۔ ہائٹ پہلے بلیک وینچس میں رہا ہے۔ اب پرائیویٹ گروپ بنا کر کام کرتا ہے اور ہائٹ بھی سٹار وٹل کے کمرہ نمبر تین سو تین میں راشیل کے نام سے رہ رہا ہے۔..... ڈریک نے تیز تیز لچے میں کہا اور پھر رسیور رکھنے کے لئے اس نے کان سے ہٹایا ہی تھا کہ اسے آواز سنائی دی تو اس نے رسیور دوبارہ کان سے لگا لیا۔

”ہیلو مسٹر۔ آپ فون بند نہ کریں۔..... دوسری طرف سے کہا جا رہا تھا۔

”سوری۔ میں تفصیلی بات نہیں کر سکتا۔ آپ کو صرف اطلاع دینی تھی۔..... ڈریک نے کہا۔

”مسٹر ڈریک میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے۔ بارسن نے سب کسمارو پوائنٹ سے تم سے بات کی تھی تو میں نے تمہاری آواز سن لی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری ڈیوٹی یہاں لیبارٹری حفاظت کے لئے لگائی گئی ہے۔ اب تم سٹیفن بن کر مجھے فون کر رہے ہو اور مجھے خود ہائٹ کے بارے میں اطلاع دے رہے ہو۔ اس کا کیا کوئی خاص وجہ ہے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ تمہاری بات صرف اتنے تک ہی محدود رہے گی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈریک کا

”چونکہ چیف نے ہمیں مشن سے ہٹا دیا ہے اس لئے ہم نے کچھ نہیں کرنا اور نہ تم جلتے ہو کہ چیف اپنی حکم عدولی کی کس قدر سخت سزا دیتا ہے۔ تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ اور بس۔..... ڈریک نے تیز لچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دن تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوآری پلزز۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”سٹار ہوٹل کا نمبر دیں۔..... ڈریک نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ڈریک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”سٹار ہوٹل۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ ”روم نمبر ایک سو بارہ میں ایک صاحب مائیکل ہیں۔ ان سے میری بات کرائیں۔..... ڈریک نے کہا۔

”آپ کا نام جناب۔..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”میرا نام وہ نہیں جانتے اس لئے آپ صرف فون ملا دیں۔“ ڈریک نے کہا۔

”اوکے سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بچہ ایکریمن تھا۔

سے بہر حال واپس جانا تھا اس لئے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا تاکہ واپسی کا انتظام کر سکے۔

چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔ اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ اس کی آواز اس طرح پہچان لی جاسکے گی۔

"اوکے۔ اگر تم نے مجھے چیک کر لیا ہے تو اب بتا دینے میرا حرج نہیں ہے کہ سپیشل سیکورٹی نے یہاں جاگرن میں حم مقابلے کے لئے ہانٹ کو ہائر کیا ہے اور اس طرح میری توہین گئی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری ہانٹ سے پرانی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں کرنا پڑا تھا اور میں نہیں چاہتا کہ ہانٹ اپنے مشن میں کامیاب جائے۔ مجھے اپنے سیکشن سمیت واپس بلایا گیا ہے اور اب میں جا رہا ہوں لیکن میرے ایک آدمی نے تمہیں اور تمہارے ساتھ کو ٹریس کر لیا تھا اور پھر ہانٹ کو بھی۔ اس نے مجھے اطلاع دی چونکہ مجھے واپس بلایا گیا تھا اس لئے میں نے خود کو فی کارروائی کی اور میں ملک سے غداری بھی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے میں فرضی نام سے تمہیں ہانٹ کے بارے میں اطلاع دی۔ باقی معلوم ہے کہ تم چاہے کچھ بھی کر لو تم لیبارٹری تک نہیں پہنچو اور اگر پہنچ بھی جاؤ تو اسے کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے۔" یہ بتا دوں کہ ہانٹ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اس لئے اس سے بچ کر رہنا۔ گڈ بائی..... ڈریک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ آسانی سے ہانٹ کے قابو میں نہیں آئے گا..... ڈریک نے رسیور رکھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر۔

ہوٹل وغیرہ موجود تھے۔ ہوٹل سٹار جاگرن کا سب سے مشہور اور ہسٹنگ
ہوٹل تھا۔ اس وقت بھی وہ سب عمران کے کمرے میں بیٹھے یسٹار ٹری
کے بارے میں ہی بات کر رہے تھے کیونکہ ابھی تک عمران یہ فیصلہ
نہ کر سکا تھا کہ یسٹار ٹری کہاں ہے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
عمران نے رسیور اٹھا کر بات چیت کی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا
اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی باتیں وہ نہ سن سکے تھے۔

”کیا بات ہے۔ کیا کوئی پریشانی والی بات ہے۔“ جو یا نے کہا۔
”ہاں۔ ہمیں یہاں باقاعدہ ٹریس کر لیا گیا ہے“..... عمران نے
کہا تو وہ سب اچھل پڑے۔

”اوہ کیسے۔ کیا مطلب“..... اس بار سب نے ہی کہا۔
”پیشیل“ بھنسی کا ڈربیک یہاں یسٹار ٹری کی حفاظت کے لئے
موجود ہے۔ اس کا فون تھا۔ گو اس نے اپنا نام سٹیفن بتایا لیکن میں
اس کی مخصوص آواز پہچان گیا تھا اور وہ مجھے ہائٹ کی جہاں موجودگی
کے بارے میں بتا رہا تھا جس پر مجھے اس سے کھل کر بات کرنا پڑی
جب معلوم ہوا ہے کہ جہاں ہمارے مقابلے میں ہائٹ اور اس کے
گروپ کو ہار کیا گیا ہے اور ڈربیک اور اس کے سیکشن کو واپس بلایا
گیا ہے اور ڈربیک کی چونکہ ہائٹ سے پرانی دشمنی ہے اس لئے اس
نے مجھے جہاں اس کی موجودگی کی اطلاع دی ہے“..... عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ ہائٹ کون ہے“..... جو یا نے کہا۔

عمران نے رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر ابھر آنے والا
تاثرات دیکھ کر اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ و
سب اس وقت جاگرن کے سٹار ہوٹل کے ایک کمرے میں موج
تھے۔ گو وہ سب دو دو گروپوں میں بٹ کر سلاکی سے جاگرن پہنچے تھے
اور انہوں نے کمرے بھی علیحدہ علیحدہ بک کرائے تھے لیکن آئندہ
لاحد عمل طے کرنے کی غرض سے وہ سب اس کمرے میں جو عمران
نے مائیکل کے نام سے بک کرایا تھا، اکٹھے ہوتے رہتے تھے اور
انہیں جہاں آئے ہوئے دوسرا دروازہ تھا لیکن ابھی تک عمران نے کوئی
عملی اقدام نہ کیا تھا البتہ انہوں نے سیاہوں کے روپ میں اس قصبے
کے قدرتی مناظر وغیرہ دیکھنے میں ہی وقت گزارا تھا۔ یہ پہاڑی قصبہ
اپنے قدرتی مناظر کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا اور جہاں سیاہوں
کی خاصی تعداد آتی جاتی رہتی ہے اس لئے جہاں ہر قسم کے کلب اور

حاصل کر سکتے ہیں۔..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس دوران ڈریک واپس چلا جائے گا۔ پھر..... عمران نے جواب دیا۔

"ہم میں سے کوئی بھی ولننگن جا کر اس سے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ یہاں مارے مارے پھرنے اور لیبارٹری کو ٹریس کرنے سے زیادہ بہتر ہے کہ وہاں جا کر اس سے معلومات حاصل کر لی جائیں۔..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً اس ہانٹ کو بھی بتا دیا گیا ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے کیونکہ انہیں معلوم ہو گا کہ ہم نے بہر حال لیبارٹری پر ہی کام کرنا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ تھویر تم میرے ساتھ آؤ۔ ابھی اس ہانٹ سے بات کر لی جائے۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو تھویر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا گروپ بھی ہو گا۔..... صفدر نے کہا۔

"اے بعد میں دیکھ لیں گے۔ آؤ تھویر۔ تم لوگ اپنے کمروں میں جاؤ۔..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جھٹلے معلوم تو کر لیں کہ وہ کمرے میں موجود بھی ہے یا نہیں۔۔۔

تھویر نے باہر رابڈاری میں آکر کہا۔

"نہیں ہو گا تو ہم اس کا انتظار کمرے میں ہی کر لیں گے۔ عمران نے کہا تو تھویر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے

"بلیک ہیجنسی کا اہتائی تیز فعال اور ذہین فیئلہ مجنٹ ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ڈریک نے اپنی واپسی کو اپنی توہین سمجھ اور ساتھ ہی اس کی ہانٹ سے پرانی دشمنی ہے اس لئے اس نے مجھے اطلاع دے دی ورنہ جس طرح اس نے ہمیں ٹریس کر لیا تھا اب تک یہ کمرہ ہمارا مدفن بن چکا ہوتا۔ ہمیں واقعی اس طرح یہاں اکٹھے نہیں ہونا چاہئے تھا۔..... عمران نے کہا۔

"لیکن صرف اکٹھے ہونے سے تو وہ ہمیں ٹریس نہیں کر سکتے۔ بہر حال اب کیا کرنا ہے۔ اس ہانٹ کو ٹریس کرنا ہے۔..... صفدر نے کہا۔

"ہانٹ کے بارے میں تو ڈریک نے خود بتا دیا ہے کہ وہ اسی ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو تین میں راشیل کے نام سے رہ رہا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح ڈریک کو ٹریس کر لیا جائے تو اس سے ہمیں لیبارٹری کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔ عمران نے کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے عمران صاحب۔..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسے۔ ہم میں سے کسی نے ڈریک کو نہیں دیکھا اور وہ لامحالہ اب یہاں سے واپس چلا جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

"ہانٹ کی اگر ڈریک سے پرانی دشمنی ہے تو لامحالہ ہانٹ ڈریک کے بارے میں جانتا ہو گا۔ ہم اسے ٹریس کر کے اس سے معلومات

سے آگے بڑھا جبکہ وہ آدمی نیچے گر کر اس قدر تیزی سے اٹھا تھا کہ اندر آتا ہوا تصویر بھی اس کی پھرتی دیکھ کر حیران رہ گیا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ ایک بار پھر آگے بڑھا اور اس نے پہلے کی طرح اپنا ہنجر اس کی آنکھوں پر مارا۔ وہ آدمی جس کی آنکھیں پہلے ہی آدمی بند تھیں۔ ایک بار پھر بند ہو گئیں اور وہ بالکل سی جھج مار کر جھجے ہٹا۔ اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ بے اختیار آنکھوں پر رکھ لئے تھے کہ عمران کا بازو اس بار نیم دائرے کی صورت میں گھوما اور کھنٹی پر پڑنے والی زور دار ضرب نے اس آدمی کو جھج کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ گو اس نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور وہ آدمی جھجٹا ہوا واپس گرا ہی تھا کہ دوسری طرف سے تصویر نے لات مار دی اور دوسری بھر پور لات کے بعد اس آدمی کا جسم یقیناً ڈھیل پڑ گیا۔ تصویر نے اندر آ کر اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا تھا۔

"دروازہ لاک کر دو تصویر۔ اب اسے باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کرنا ہوگی"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھک کر اس آدمی کو اٹھایا اور اندرونی کمرے میں موجود ایک کرسی پر بٹھا دیا جبکہ تصویر نے دروازہ لاک کیا اور پھر اس نے ایک دروازے کا پردہ اتارا اور پھر اسے پھاڑ کر سی کی طرح ہٹ کر اس نے عمران کی مدد سے اس رسی سے اس آدمی کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

دریے تیسری منزل پر پہنچ گئے جہاں کمرہ نمبر تین سو تین موجود تھا کمروں کے نمبر منزلوں کے لحاظ سے ہی رکھے گئے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ تین سو تین کمرہ تیسری منزل پر ہی ہو گا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا البتہ باہر راشیل پیکارڈ کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ ہونٹل سٹار کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے۔ عمران نے سائیڈ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ایک سخت سی آواز نیم پلیٹ کے نیچے لگے ہوئے ڈور فون سے سنائی دی۔

"ڈریک"..... عمران نے ڈریک کی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی بالکی سی آواز سنائی دی۔

"انتہائی ہوشیار رہنا۔ یہ انتہائی تیز آدمی ہے"..... عمران نے تصویر سے آہستہ سے کہا تو تصویر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ چند لمحوں بعد بھاری دروازہ کھلا تو سامنے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی عمران کا دایاں ہاتھ بالکی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے دروازہ کھولنے والا اوہ کہہ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ بالکی انداز میں اپنی آنکھوں پر پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کسی عقاب کی طرح اچھلا اور وہ آدمی جھجٹا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کے سینے پر سر کی زور دار ٹکرائی تھی اس کے گرتے ہی عمران بالکی کی سی تیزی

کون ہو تم..... اس نے انتہائی ٹھنڈے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے اعصاب واقعی فولادی تھے۔

تمہیں خود کچھ جانا چاہئے ہائٹ کے ڈریک کیسے تمہارے دروازے پر آ سکتا ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ تم علی عمران ہو۔ اوہ۔ واقعی مجھے کچھ جانا چاہئے تھا..... ہائٹ نے کہا تو اس کے عقب میں کھڑے ہوئے تنویر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اب کیسے کچھ گئے ہو..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ابھی تم نے خود ہی تو کھادیا ہے کہ ڈریک میرے دروازے پر آ نہیں سکتا اور ڈریک کی آواز کی ایسی نقل کہ میں بھی نہ پہچان سکا۔ اس دنیا میں ایک ہی شخص ایسا کر سکتا ہے اور وہ ہے علی عمران..... ہائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مجھے خوشی ہے ہائٹ کہ ابھی تمہاری ذہانت اور تمہاری تیزی اور پھرتی قائم ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری انگلیاں دسی کھولنے کے لئے حرکت کر رہی ہیں لیکن میرا ساتھی تمہارے عقب میں موجود ہے اور یہ میری طرح لحاظ کرنے والا نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں سیشل مینجسٹی نے اس لئے ہار کیا ہے کہ تم مجھے اور میرے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے لیبارٹری کو تحفظ دلا سکو۔ اس کے باوجود اگر تم مجھ سے صرف اتنا تعاون کرو کہ مجھے صرف اتنا بتا دو کہ لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے تو

منہی ہائٹ ہے..... تنویر نے کہا۔

ہاں اور یہ انتہائی تیز اور پھرتیلا آدمی ہے۔ اگر اسے سنہیلنے معمولی سا بھی موقع مل جاتا تو ہمارے لئے خاصی مشکل ہو جاتی اس لئے میں نے اچانک اس کی آنکھوں پر بجنہ مارا تھا تاکہ یہ فوری طور پر کچھ کرنے کے قابل نہ ہو سکے..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے بھی ہائٹ کی تیزی اور پھرتی کسی حد تک دیکھ لی تھی۔

تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ تنویر کیونکہ یہ بہر حال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اس لئے یہ کسی بھی لمحے آزاد ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گھوم کر ہائٹ کی کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ہائٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سلسلے بڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہائٹ نے کرہستے ہوئے آنکھیں کھولیں لیکن پھر اس نے بار بار آنکھیں جھپکنا شروع کر دیں۔ اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ یہ عمران کی اس ضرب کا نتیجہ تھا جو اس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ مار کر اسے پہنچائی تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تنویر در بعد جب ہائٹ سیٹ ہو گیا تو اس کی نظریں سلسلے میںٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔

میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اور پھر تم میری طرف سے مکمل آزاد ہو گئے کہ ہمارے خلاف جو ایکشن کر سکو کر لو..... عمران۔ کہا۔

”کیا تم وعدہ کرتے ہو“..... ہائٹ نے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ میں وعدے وغیرہ کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ میں جو کہتا ہوں وہ پورا بھی کرتا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں لیکن اس حالت میں نہیں کیونکہ اس طرح مجھے ہمیشہ یہی احساس رہے گا کہ میں نے تم سے وہ بک کر تمہیں سب کچھ بتایا ہے۔ تم مجھے رسی کھولنے کی اجازت دو۔ میرا وعدہ کہ جب تک تم یہاں اس ہوٹل میں موجود ہو میرا جہاز کے خلاف ایکشن نہیں لوں گا اور لیبارٹری کے بارے میں مجھے جو کچھ معلوم ہے وہ سب کچھ تفصیل سے میں تمہیں بتا دوں گا۔“ ہائٹ نے کہا۔

”تصور۔ اس کی رسیاں کھول دو۔ یہ شریف آدمی ہے۔ اپنا وعدہ پورا کرنے کا عادی ہے“..... عمران نے کہا تو تصور نے سر ہلاتے ہوئے عقب میں موجود گائڈ کو مخصوص انداز میں جھٹک دیا تو گائڈ کھل گئی اور ہائٹ نے تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”شکر یہ مسٹر تصور“..... ہائٹ نے مڑ کر تصور سے کہا اور پھر

عمران کی طرف مڑ گیا۔

”آؤ دوسرا ڈرائیونگ روم میں بیٹھتے ہیں“..... ہائٹ نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ سائیڈ پر موجود ایک کمرے میں داخل ہو لے جسے واقعی ڈرائیونگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

”تم شراب نہیں پیتے۔ کیا جہاز اساتھی بھی نہیں پیتا۔“ ہائٹ نے کہا۔

”نہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شراب نہیں پیتا اور ہمارے سامنے ابھی شراب نہیں جو گئے“..... عمران نے کہا تو ہائٹ نے اثبات یا سربلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ہائٹ کافی کمرے میں جتنے کا آؤ ڈروے کر رسیور رکھ دیا۔

”تمہیں کیسے میرے بارے میں معلوم ہوا ہے اور تم یہاں براہ راست میرے کمرے میں پہنچ گئے ہو“..... ہائٹ نے رسیور رکھ کر سنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے علم نجوم آتا ہے لیکن یہ علم نجوم ف انسانوں کی حد تک ہے لیبارٹریوں کی حد تک کام نہیں آتا“..... عمران نے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہر حال ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں“..... ہائٹ نے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا کال بیل بج اٹھی۔

”اوہ۔ دروازہ لاک ہے۔ میں کافی لے آتا ہوں“..... ہائٹ نے تے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کہیں یہ دھوکہ نہ کرے۔“..... تنویر نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں اس کی فطرت جانتا ہوں۔ تم اسے شرط بد معاش کہہ سکتے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا ضرورت تھی اس ڈراتے کی۔ اس سے ویسے معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں۔“..... تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ یہ مروتو سکتا ہے لیکن اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں بتا سکتا اور ہمیں لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہم خود اس سے نمٹ لیں گے۔“ عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اسی لمحے ہائٹ اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے ٹرے درمیانی میں رکھا اور پھر کافی کی تین سیالیاں بنا کر اس نے ایک سیالی عمران کے سامنے اور ایک سیالی تنویر کے سامنے اور تیسری سیالی اٹھا کر وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

”شکریہ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کافی سب کر شروع کر دی۔

”لیبارٹری جاگرن کے شمال مشرق میں ایک پہاڑی جس کو جونی پنسل کی نوک کی طرح ہے کے عقبی علاقے میں واقع ہے۔ اس علاقے کو اسٹریفیلڈ کہا جاتا ہے۔ یہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے اور اسے صرف پہاڑیاں ہیں اور کسی بھی جگہ کوئی چٹیک پوسٹ یا کوئی بگ گارڈ موجود نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس لیبارٹری کے چاروا

رف ایک ہزار گز کے علاقے میں انڈر گراؤنڈ ایسی تنصیبات موجود ہیں کہ ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں وہاں سے ایک ہزار گز دور وجود انسان کو جلا کر راکھ کر سکتی ہیں اور یہی حال اوپر فضا میں ہیلی ہڑیا جہاز کا بھی ہو سکتا ہے۔“..... کافی پینے کے ساتھ ساتھ ہائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن کوئی حد تو مقرر ہوگی۔ اس کی کوئی نشانی تو ہوگی کیونکہ اس بھول کر بھی تو ادھر جا سکتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہوگی لیکن مجھے نہیں معلوم۔ مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے وہ میں نے میں بتا دیا ہے۔ ویسے میں خود بھی وہاں نہیں گیا۔ مجھے یہی بتایا گیا کہ میرے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھ سے پہلے سپیشل نسی کا ڈریک یہاں لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کام کر رہا تھا۔“

”انے بھی قصبے میں ہی آفس بنایا ہوا تھا۔“..... ہائٹ نے کہا۔

”اس لیبارٹری کا انچارج کون ہے اور اس سے کس طرح رابطہ جا سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو ہائٹ خاموش رہا۔

”دیکھو ہائٹ۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے تمہیں معلوم کہ میں نے اپنا وقت ضائع کرنے کا عادی ہوں اور نہ کسی کام۔ یہ ات ہے کہ تمہیں یہ ناسک دیا گیا ہے کہ تم پاکیشیائی مہجنوں کا ن میں خاتمہ کر کے لیبارٹری کی حفاظت کرو لیکن تمہیں بھی م ہے اور سپیشل ایجنسی کے چیف کو بھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ل اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتے اور کسی بھی لمحے ایسا وقت آ

تم نے ڈاکٹر باب کا نام بتایا ہے لیکن یہ نام اسرائیلی نہیں ہے
 انگریزی نام ہے، جبکہ یہ لیبارٹری اسرائیلی ہے۔..... عمران نے کہا۔
 "مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو جو نام بتایا گیا ہے وہ یہی ہے اور میں
 نے اس سے فون پر بات بھی کی ہے۔..... ہائٹ نے کہا۔
 "اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری انگریزین ہے۔ اسرائیلی نہیں ہے
 لیکن اسے اسرائیلی مشہور کیا گیا ہے۔..... عمران نے کہا۔
 "اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔..... ہائٹ نے حیران ہو کر کہا۔
 "مہادیوں سے اس کے اغراجات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔" عمران
 نے جواب دیا تو ہائٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
 "اب تم فون پر یہ نمبر بلاؤ اور ڈاکٹر باب سے بات کرو۔ کوئی بھی
 ات کر لو۔ میں کنفرم ہونا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ہم چلے جائیں
 گے۔..... عمران نے کہا تو ہائٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
 سیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں
 بروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے وہی نمبر پریس کئے تھے جو اس نے
 ران کو بتائے تھے البتہ آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی
 پریس کر دیا تھا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر
 سی نے سیور اٹھایا۔
 "ہیں۔..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
 "فی ایس تھری ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے بات
 آئیں۔..... ہائٹ نے کہا۔

سکتا ہے کہ لیبارٹری کے انچارج سے رابطہ کرنا ضروری ہو سکتا
 اس لئے لامحالہ ہمیں اس کا نام اور رابطے کے بارے میں بھی
 گیا ہو گا اور ہمارے بارے میں اس انچارج کو بھی بریف کر دیا
 ہو گا اور تم نے بھی لامحالہ یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے اس انچارج
 سے ہی رابطہ کیا ہو گا اس لئے خاموش رہنے یا انکار کرنے کی ضرور
 نہیں ہے۔ ویسے ہمارے ذہن میں جو خدشہ موجود ہے وہ یہی ہے
 میں تمہاری آواز میں اور لہجے میں اس لیبارٹری انچارج سے بات
 کے معاملات کو اپنے حق میں کرا سکتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔
 "ہاں۔ اور اسی لئے میں خاموش ہو گیا تھا کہ میں وعدہ
 پیش کیا ہوں اور اب نہ بتاؤں تو وعدہ خلافی ہو گی اور اسی خدشہ
 تحت میں بتانا بھی نہیں چاہتا تھا۔..... ہائٹ نے طویل سانس
 ہوئے کہا۔
 "ہمارا یہ خدشہ غلط ہے ہائٹ۔ اسرائیل اپنی لیبارٹریوں
 انتہائی جدید ترین حفاظتی آلات نصب کرنے کا عادی ہے۔
 لامحالہ وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہو گا اس لئے وہاں کسی کے
 نقل کرنا اپنے آپ کو احمق بنانے کے مترادف ہے۔..... عمران
 کہتا تو ہائٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
 "اوہ ہاں۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔
 ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔..... ہائٹ نے مطمئن لہجے میں
 اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بھی بتا دیا اور انچارج کا نام بھی۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔“ ہانٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اوکے ہانٹ۔ تم نے واقعی اپنا وعدہ نبھایا ہے اس لئے ہم بھی بارہے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری طرح ہم بھی اسی ہوٹل میں ہائش پذیر ہیں اور تم نے کہا تھا کہ جب تک ہم اس ہوٹل میں ہیں گے تم ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرو گے۔“ عمران نے نصیحت ہوئے مسکرا کر کہا۔

”میں خود یہ ہوٹل چھوڑ دیتا ہوں۔“ ہانٹ نے بھی اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے ہانٹ۔ ہمیں خود بہر حال یہ ہوٹل چھوڑنا ہو گا کیونکہ دو تلواریں ایک نیام میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں س لئے گڈ بائی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”ایک منٹ عمران۔ صرف ایک منٹ۔“ ہانٹ نے کہا تو عمران دروازے کے قریب مڑ گیا۔

”صرف یہ بتا دو کہ تمہیں میرے بارے میں کس نے بتایا ہے علائکہ میں یہاں دوسرے نام سے رہائش پذیر ہوں۔“ ہانٹ نے کہا۔

”تم اپنے اصل بھرے میں ہو۔ صرف نام بدل لینے سے کیا ہوتا ہے اور بہر حال تم خاصے مشہور مہجنت رہے ہو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ یہاں کوئی ڈاکٹر باب نہیں ہے۔“ دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا لیکن ہانٹ نے اس طرح رسیور اٹھائے رکھا جیسے دوسری طرف سے رسیور کر بیٹل رکھے جانے کی بجائے علیحدہ رکھا گیا ہو اور پھر چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور دوبارہ اٹھایا گیا۔

”ٹی ایس تھری ہانٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے بات کرائیں۔“ اس بار ہانٹ نے دوبارہ کہا۔

”ہیں۔ ہونڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو۔ ڈاکٹر باب بول رہا ہوں مسٹر ہانٹ۔ اب آپ نے کیو کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔“ دوسری طرف سے بولنے والے پوجہ قدرے ناخوشگوار سا تھا۔

”میں نے آپ کو اطلاع دینی تھی کہ ڈریک اور اس کا گرو، واپس جا چکا ہے جبکہ پاکیشیائی مہجنت بھی یہاں جاگرن میں پہنچے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈریک کے میک اپ میں لیبارٹری جائیں۔ آپ الرٹ رہیں۔“ ہانٹ نے کہا۔

”اوہ۔ آپ کو دراصل لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کا علم نہیں مسٹر ہانٹ اور حکومت خواہ مخواہ چند لوگوں سے خوفزدہ ہے۔ یہاں ہماری مخصوص حدود ہے چاہے الیکٹریسیا کا صدر ہی کیوں نہ ا حدود میں داخل ہو جائے خود بخود جل کر راکھ میں تبدیل ہو جا گا۔“ ڈاکٹر باب نے کہا۔

وازے سے باہر آگیا۔ اس کے پیچھے تھوڑا تھوڑا در بعد وہ
 بس اپنے کمرے میں پہنچ گئے جہاں اس کے ساتھی ابھی تک موجود
 کیا ہوا..... صفدر نے پوچھا اور عمران نے انہیں ساری
 میل بتادی۔
 کیا ضرورت تھی اسے زندہ چھوڑنے کی..... جو یا نے منہ
 اتے ہوئے کہا۔

”میں عمران کی وجہ سے خاموش رہا ورنہ میں اسے گولی مار دیتا۔“
 دیر نے جو یا کی بات سنتے ہی اس کی حمایت کر دی۔
 ”عمران صاحب۔ کیا ہائٹ کے ذریعے آپ لیبارٹری کو تباہ کر
 لیں گے..... اچانک کمپین شکیل نے کہا تو سب بے اختیار
 ہنک پڑے جبکہ عمران مسکرا دیا۔

”تو تم اس بات پر سوچتے رہے ہو کہ میں نے ہائٹ کو زندہ
 یوں چھوڑا ہے اور تمہارے ذہن نے یہ تو جیسہ کی ہے کہ میں نے
 سے اس لئے زندہ چھوڑا ہے کہ میں اس کے ذریعے لیبارٹری تباہ کر
 سکتا ہوں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور کیا سوچا جاسکتا ہے عمران صاحب۔ کیونکہ آپ جو کچھ کرتے
 ہیں اس کے پیچھے بہر حال کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے چاہے وہ کسی
 کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے..... کمپین شکیل نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ اس دور دراز کے جھوڑے
 سے قصبے میں کون مجھے جانتا ہو گا۔ بہر حال آخری بات میں کر دوا
 کہ میں نے یہ مشن لے لیا ہے اور میں اپنے مشن سے پیچھے نہیں
 کرتا۔ تم لوگوں نے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی غرض
 سے مجھے زندہ چھوڑا ہے لیکن بہر حال میرا مشن ہی تمہارا خاتمہ ہے
 لئے اگر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کچھ ہو جائے تو امید ہے
 تم مجھے معاف کر دو گے..... ہائٹ نے کہا۔

”تم اس لئے یہ باتیں کر رہے ہو مسٹر کہ عمران نے تمہیں
 چھوڑ دیا ہے لیکن یہ کام عمران کرتا ہے۔ اس کے ساتھی نہیں
 کرتے اس لئے اب تمہارے سانس گئے جا چکے ہیں..... عمران۔
 جواب دینے سے پہلے تئویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو ہائٹ۔
 اختیار ہنس پڑا۔

”آپ کا غصہ بجا ہے مسٹر تئویر۔ لیکن میری بات عمران سے
 رہی تھی اور عمران بہر حال جانتا ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔“ ہائٹ
 نے کہا۔

”ہماری مقامی زبان میں ایک محاورہ ہے ہاتھ لگن کو آرسی کا
 مطلب ہے کہ جب لگن ہاتھ میں بہن لیا جائے تو پھر اسے آئینے
 دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ویسے ہی نظر آ جاتا ہے اس لئے
 محاطے میں لگنے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہو گا تمہیں بھی نظر آ جا
 گا اور ہمیں بھی۔ آؤ تئویر..... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بیر

”تم سب لپٹے لپٹے کمرؤں میں جاؤ اور پھر وہاں سے اپنی مرضی کا ایک اپ کر کے جہاں سے اس انداز میں باہر جاؤ کہ ہانٹ اور اس کے گروپ کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ تم نے جاگرن قصبے کے شمال مشرق میں واقع سیاحوں کے لئے ایک کلب او سیٹا میں پہنچنا ہے۔ یہاں بھی وہاں آ جاؤں گا اور پھر آگے بات ہوگی۔.....“ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جو لیا کے الفاظ سے اس کا موڈ واقعی بری طرح آف ہو گیا تھا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا سفید جگ کا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

ولنگٹن سے چیف پولیس کشمیر آفس سے بول رہا ہوں۔ انسپکٹر
برانن..... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

”یس سر۔ فرمائیے“..... آپریٹر کی اہتائی حیرت بھری آواز سنائی

• ایک نمبر نوٹ کیجئے۔ چند ماہرین کا خیال ہے کہ یہ نمبر سیٹلائٹ کا ہے لیکن دوسرے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سیٹلائٹ کا نمبر نہیں ہے بلکہ سپیشل وارنٹس ایکس چینج کا نمبر ہے اور یہ نمبر

”میں نے واقعی ہائٹ کو ایک خاص مقصد کے لئے زندہ ہے لیکن یہ وہ مقصد نہیں ہے جو تم نے سوچا ہے۔ میں نے اس سے زندہ چھوڑا ہے کہ اس کے ساتھیوں میں ایک خوبصورت ایکریٹری لڑکی ڈیڑی بھی ہے۔ اگر ہائٹ کو ہلاک کر دیا جاتا تو وہ واپس چلی جاتی اور پورا قصبہ ویران ہو جاتا.....“ عمران نے سوائے تنہا اور جو یا کے سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم ڈیڑی کو سامنے بٹھا کر اس کی پوجا شروع کر دو“.....

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مس جو یانا فز وائر۔ آستدہ اس قسم کے الفاظ سوچ سمجھ کر سے نکالا کرو۔ مسلمان کسی کی پوجا نہیں کیا کرتے اور میں محابھی ایسے الفاظ اپنی نسبت سننا نہیں چاہتا۔“..... عمران نے یابہتائی سنجیدہ اور اہتائی سر دلجے میں کہا۔

”ہا۔ ہا۔ میرا مطلب تو صرف۔“..... جو یانا عمران کے دلجے سے گھبرا گئی تھی۔

آئندہ محاط رہنا۔ بہر حال اٹھو۔ ہم نے لیبارٹری کے بارے
معلومات حاصل کر لی ہیں اور ہمارا ڈاکٹر لیبارٹری ہے۔ ہائیں
اس کا گروپ نہیں ہے..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ج
سمیت سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ جو لیا کا چہرہ سنا ہوا تھا جبکہ تصویر
دوسرے ساتھی ہونٹ بھیجنے خاموش تھے۔ پورا ماحول ہی تبدیل
گیا تھا۔

کر دیا۔ اس کا قلم خاصی تیز رفتاری سے چل رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد کاغذ مختلف ہندسوں سے پر ہو گیا۔ سب سے آخر میں ہندسوں کی ایک قطار اب نظر آرہی تھی۔ عمران نے چند لمحوں تک ان ہندسوں کو غور سے دیکھا اور پھر قلم سے ان کے نیچے لکیر لگا دی۔ پھر وہ اٹھا اور اس نے الماری میں سے ایک نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر اس نے اس پر لکیریں لگانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک جگہ دائرہ سا بنایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ دائرے میں موجود علاقے کا نام راسٹر فیلڈ ہی تھا اور یہ وہی نام تھا جو ہائٹ نے بتایا تھا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہائٹ نے سچ بولا ہے۔“ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پرپریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا سفید رنگ کا بٹن جھپٹے ہی پر لیڈ تھا اس لئے اسے دوبارہ پرپریس کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

”ییس۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ٹی امیں تھری ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے بات کرائیں۔“ عمران نے ہائٹ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”سوئی۔ یہاں کوئی ڈاکٹر باب نہیں ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے

بہر حال جاگرن میں ہی نصب ہے اس لئے آپ کنفرم کیجئے کہ یہ نمبر ہے لیکن یہ بتانے کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے کہ ازناپ سیکرٹ۔“ عمران نے کہا۔

”ییس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر۔ آپ نمبر بتائیے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے وہ نمبر بتا دیا جس نمبر پر ڈاکٹر باب بات ہوئی تھی۔

”میں معلوم کرتی ہوں سر۔ آپ ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔“ تھوڑی دیر بعد آپریٹر کی سنائی دی۔

”ییس۔“ عمران نے کہا۔

”سر۔ میں نے چیکنگ کی ہے۔ یہ نمبر دائر لیس آپریٹڈ ہے دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ نے اس سلا میں زبان نہیں کھولنی۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ اس نے میز پر موجود ہوٹل کی طرف سے رکھے ہوئے سفید کاغذ کے پیٹ کو اپنی طرف کھسکایا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے کاغذ تیزی سے ہند سے لکھنے اور انہیں ضرب تقسیم اور جمع نفی کرنا شر

کی آواز سنائی دی لیکن عمران رسیور اٹھائے خاموش بیٹھا رہا۔
لہجوں بعد رسیور دوبارہ اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

”ٹی ایس تحریر ہائٹ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر باب سے با
کرائمیں.....“ عمران نے ایک بار پھر ہائٹ کی آواز اور لہجے میں با
کرتے ہوئے کہا۔

”میں۔ ہولڈ کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو۔ ڈاکٹر باب بول رہا ہوں مسٹر ہائٹ۔ یہ کیا تماشہ
آپ بار بار مجھے کیوں ڈسٹرب کر رہے ہیں.....“ اس بار دوسرے
طرف سے ڈاکٹر باب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری سر۔ آپ کی لیبارٹری اس وقت شدید خطرات سے دو
ہے اور سپیشل ایجنسی نے مجھے لیبارٹری بچانے کے لئے ہائر کیا ہے
پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ چکے ہیں اور آپ ڈسٹرب ہونے پر ناراض
ہو رہے ہیں.....“ عمران نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

”میں نے آپ کو پہلے بھی کئی بار بتایا ہے اور اب پھر بتا رہا ہوں
کہ ہماری لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ دنیا کی کو
طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی اس لئے آپ بے فکر رہیں اور
ڈسٹرب نہ کریں۔“ ڈاکٹر باب نے تپنے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔
”ڈاکٹر باب۔ آپ صرف سائٹس دان ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں
کے لیڈر علی عمران نے بھی سائٹس میں ڈاکٹر بیٹ کی ہوئی ہے اس
لئے وہ سائٹس دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایجنٹ کے لحاظ سے تربیت

یافتہ بھی ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ اس نے
نجانے کس طرح یہ معلوم کر لیا ہے کہ آپ کی لیبارٹری کے تمام
حفاظتی انتظامات جس ماسٹر کمپیوٹر سے لنکڈ ہیں وہ یوسٹ ہیٹ
یونٹ ایون ماسٹر کمپیوٹر ہے اور اب اس کی کوشش ہے کہ اسے
آف کر دے۔ اس نے اس کو آف کرنے کے لئے ولنگٹن سے خصوصی
مشینری منگوائی ہے۔ مجھے اس کا علم اس طرح ہوا ہے کہ جس فرم
نے اس نے مشینری منگوائی ہے اس فرم کا چیف میرا دوست ہے اور
میں نے اسے یہاں سے فون کیا تو اس نے بتایا کہ جاگرن قبضے میں
کسی ایشیائی نے یہ مشینری طلب کی ہے۔ میں نے جب اس سے اس
مشینری کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ یہ مشینری یوسٹ ہیٹ
یونٹ ایون ماسٹر کمپیوٹر کو آف کرنے کے کام آتی ہے۔ عمران نے
اسٹ کے لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”وہ عمران سائٹس دان اور ایجنٹ ہونے کے باوجود احمق ہے۔
لفظی احمق۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ یوسٹ ہیٹ یونٹ ایون
لیبارٹریوں کے حفاظتی نظام کے لئے کارآمد ہی نہیں ہوتا ہے۔ سیٹ تو
مشینری کنٹرول کرنے کے کام آتا ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔
ایسا احمق آدمی لیبارٹری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا..... دوسری طرف سے
اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ
بھیرنا شروع کر دیا۔

”وہ احمق نہیں ہے ڈاکٹر باب۔ اللہ وہ دوسروں کو احمق بنانے

ہنسی ہوئی روی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے قلم نکالا اور ایک بار پھر کاغذ پر ہند سے لکھنے شروع کر دیئے۔ کافی در تک وہ ہند سے لکھتا رہا۔ پھر اس نے سب سے آخر میں موجود ہندسوں کو کافی در تک خور سے دیکھا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور کاغذ پر موجود ہند سے پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر یکھت ایسی آواز آنا شروع ہو گئی جیسے گھنٹی وقفہ وقفہ سے بجنے کی بجائے مسلسل اور بغیر کسی وقفہ کے بج رہی ہو۔ کچھ در تک گھنٹی بجتی رہی پھر یکھت خاموشی طاری ہو گئی اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے وہی نمبر دوبارہ پریس کر دیئے جو اس نے پہلے پریس کئے تھے۔ نمبر پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے جلد لکھے خاموشی طاری رہی پھر ہلکا سا دھماکا سنائی دیا۔ ایسا دھماکا جیسے کوئی غبارہ پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تجسس کے تاثرات موجود تھے لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک بار پھر وہی کوڈ دہرائے جو ہائٹ کال کرنے کے لئے دوہراتا تھا۔
 "ڈاکٹر باب موجود نہیں ہیں۔ وہ ماسٹر کمپیوٹر روم میں لگے ہیں"..... کوڈ مکمل ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

کے گرجہ بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ جو بات آپ نے کی ہے اتنی بات تو علم کچھ بھی ہے حالانکہ میں سائنس دان نہیں ہوں لیکن میں۔
 بھی اپنی سروس کے دوران روسیہ اور شوگر ان مکی بے شہر لیبارٹریاں تباہ کی ہیں۔ اس کمپیوٹر کو اگر آلون ڈائریکٹ ریج۔ ایڈجسٹ کر دیا جائے تو یہ حفاظتی انتظامات کے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہوتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے اور اگر آپ اس بارے میں جانتے ہیں تو آپ کی تسلی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ اس لیبارٹری دنیا کا سب سے طاقتور اور جدید ترین ماسٹر کمپیوٹر بی ایل سی۔ ڈاٹری میٹرز ڈارک سسٹم استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ اس بارے میں اگر نہ جانتے ہوں تو انکری میا کے کسی ماہر سے پوچھ لیں۔ آپ کو ج اس بارے میں تفصیل بتائی جائے گی تو آپ کو خود ہی اطمینان جائے گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے جناب۔ آئی ایم سوری۔ اب میں ملے ہوں"..... عمران نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور اس کے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔

"آج لطف آیا اپنے آپ کو احق سننے کا"..... عمران مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر موجود ہندسوں سے بھرا ہوا کاغذ بھا اس نے اسے تہہ کر کے پرزوں میں تبدیل کیا اور پھر میز کے

”اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات.....“ عمران نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے شدید پریشانی لاحق ہو گئی ہو۔

”پریشانی کی کوئی بات نہیں بتاؤ۔ کمپیوٹر میں اچانک کوئی گڑبڑ ہو گئی تھی جسے ٹھیک کر دیا گیا ہے ورنہ تو آپ سے فون پر بات ہی نہ ہو سکتی۔ اب بہر حال کمپیوٹر ٹھیک ہو گیا ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں پھر بات کر لوں گا.....“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب فاتحانہ جھک اُبھر آئی تھی کیونکہ اس نے لیبارٹری کے اس ماسٹر کمپیوٹر کو وقتی طور پر آف کر دینے کا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا۔ گو اس ٹائپ کا ماسٹر کمپیوٹر اپنے آپ کو خود ٹھیک بھی کر لیتا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ کتنا وقت اسے چاہئے تھا بہر حال مل جائے گا لیکن اب مسئلہ تھا ہائٹ کا۔ اسے معلوم تھا کہ ہائٹ نے اب لیبارٹری کے ارد گرد خفیہ طور پر پکٹنگ کر ادینی ہے۔ اب اس نے عمران کو جاگرن قصبے میں تلاش نہیں کرنا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بہر حال لیبارٹری پر ہی پہنچیں گے۔ عمران کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے اس انداز میں سر جھٹکا جیسے وہ مزید نہ سوچنے کا فیصلہ کر چکا ہو۔ وہ اٹھا اور بائہ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ نیا میک اپ کر کے اور لباس بدل کر وہ جہاں سے نکل کر اوسیشا کلب پہنچے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ہائٹ بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ کمرے میں داخل ہونے والا ایک نوجوان تھا۔

”کیا رہا سنوارٹ.....“ ہائٹ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ ”وہ سب کروں سے غائب ہو چکے ہیں باس اور ہوٹل والے بھی لاعلم ہیں۔ ان کا سامان بھی کمروں میں موجود نہیں ہے۔ سنوارٹ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کئے ہیں بلکہ لباس بھی تبدیل کر کے اور علیحدہ علیحدہ ہو کر نکلے ہیں۔“ بہر حال انہوں نے لیبارٹری پہنچنا ہے.....“ ہائٹ نے کہا۔ ”لیکن باس۔ انہیں لیبارٹری کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔ وہ تو انڈر

لیبارٹری پر تو ایٹم بم بھی اڑ نہیں کر سکتا اور ان کے پاس تو عام اسلحہ ہی ہوگا..... سنوارٹ نے کہا۔

”جہاڑی بات درست ہے لیکن یہ بات عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی معلوم ہے۔ اس کے باوجود وہ لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں تو لامحالہ انہوں نے لیبارٹری تباہ کرنے کا کوئی نہ کوئی پلان بنایا ہوگا..... ہائٹ نے کہا۔

”لیکن ایسا کوئی پلان ممکن ہی نہیں ہے باس..... سنوارٹ نے کہا۔

”ہاں۔ بظاہر تو واقعی ممکن نہیں ہے لیکن سیکرٹ ایجنٹ وہی کہلاتے ہیں جو ناممکن کو ممکن بنالیں۔ میں نے خود ایسے کئی ناممکن کو ممکن بنایا ہوا ہے۔ اب ہمیں اس انداز میں سوچنا چاہئے کہ اگر اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا نارگٹ ہمارے پاس ہوتا اور ہمارے پاس عام اسلحہ ہوتا اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اس قسم کے ہوتے تو ہم کیا پلان بناتے..... ہائٹ نے کہا تو سنوارٹ بے اختیار چونک پڑا۔

”لیس باس۔ پھر تو واقعی کوئی نہ کوئی پلان بنانا ہی پڑتا۔ سنوارٹ نے کہا تو ہائٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

”اسی انداز میں عمران پلان سوچے گا۔ اب سوچو کہ وہ کیا پلان بنا سکتا ہے۔ سب حالات و واقعات اور عمران کی ساتیس دان کھپڑی کو ذہن میں رکھ کر سوچو..... ہائٹ نے مسکراتے ہوئے

گراؤنڈ ہے..... سنوارٹ نے کہا۔

”انہیں علم ہے کہ لیبارٹری رائسرفیلڈ کے علاقے میں ہے۔ عمران جس کا نام ہے اس سے ایسی لیبارٹریاں چھپی نہیں رہ سکتیں۔ وہ ہوا کو سونگھ کر بتا دیتا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ ہائٹ نے کہا۔ ظاہر ہے وہ سنوارٹ کو یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ اس نے خود عمران کو لیبارٹری کے بارے میں بتایا ہے۔

”تو پھر باس۔ اب کیا حکم ہے..... سنوارٹ نے کہا۔

”ہم نے انہیں اب قصبے میں تلاش نہیں کرنا۔ کبجے۔ عمران او پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی تیز رفتاری سے اپنے نارگٹ پر کا کرتے ہیں۔ اسے جیسے ہی نارگٹ کے بارے میں معلومات مل جائیں یہ لوگ قطعاً وقت ضائع نہیں کرتے اس لئے وہ لامحالہ جہاز سے نکل کر جس قدر جلد ہو سکے لیبارٹری ہی پہنچیں گے اس لئے۔ ہمیں ان کے خلاف جو کچھ بھی کرنا ہے لیبارٹری کے گرد ہی کر ہے۔ ہائٹ نے کہا۔

”لیکن باس۔ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات جو آپ نے بتا۔ ہیں ان کی موجودگی میں تو یہ لوگ کسی طرح بھی لیبارٹری داخل ہونا تو ایک ٹرف لیبارٹری کے قریب بھی نہیں پھسک سکتے جیسے ہی انہوں نے ریڈ لائن کر اس کی یہ پلک جھپکنے میں خود بخود کر راہک ہو جائیں گے اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری انڈر گرا ہے۔ فرض کیا یہ لوگ وہاں پہنچ بھی جائیں تو کیا کریں گے

بات کر سکتا ہے اور..... ہاٹ نے کہا۔ وہ اپنی بات ایک بار پھر چپا گیا تھا۔

”ایک منٹ باس۔ یہ انتہائی جدید ترین لیبارٹری ہے۔ وہاں لازماً وائس چیئنگ کمپیوٹر ہو گا۔ پھر عمران ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ سنوارٹ نے کہا۔

”ہاں۔ لازماً ہو گا لیکن اب دیکھو۔ میں بھی وہاں ڈاکٹر باب سے کئی بار بات کر چکا ہوں۔ میری آواز ظاہر ہے وہاں کمپیوٹر میں پہلے سے فیڈ نہیں ہو گی۔ ایسے ہی بہت سے لوگ ہوں گے جن کی آواز چیئنگ میموری میں فیڈ نہیں ہو گی اور اگر عمران نے ایسی آواز کی نقل کی تو واقعی چیئنگ کمپیوٹر اسے چیک نہ کر سکے گا۔“ ہاٹ نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے پھر..... سنوارٹ نے کہا۔
”عمران بے حد ذہین آدمی ہے۔ وہ لازماً ڈاکٹر باب کو ٹھکر دے کر ایسا انتقام کر سکتا ہے کہ حفاظتی انتظامات آف کرا دے۔ وہ ماسٹر کمپیوٹر میں ڈاکٹر باب کے ذریعے ایسی گزیرا کر سکتا ہے کہ حفاظتی انتظامات آف ہو جائیں۔“ ہاٹ نے کہا۔

”نہیں باس۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔“ سنوارٹ نے کہا۔
”ایسی ہی باتوں کو جو ناممکن ہوں عمران ممکن بنالیا کرتا ہے۔“ ہاٹ نے کہا۔

”چلیں میں نے تسلیم کیا کہ ایسا ہو گا۔ اب لیبارٹری کا خفیہ

کہا تو سنوارٹ نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے۔ اس کی پیشانی ہاتھنیں سی اچھر آئی تھیں۔ سنوارٹ واقعی سوچ رہا تھا جبکہ ہاٹ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”سوری باس۔ فوری طور پر تو میرے ذہن میں کوئی پلان نہیں رہا۔“ کچھ در بعد سنوارٹ نے کہا۔

”حالات ہی ایسے ہیں حالانکہ تم بھی بلیک ہینسی کے خاصے معروف اور ذہین لیجنٹ ہو لیکن موجودہ حالات واقعی عام حالات سے ہٹ کر ہیں۔ بہر حال میں نے ایک پلان سوچا ہے۔ وہ میں تمہیں دیتا ہوں پھر اس پر کھل کر ڈسک کر لیں گے۔“ ہاٹ نے کہا۔
”میں باس۔“ سنوارٹ نے کہا۔

”جب تک لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات آف نہ کئے جائیں تب تک لیبارٹری میں داخل نہیں ہوا جا سکتا اور جب تک لیبارٹری میں داخل نہ ہوا جائے تب تک لیبارٹری کو تباہ نہیں کیا جا سکتا ٹھیک۔“ ہاٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ سنوارٹ نے جواب دیا۔
”اب اصل بات یہ ہے کہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کیسے آف کئے جائیں۔ جہاں تک مجھے اطلاعات ملی ہیں عمران کو لیبارٹری خصوصی فون نمبر بھی معلوم ہے اور ڈاکٹر باب کے بارے میں بھی معلوم ہے۔ وہ وہاں ڈریک یا سپیشل ہینسی کے چیف جیفرے ویلفس سیکرٹری یا کسی بھی اعلیٰ آفیسر کی آواز میں ڈاکٹر باب سے

سے پال پوائنٹ نکال کر باقاعدہ نقشے پر نشانات لگاتے ہوئے کہا۔
 "ییس باس"..... سٹوارٹ نے کہا۔

"تم نے یہ سارا علاقہ چیک کیا ہوا ہے اس لئے تم میری بات
 آسانی سے سمجھ لو گے۔ اب ہم نے ایسی جگہوں پر چکنگ کرنی ہے کہ
 عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرف سے آئیں ہم انہیں نہ صرف
 چیک کر سکیں بلکہ انہیں ہلاک بھی کر سکیں اور سب سے اہم بات
 یہ کہ وہ لوگ ہمیں چیک بھی نہ کر سکیں"..... سٹوارٹ نے کہا۔
 "باس۔ ہمیں یہاں کسی جگہ بہر حال چکنگ سپاٹ بنانا ہو گا
 تاکہ ہم دن کو دور پنوں سے اور رات کو نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد
 سے چاروں طرف چکنگ کر سکیں"..... سٹوارٹ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جہاں پہاڑیاں بالکل سپاٹ اور سیدھی ہیں اور ان کی
 نوکیں پنسل کی نوک جیسی ہیں اس لئے اونچائی پر کوئی چکنگ
 سپاٹ بنایا ہی نہیں جا سکتا اور گہرائی میں چکنگ سپاٹ بنانے کا
 کوئی فائدہ نہیں ہے"..... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے بے اختیار
 ایک طویل سانس لیا۔

"تو پھر باس کیا کیا جائے"..... سٹوارٹ نے کہا۔

"راسٹر فیلڈ سے ملحد لارڈ فیلڈ ایسا علاقہ ہے جہاں درخت بھی
 موجود ہیں اور وہاں سیاحوں کے لئے خصوصی انتظامات بھی ہیں۔ اگر
 ہم ایسا کوئی درخت تلاش کر لیں جو راسٹر فیلڈ سے ملحد ہو اور اتنا بلند
 ہو کہ اس پر سے ہر طرف چکنگ کی جاسکے تو کسی کو اس کا خیال

راستہ تو نہیں کھل سکتا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی اندر کیسے
 جائیں گے"..... سٹوارٹ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ پوائنٹ سوچنے کا ہے۔ چلو فرض کر لیں کہ وہ اس
 بارے میں معلومات بھی حاصل کر لیتا ہے اور اس کے پاس ایہ
 اسلحہ بھی ہے کہ وہ گیٹ کھول لیتا ہے۔ پھر"..... ہائٹ نے کہا۔
 "پھر تو واقعی لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہے"..... سٹوارٹ نے ایک
 طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے اس پلان کو فیل کرنا ہے اور عمران اور اس کے
 ساتھیوں کو ہلاک بھی کرنا ہے۔ اب یہ سوچو کہ ہمیں کیا کرنا
 چاہئے"..... ہائٹ نے کہا۔

"باس بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس پہاڑی کے گرد چکنگ کریں اور
 عمران اور اس کے ساتھی چاہے حفاظتی انتظامات آف کیوں نہ کر لیں
 انہیں باہر ہی شکار کر لیا جائے"..... سٹوارٹ نے کہا۔
 "اس علاقے کا تفصیلی نقشہ لے آئے ہو۔ میں نے تمہیں کہا
 تھا"..... ہائٹ نے کہا۔

"ییس باس۔ لے آیا ہوں"..... سٹوارٹ نے کہا اور جیب سے
 ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے کھولا اور کرسیوں کے درمیان
 موجود میز پر رکھ دیا۔

"یہ دیکھئے۔ یہ ہے راسٹر فیلڈ اور جہاں ہے لیبارٹری اور جہاں
 تک اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ہیں"..... ہائٹ نے جیب

”اوکے۔ آؤ اب چل کر اس کا انتظام کریں۔“ ہانٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ایک اور بات پاس۔“ اچانک سنوارٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آیا ہو۔

”ہاں۔ بولو کیا بات ہے۔ کھل کر بات کرو۔“ ہانٹ نے کہا۔

”اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوئی اور پلاننگ کر لی کہ جسے ہم چیک ہی نہ کر سکے تو پھر تو ہم وہاں بیٹھے انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے اس لئے کیوں نہ ہم دو گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ انہیں جہاں جاگرن میں تلاش کرے اور دوسرا وہاں لیبارٹری پر کام کرے۔“ سنوارٹ نے کہا۔

”جب میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اسے راسٹر فیلڈ کے بارے میں معلوم ہے تو پھر لامحالہ عمران بغیر کوئی وقت ضائع کئے وہاں پہنچ جانے گا اس لئے اس کو قصبہ جاگرن میں تلاش کرنا وقت ضائع کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“ ہانٹ نے کہا۔

”لیکن پاس۔ راسٹر فیلڈ تو کافی وسیع علاقہ ہے اور لیبارٹری تو محدود جگہ پر ہے اور خاص طور پر لیبارٹری کو باہر سے کیسے ٹریس کیا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہماری وہاں موجودگی کی کسی طرح اطلاع عمران تک پہنچ گئی تو پھر وہ ہماری وجہ سے لیبارٹری کے خاص علاقے کو آسانی سے ٹریس کر لے گا۔“ سنوارٹ نے کہا۔

تک نہ آئے گا جبکہ ہمارے ساتھی وہاں کسی کرکیم میں چھپے ہو۔ موجود ہوں گے اور پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی کسی جم طرف سے کسی بھی انداز میں آئیں گے تو اچانک ان پر میزائل فائر کے ان کا یقینی خاتمہ کر سکتے ہیں۔“ ہانٹ نے کہا تو سنوارٹ نے اثبات میں سر ملادیا۔

”لیکن پاس۔ بہر حال اس اطلاع کے لئے ہمیں ٹرانسمیٹر استعمال کرنا ہو گا اور لیبارٹری کے اندر موجود طاقتور آلات اس کال کو کچھ آ لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں دشمن سمجھ کر کسی حربے سے ۱۱ دیں۔ پھر۔“ سنوارٹ نے کہا

”ہاں۔ تم نے اچھا پوائنٹ سوچا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ایکس ایل ٹی ٹرانسمیٹر استعمال کرنا ہو گا۔ اس کا سیٹ میرے پاس ہے، اسے کسی صورت کہیں سے بھی چیک نہیں کیا جاسکتا۔“ ہانٹ نے کہا۔

”لیس پاس۔ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ چیکنگ ہمیں کب تک کرنی ہوگی۔“ سنوارٹ نے کہا۔

”جب تک عمران اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہو جاتے، شفٹوں میں درخت پر ڈیوٹی دیں گے اور وہاں جہازوں میں ہمارے گروپ کے پاس اسلحے کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کی اشیاء کے ڈبے اور پانی کی بوتلیں بھی موجود ہوں گی۔“ ہانٹ نے کہا تو سنوارٹ نے اثبات میں سر ملادیا۔

”جہاری بات درست ہے لیکن ہم بھی لیبارٹری سے باہر موجود ہوں گے اور اگر وہ ہماری وجہ سے وہاں آیا تو تب پھر ہمارا مشن خود بخود پورا ہو جائے گا۔ ہمارا مشن ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہی تو ہے۔“..... ہائٹ نے کہا تو سٹوارٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے ہاں۔ اب میں مطمئن ہوں۔“..... سٹوارٹ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ہائٹ مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں ہی بیردنی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

اوسٹن کلب کا ہال تقریباً آدھے سے زیادہ خالی تھا۔ وہاں مقامی افراد تو کم تھے البتہ مختلف ممالک کے سیاحوں کی تعداد زیادہ نظر آ رہی تھی۔ صالحہ جولیا، تنور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ایکری میک اپ میں ایک کونے میں موجود تھے۔ ان سب کے سامنے ہائٹ کافی کے برتن رکھے ہوئے تھے اور وہ سب آہستہ آہستہ کافی سپ کرنے میں مصروف تھے۔ ان سب نے اپنے اپنے طور پر میک اپ کیا تھا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے علیحدہ علیحدہ جہاں پہنچے تھے لیکن ظاہر ہے میک اپ کے باوجود وہ ایک دوسرے کو آسانی سے پہچان سکتے تھے۔ اس لیے وہ سب جہاں اکٹھے ہو گئے تھے اور اب انہیں عمران کے پہنچنے کا انتظار تھا۔

”عمران نہانے اپنے آپ کو کیا کھتا ہے۔ بعض اوقات تو میری دل چاہتا ہے کہ اسے اس کی اوقات بتا دوں۔“..... اچانک تنور نے

اس کا ایمان ایسا کچا بھی نہیں ہے کہ ایک لفظ سے ٹوٹ جائے
..... صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• عمران صاحب چونکہ اکثر شیطان اور اس کی ذریات کے خلاف
ام کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ ایسے الفاظ سے الربک رہتے ہیں اور
پ لوگ یقین نہیں کریں گے کہ ایسے الفاظ واقعی انہیں شدید
نقصان پہنچا سکتے ہیں..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

• کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم..... تنویر نے چونک کر
برت بھرے لہجے میں کہا۔

• میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے عمران صاحب نے ایک بار خود
یہ مثال دے کر بات سمجھائی تھی اور انہوں نے بتایا تھا کہ انہیں
مثال سید چراغ شاہ صاحب نے سمجھائی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ
ب آدمی زمین پر چل رہا ہوتا ہے جبکہ دوسرا آدمی ستنے ہوئے رے پر
ب رہا ہوتا ہے۔ چل دونوں ہی رہے ہوتے ہیں لیکن ظاہر ہے ستنے
ئے رے پر چلنے والے آدمی کو زمین پر چلنے والے آدمی سے کہیں
وہ عطاء رہنا پڑتا ہے۔ معمولی سی غفلت سے وہ نیچے گر سکتا ہے اور
ب بڑی چوٹ لگ سکتی ہے اور بقول ان کے جو لوگ شیطان اور
ب کی ذریات کے خلاف کام کرتے ہیں وہ عام آدمی نہیں رہ جاتے
وہ ستنے ہوئے رے پر چلنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور منہ
نکالا ہوا ایک غلط لفظ انہیں شدید ترین نقصان بھی پہنچا سکتا
..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

بڑوانے کے سے انداز میں کہا لیکن اس کے الفاظ واضح تھے اس لئے
سب نے آسانی سے سن لئے۔

• کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم..... جولیانے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

• میں جھاری وجہ سے ایسا کہہ رہا ہوں۔ اگر تم نے لفظ پوجا
محاورے کے طور پر استعمال کر ہی لیا تھا تو اس میں اسٹا غصے میں
آنے کی کیا بات تھی..... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• عمران صاحب بہت کم غصے میں آتے ہیں لیکن جب وہ غصے میں
آتے ہیں تو اتنی معمولی بات پر کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے..... اس
بار صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• وہ بعض اوقات خواہ خواہ غصہ دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ میں
نے گالی تو نہیں دے دی تھی اسے..... جولیانے بھی بگڑے ہوئے
لہجے میں کہا تو تنویر کے بھرے پر ہیگت چمک سی آگئی تھی۔

• عمران صاحب ایسے معاملات میں بے حد حساس واقع ہوئے
ہیں۔ وہ ایسے الفاظ بھی اپنے بارے میں پسند نہیں کرتے جن سے ان
کے ایمان پر کوئی معمولی سا بھی حرف آتا ہو۔ اب تم خود دیکھو۔ پوجا
کا لفظ خاص طور پر بتوں کے سامنے سر جھکانے کے لئے استعمال ہوتا
ہے اس لئے عمران صاحب پوجا کے لفظ کو محاورے میں بھی
برداشت نہیں کر سکے..... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

• مس جولیانے کب اس کے ایمان پر ضرب لگائی تھی اور اب

وجود تھا۔ کیپٹن ہشکیل کے اشارہ کرنے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہاں
کے اس کو نے کی طرف آگیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

”بڑی درگدای تم نے۔ کیا سو گئے تھے“..... جو یانے کہا۔

”جس کے نصیب سو گئے ہوں اس نے خود کیا سونا ہے۔“ عمران
نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیے۔

”بکواس مت کرو۔ سیدی جی طرح بات کا جواب دیا کرو۔“ جو یانے
نے اسے ڈالتے ہوئے کہا۔

”یس مس“..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کچھ اپنی
ثانی کو جواب دیتے ہیں تو عمران کے اس انداز پر سب بے اختیار
لکھلا کر ہنس پڑے حتیٰ کہ جو یانے بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

”عمران صاحب اب“..... صفدر نے بات شروع کی۔

”سوری جناب۔ میرا نام مائیکل ہے“..... عمران نے صفدر کی
ت کھلتے ہوئے کہا تو نہ صرف صفدر بلکہ باقی ساتھی بھی بے اختیار
لنگ پڑے۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں بھی“..... جو یانے حیرت
بے لہجے میں کہا۔

”آئی ایم سوری مسٹر مائیکل۔ واقعی مجھے ماحول کا خیال رکھنا
پڑتا تھا“..... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”اس لئے تو کہہ رہا تھا کہ جس کے نصیب ہی سو گئے ہوں وہ کیا
مکتا ہے۔ اب ہے اس قدر عام سی باتیں بھی بھول جائیں وہ بھلا

مثال تو واقعی دل کو لگتی ہے۔ بہر حال اچھا ہوا کہ تم نے
مثال دے کر مجھے سکھا دیا ہے۔ اب میں خود بھی اس بارے
معاظ رہوں گی“..... جو یانے کہا تو تنور نے ہونٹ بھیجھ لئے۔

”عمران صاحب نجائے کہاں رہ گئے ہیں۔ اب تک تو انہیں آج
چاہئے“..... صالح نے کہا۔

”ہائٹ کو تلاش کرتا پھر رہا ہو گا حالانکہ اس ہائٹ پر قابو پایا
تھا لیکن عمران خود ہی اسے زندہ چھوڑ کر آگیا۔ نجائے اسے کیا دلچ
ہے دشمنوں کو زندہ رکھنے کی“..... تنور نے کہا۔

”عمران کے ہر کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے تنور
بظاہر جو کام ہمیں احمقانہ نظر آتا ہے اس کے پیچھے باقاعدہ ایک سو
سکھا مقصد ہوتا ہے اس لئے اگر عمران نے ہائٹ کو زندہ چھوڑ دیا۔
تو لازماً اس کے پیچھے کوئی خاص مقصد ہو گا“..... صفدر نے کہا۔

”مقصد کیا ہونا ہے۔ بس یہی احساس کہ میں جب چاہوں اس
پر قابو پا سکتا ہوں حالانکہ بعض اوقات دشمنوں پر رحم کھانا اپنے ام
پر قلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے“..... تنور نے کہا اور پھر اس
پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کیپٹن ہشکیل نے گیٹ کی طرف دیکھ
ہوئے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تو وہ سب چونک کر گیٹ کی طرف دیکھ
لگے۔

”عمران صاحب ہیں“..... کیپٹن ہشکیل نے کہا تو سب
اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ گیٹ پر واقعی عمران نئے میک اپ

مجھے کچھ علم نہیں ہے۔..... عمران نے کہا۔

”تو آپ کو معلوم ہے کہ ہائٹ کس قسم کی کارروائی کرے گا تو

آپ نے کیا پلان بنایا ہے۔..... صفدر نے کہا۔

”پلان تو اس وقت بنایا جا سکتا ہے جب معلوم ہو کہ لیبارٹری

ہاں ہے۔ ہائٹ سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ لیبارٹری راسٹر

فیلڈ میں ہے لیکن راسٹر فیلڈ خاصا وسیع علاقہ ہے۔..... عمران نے

کہا۔

”اوہ۔ تو پھر یہ بات بھی ہائٹ سے معلوم ہو سکتی تھی۔“ صالحہ

بنے کہا۔

”اس کا رابطہ لیبارٹری سے صرف فون پر ہے۔ وہ خود کبھی

لیبارٹری نہیں گیا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے یقیناً اس سلسلے میں کام کیا ہو گا۔..... صفدر نے ایسے

تحتی لچے میں کہا جیسے اسے اپنی بات پر سو فیصد یقین ہو تو عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

”تو جہاں خیال ہے کہ میں نے علم نجوم سیکھ رکھا ہے کہ زائچہ

ہایا اور لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا۔..... عمران نے ہنستے

ہوئے کہا۔

”علم نجوم کے ماہرین آپ کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں مسٹر

انیکل۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے نہ صرف فون نمبر کے ذریعے اس

مطلقے کو مارک کر لیا ہو گا بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ آپ نے

خطبہ نکاح کیسے یاد کر سکتا ہے۔..... عمران نے کہا تو سب ایک

پھر ہنس پڑے۔

”تم نے پھر وہی بکواس شروع کر دی۔ اب بتاؤ کیا کرنا ہے۔

جو لیانے ایک بار پھر ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔ اس کا انداز بتا

تھا کہ اس بار غصہ مصنوعی ہے۔

”کرنا کیا ہے۔ خطبہ یاد کرنا ہے۔ ویسے اگر جہیں واقعی بھوا

جانے کی بیماری اس قدر شدید انداز میں لاق ہے تو پھر یہ کام کم

اور کے ذمے لگایا جا سکتا ہے۔ مسئلہ مسٹر مارشل۔..... عمران -

مارشل کا نام لیتے ہوئے تنور کی طرف دیکھا۔

”مسٹر مائیکل۔ آپ نے یقیناً حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں ک

نہ کچھ سوچا ہو گا۔..... تنور کے بولنے سے پہلے ہی کمپشن شکیل -

بات کرتے ہوئے کہا۔

”وہ تو میں نے سوچ لیا ہے مسٹر رابرٹ۔ لیکن اصل مسئلہ ہائٹ

اور اس کے گروپ کا ہے۔..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

”اسی لئے تو میں ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ اگر اس کا خاتمہ کر د

جاتا تو یہ مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا۔..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اب تو ہائٹ سامنے ہے اور ہائٹ کے بارے میں مجھے معلو

ہے کہ وہ کس قسم کی کارروائی کرنے کا عادی ہے لیکن ہائٹ کی

موت کے بعد اس کا گروپ کام کرتا اور اس گروپ کے بارے میں

حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں بھی کارروائی کر لی ہوگی۔“۔ صا
نے ایک بار پھر پہلے جیسے یقین سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہنری ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ تم نے
سارا کام نہ کیا ہو۔“..... جو یانے بھی صغیر کی بات کی تائید کر
ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں بھی یقین ہے مارشل۔“..... عمران نے تنویر کی طرا
دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ سو فیصد یقین ہے کیونکہ جہاز اذہن ایسے معاملات
بے حد تیز ہے۔“..... تنویر نے جواب دیا تو سب ساتھی بے انتہ
ہنس پڑے۔

”اور کن معاملات میں سست ہے۔“..... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔

”جن میں عقل استعمال ہوتی ہے۔“..... تنویر نے ترکی بہ تر
جواب دیا تو ہال کا وہ کونہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ تنویر

اس انداز کے جواب پر عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا۔
”مسٹر مائیکل۔ گلتا ہے آپ کو کسی آدمی یا کسی کی طرف

کال کا انتظار ہے۔“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔
”نہیں۔ مجھے رات ہونے کا انتظار ہے۔“..... عمران نے جواب

دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
”رات تو تقریباً ہو چکی ہے۔“..... جو یانے حیرت بھرے لہجے میں

”وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں درخت بھی نہیں ہیں اس لئے وہاں
ایسی گہری تاریکی نہیں ہوگی۔“..... عمران نے جواب دیا تو سب نے
بجبات میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران ویٹر نے عمران کے لئے بھی ہاٹ
انی کے برتن لگا دیئے تھے اور جو یانے ہاٹ کافی کی پیالی تیار کر کے
اس کے سامنے رکھ دی تھی اس لئے عمران باتیں کرنے کے ساتھ
ہاتھ ہاٹ کافی بھی سپ کرتا جا رہا تھا۔

”لیکن مسٹر مائیکل۔ ہمارے پاس وہ مخصوص اسلحہ تو موجود
ہیں ہے جس کی مدد سے ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں گے۔“۔ کیپٹن
شکیل نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ وہ مل جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر
ی طرح وہ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ہاٹ کافی کا ایک
دو مزید چلایا گیا اور پھر جب رات کافی گہری ہو گئی تو عمران اٹھ کھڑا
را۔

”چلو اس مشن کو مکمل کر ہی لیں۔“..... عمران نے کہا تو سارے
اتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر جوش و جذبے کے
ثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"اچھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ ریلکس ہوں گے کیونکہ بہر حال اطلاع تو ہمیں ٹرانسمیٹر پر ہی ملنی ہے"..... سنوارٹ نے دوسری چٹان کی اوٹ میں ایک ہتھر پریشانہ ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں کہ ہمیں اطلاع ملے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس لچانک بھی ہمارے سروں پر پہنچ سکتی ہے"..... ہائٹ نے کہا تو سنوارٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ کم از کم آپ مجھے مت ڈرایا کریں۔ وہ لوگ انسان ہیں کوئی جن بھوت تو نہیں ہیں۔ سلیمانی ٹوپیاں بچوں کی کہانیوں میں تو ملتی ہیں حقیقت میں نہیں"..... سنوارٹ نے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے چپکے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سسٹی کی آواز سنائی دی تو سنوارٹ اور ہائٹ دونوں چونک پڑے۔ ہائٹ نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بشن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ راسکر کالنگ۔ اور"..... رابطہ قائم ہونے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی اور راسکر کی آواز میں کال سن کر ہائٹ اور سنوارٹ دونوں کے چہروں کے عضلات بے اختیار کھنچے گئے کیونکہ راسکر ہی لارڈ فیلڈ کے آخر میں سب سے اونچے درخت پر موجود تھا اس لئے وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہمارے میں کوئی اطلاع دینے والا ہے۔

"لیس۔ ہائٹ انڈنگ یو۔ اور"..... ہائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

ہائٹ اور سنوارٹ اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ راسٹر فیلڈ کے مختلف حصوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ ہائٹ ایک چٹان کی اوٹ پر موجود تھا۔ اس کے پاس کھانے پینے کے سامان کے ڈبوں کے ساتھ شراب کی بوتلیں اور ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی رکھا ہوا تھا۔ وہ چٹان سے پشت لگائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اسے دائیں طرف ہلکا سا کھٹکا سنائی دیا تو اس کی کوبرے سانپ کی طرح بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے بائیں دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ سامنے سے سنوارٹ آتا دکھائی دے رہا تھا۔

"بچ گئے ہو سنوارٹ ورنہ میرے ہاتھوں مارے جاتے۔ جن چاہتے تھا کہ آواز دے دیجئے"..... سنوارٹ کے قریب پہنچنے پر ہائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہیں اندھیری رات میں بہاڑیوں پر جیپ ڈالنا اچھا لگتا ہو"..... ہائٹ نے جواب دیا تو سنوارٹ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے باس۔ میں تو خوش ہو گیا تھا کہ جلد انتظار ختم ہو رہا ہے جن جیپ کی ہیڈ لائٹس جلنے اور جیسٹر فیلڈ کی طرف جیپ کے رخ کا من کر میری ساری امیدوں پر اوس بڑ گئی ہے۔ نجانے اب ہمیں کب تک انتظار کرنا ہو گا"..... سنوارٹ نے کہا۔

"ہاں دیکھو۔ بہر حال کٹنا واڈی اور جیسٹر فیلڈ دونوں ہی ہمارے ایسے سے مختلف سائیزوں میں ہیں اس لئے ہمیں اس جیپ سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی"..... ہائٹ نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز ایک بار پھر سنائی دینے لگی اور ہائٹ نے تیزی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راسکر کالنگ۔ اوور"..... راسکر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہائٹ اسٹنگ یو۔ اوور"..... ہائٹ نے کہا۔

"باس۔ جیپ نے اپنا رخ تبدیل کر لیا ہے۔ وہ اب جیسٹر فیلڈ کی بجائے راسٹر فیلڈ کے مغرب کی طرف بڑھی چلی جا رہی ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ اور سنوارٹ دونوں ہنک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ مشکوک ہو سکتے ہیں۔

"باس۔ کٹنا واڈی میں ایک جیپ داخل ہوئی۔ سیاحوں کی جیپ ہے اور اس پر تھری ایس کمپنی کا مونو گرام بھی موجود ہے جیپ میں دو عورتیں اور چار مرد سوار ہیں اور یہ سب ایکٹوین ہیں اور یہ جاگرن قصبے کی طرف سے آنے والے رستے سے گزر کر کٹنا واڈی میں داخل ہوئے ہیں۔ اوور"..... دوسری طرف سے تفصیل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس جیپ کا رخ کس طرف ہے۔ اوور"..... ہائٹ نے پوچھا۔

"جیسٹر فیلڈ کی طرف باس۔ اوور"..... راسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا جیپ کی ہیڈ لائٹس آن ہیں۔ اوور"..... ہائٹ نے پوچھا۔

"یس باس۔ اوور"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو ہائٹ تو ایک طرف سنوارٹ کے چہرے کے عضلات بھی یکدم ڈھیلے گئے۔

"یہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی اسے نظروں میں رکھنا۔ اوور"..... ہائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہائٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو رات کے وقت جیسٹر فیلڈ جا رہے ہیں۔ وہاں ایسا تو کوئی سپاٹ نہیں ہے جس میں سیاحوں کو کوئی دلچسپی ہو"..... سنوارٹ نے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

”جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو وہاں سب کچھ ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا پڑے گا۔“ ہانٹ نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی پھر بج اٹھی تو ہانٹ ہلکا ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ روگر کالنگ۔ اور۔“..... روگر کی آواز سنائی دی۔
 ”یس۔ ہانٹ انڈنگ یو۔ اور۔“..... ہانٹ نے تیز لہجے میں کہا۔
 ”باس۔ جیپ میرے پوائنٹ سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر آگئی ہے۔ اس میں دو ایکریٹین عورتیں اور چار ایکریٹین مرد سوار تھے۔ یہ سب جیپ سے باہر آگئے ہیں۔ ان میں سے تین مردوں کی ہلت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لٹے ہوئے ہیں اور وہ میری مشرق کی سمت آگے بڑھ رہے ہیں۔ جیپ وہیں موجود ہے۔ اور۔“ روگر نے پورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”کیا ان کے ہاتھوں میں گنیں یا کوئی اسلحہ موجود ہے۔ اور۔“
 الٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”نوسر۔ وہ سب خالی ہاتھ ہیں البتہ ایک آدمی کے ہاتھ میں ایک پتھر رنگ کا چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول مٹا آٹھ موجود ہے۔ اور۔“ روگر نے کہا۔

”تمہارے پوائنٹ پر کتنے آدمی موجود ہیں۔ اور۔“..... ہانٹ نے اجھا۔

”مجھ سمیت تین ہیں باس۔ اور۔“..... روگر نے جواب دیا۔

اور۔“..... ہانٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ لیکن پہاڑیوں کی وجہ سے اب جیپ مجھے نظر آن ہو گئی ہے البتہ آپ اسے پہاڑیوں سے چپک کر سکتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم اسے چپک کر لیں گے۔ تم اپنی چیکنگ جا رکھو۔ اور اینڈ آل۔“..... ہانٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے نے تیزی سے اس پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ہانٹ کالنگ۔ اور۔“..... ہانٹ نے بار بار کال دہرائی۔

”یس باس۔ روگر انڈنگ یو۔ اور۔“..... چند لمحوں بعد ابا موبائل آواز سنائی دی۔

”روگر تمہارے پوائنٹ کی طرف ایک جیپ آرہی ہے۔ تم اسے چپک کر ناہے اور مجھے فوراً پورٹ دینی ہے۔ اور۔“..... ہانٹ نے کہا۔

”یس باس۔ اور۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہانٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”باس۔ اگر یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو یہ اس انداز میں کیوں جا رہے ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں۔“..... سنوارٹ نے کہا۔

”کون سی پٹان کے پاس ہیں وہ لوگ۔ نشانہ ہی کرو۔“ ہانٹ نے لپٹے گئے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگاتے دے کہا تو سنوارٹ نے بھی لپٹے گئے میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگایا جبکہ روگر نے بھی نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے اُٹی اور پھر اس نے پٹانوں کی نشانہ ہی شروع کر دی۔ ہانٹ ساتھ ساتھ پوچھتا جا رہا تھا اور پھر ان کی نظریں ایک ادنیٰ سی پٹان پر پہنچ رک گئیں۔ روگر کے مطابق وہ سب ایک ہی اس پٹان کے پیچھے بچو تھے۔

”سنوارٹ تم دو آدمی ساتھ لے کر احتیاط سے چلتے ہوئے سائیڈ کے عقب میں جاؤ اور محفوظ فاصلے پر پہنچ کر ٹرانسمیٹر پر مجھے ورت دو کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں لیکن میرے حکم کے بغیر تم نے کوئی حرکت نہیں کرنی۔“ ہانٹ نے کہا۔

”یس باس۔“ سنوارٹ نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے اتے ہوئے کہا اور پھر وہاں موجود روگر کے دو ساتھیوں کو اشارے لپٹے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ ہانٹ روگر دونوں مسلسل اس پٹان کو ہی چیک کر رہے تھے لیکن ان کے قریب کسی قسم کی کوئی حرکت نظر نہ آ رہی تھی۔ یوں دس ہوتا تھا جیسے یہ لوگ وہاں پہنچ کر اچانک کہیں غائب ہو گئے۔

”یہ وہاں کیا کر رہے ہیں۔ کوئی حرکت تک نظر نہیں آ رہی۔“

”تم محتاط رہو اور انہیں چیک کرتے رہو۔ میں اور سنوارٹ تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اور اینڈ ال۔“ ہانٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”آؤ سنوارٹ۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ آؤ ہمیں چیک کرنا پڑے گا۔“ ہانٹ نے کہا۔

”باس۔ روگر اور اس کے ساتھی بلندی پر ہیں۔ وہ انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں۔ چیلنگ کیا کرنی ہے۔“ سنوارٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”الحق تو نہیں ہو گئے۔ فائرنگ کی آوازوں سے پورا علاقہ گونگا اٹھے گا اور وہ لوگ جہاں بھی ہوں گے چونک پڑیں گے۔ ہم نے انہیں ویسے ہی کور کرنا ہے۔“ ہانٹ نے کہا تو سنوارٹ نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پٹانوں کے اوٹ لپٹے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر دس منٹ بعد وہ ایک پٹان کے قریب پہنچ گئے سبھاں روگر سمیت ان کے گروپ کے تین افراد موجود تھے۔

”کیا رپورٹ ہے۔“ ہانٹ نے کہا۔

”باس۔ وہ سب سبھاں سے تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر رک گئے ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں۔“ روگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے گلے میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ موجود تھی۔

اسے پر وہ انہیں پہچان گیا کہ یہ سنوارٹ اور اس کے ساتھی ہیں۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا تو ہائٹ نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ سنوارٹ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا ہوا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔

”باس سہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کوئی غار یا کریک ہے۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ نے جواب دیا۔

”تو پھر وہ لوگ کہاں گئے۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ اب یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں سے کسی اور طرف نکل گئے ہیں جبکہ روگر ان کو چیک نہیں کر سکا۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو نہ۔ وہ جیب موجود ہے یا نہیں۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔

”وہ تو موجود ہے باس۔ میں نے خود دیکھی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ نے جواب دیا۔

”تو تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس جیب تک پہنچو۔ اس کی تلاش بھی لو اور اس میں کوئی ایسی خرابی پیدا کر دو کہ وہ چل ہی نہ سکے۔ پھر اپنے ایک آدمی کو وہاں چھوڑ کر تم واپس آ جاؤ۔ جب یہ

ہائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں باس۔۔۔۔۔ روگر نے جواب دیا اور پھر تقریباً چند منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے ایسی کی آواز سنائی دی تو ہائٹ نے نائٹ

سکوپ کو آنکھوں سے ہٹا کر گئے میں ڈالا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر

”ہیلو ہیلو سنوارٹ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ ہائٹ انڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔

”وہاں چٹان کے پاس کوئی آدمی موجود نہیں ہے باس اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ اگر آپ کہیں تو میں اس چٹان کے قریب جا کر انہیں چیک کروں۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن احتیاط کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کہیں چھپے ہوئے ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔

”یس باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہائٹ نے اور ایڈل آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر ہائٹ نے ٹرانسمیٹر

رکھ کر ایک بار پھر نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لی اور پھر کچھ ن بعد اسے تین آدمی اس چٹان کے قریب آتے دکھائی دیے۔ قریب

ہوئے کہا۔

W "باس۔ یہ سب افراد چپک کر لئے گئے ہیں۔ یہ اسی چٹان کے
W ارمب سے اچانک نمودار ہوئے اور پھر واپس اپنی جیب کی طرف
W پھٹے گئے۔ میں ایک آدمی سمیت وہیں رک گیا تھا۔ اب یہ لوگ
جیب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ویسے یہ سب میری ریخ میں ہیں اگر
p اپ اجازت دیں تو میں انہیں آسانی سے گرا سکتا ہوں۔ اور۔۔۔
p سٹوارٹ نے کہا۔

k "اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں یہ
S لوگ اس انداز میں چپک گئے کہ ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو نظر
O نہ آسکے۔ سنو۔ ہمارے پاس بے ہوش کر دینے والی سپیشل گیس
C ایس بی ایم کے پٹل تو موجود ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ ہانٹ نے کہا۔
i "میں باس۔ اور۔۔۔۔۔ سٹوارٹ نے جواب دیا۔

e "تو انہیں بے ہوش کر دو اور اپنے ساتھی سے کہو کہ انہیں ان کی
t جیب میں ڈال کر روز ویلا ڈے پر پہنچا دے۔ وہاں راکن موجود
ہے۔ وہ انہیں اسی طرح بے ہوش رکھے گا اور صبح میں وہاں جا کر
u انہیں ہوش میں لاؤں گا اور پھر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔
اور۔۔۔۔۔ ہانٹ نے کہا۔

c "میں باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہانٹ نے
o اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیزی سے ایک نئی
m فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

لوگ وہاں پہنچیں گے تو ہمیں اطلاع مل جائے گی پھر ہم انہیں پکڑ کر
ساری بات معلوم کر لیں گے کیونکہ مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ ہو
سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے کوئی ٹمپ نہ ہو کہ ہم ادھر متوجہ ہو
جائیں اور اصل گروپ اپنا کام کر جائے۔ اور۔۔۔۔۔ ہانٹ نے تیز تیز
لہجے میں کہا۔

"میں باس۔ ٹھیک ہے۔ اور۔۔۔۔۔ سٹوارٹ نے جواب دیا تو
ہانٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم چپکے کرتے رہو گے۔ میں واپس اپنے پوائنٹ پر جا رہا
ہوں۔ سٹوارٹ آئے تو اسے کہنا کہ وہ اپنے پوائنٹ پر چلا جائے۔
ہانٹ نے روگر سے کہا۔

"میں باس۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ یہ لوگ کیسے اور کہاں
غائب ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔ روگر نے کہا۔

"جہاں بھی ہوں گے بہر حال وہ واپس جیب تک تو پہنچیں گے۔
پھر انہیں دیکھ لیا جائے گا۔۔۔۔۔ ہانٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھائے وہ
تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنے پوائنٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں اسے پہنچنے نصف
گھنٹہ ہوا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس
نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سٹوارٹ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ سٹوارٹ کی پرجوش
آواز سنائی دی۔

"میں۔ ہانٹ بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ ہانٹ نے جواب دیتے

"ہیلو ہیلو۔ ہائٹ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے بار بار کال دینے ہوئے کہا۔"

"یس۔ راکسن اینڈنگ یو باس۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔"

"راکسن۔ سنوارٹ چھ بے ہوش ایکریمن کو جن میں دو عورتیں ہیں اڈے پر بھیج رہا ہے۔ تم نے انہیں بلیک روم میں رکھنا ہے۔ یہ لوگ فی الحال مشکوک ہیں۔ صبح میں اڈے پر آکر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔"

"یس باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔"

"لیکن اس کے باوجود تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ انہیں میرے آنے تک کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔"

"یس باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہائٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سبکی کی آواز سنائی دینے لگی تو ہائٹ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔"

"ہیلو ہیلو۔ سنوارٹ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔"

"یس ہائٹ اینڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے جواب دیا۔"

"باس۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے اور باس یہ ہمارے

مطلوبہ لوگ ہیں۔ ان کے پاس سیاہ رنگ کے جو تھیلے ہیں ان میں انتہائی خطرناک اور حساس اسلحہ موجود ہے۔ ایسا اسلحہ جس سے گھبراہٹ کو آسانی سے تباہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے تھیلوں میں نیزاں گتیں بھی پارٹس کی صورت میں سوہو ہیں اور ایک وائرلیس آپریٹڈ فون بھی موجود ہے۔ اور۔۔۔۔۔ سنوارٹ نے کہا۔"

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی یہ وہی لوگ ہوں گے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں روز دیر اڈے پر بھجوا دو۔ میں نے راکسن سے کہہ دیا ہے اور تم خود اس پشمان کے قریب اچھی طرح چیکنگ کر دو کہ یہ لوگ کہاں لائب ہوئے تھے۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ اڈے پر جاؤں گا۔ اور۔۔۔۔۔ ہائٹ نے کہا۔"

"یس باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جیب سے ایک ریسیوٹر نکال کر اس کے فون پر ٹیبلٹ لگا کر اس نے اسے آن کر دیا۔ یہ ایک مخصوص فون تھا جس کا رابطہ روز دیر اڈے کے فون سے تھا۔ اڈا اس نے یہاں کی ایک پارٹی سے عارضی طور پر حاصل کیا تھا۔ اس نے فون آن کر کے نمبر پر یس کر دیئے۔"

"یس۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور پھر انٹ نے مخصوص کوڈ ادا کر کے ڈاکٹر باب سے بات کرانے کے لئے کہا۔"

”یس۔ ہائٹ بول رہا ہوں۔ اور..... ہائٹ نے کہا۔

”باس۔ میں نے وہ جگہ تلاش کر لی ہے اور باس انتہائی حیرت

انگریز معاملات ہیں۔ اس چٹان کے قریب ایک چھوٹی سی چٹان کو

چب میں نے لائٹ جلا کر غور سے دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ

چٹان اپنی اصل جگہ سے کھسکی ہوئی ہے۔ میں نے اسے ہٹایا تو وہاں

ایک قدرتی کریمک موجود تھا جو اندر دور تک چلا گیا تھا۔ میں اپنے

ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا تو کچھ فاصلے پر جا کر وہ کریمک سرخ

ورنگ کی ایک انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی دیوار سے بندھ گیا ہے۔

وہاں لائٹ میں ہم نے چیک کر لیا ہے کہ یہ لوگ یہاں دیوار تک

پہنچے ہیں اور پھر واپس چلے گئے ہیں۔ دیوار پر باقاعدہ ایک تحریر موجود

ہے کہ اس دیوار سے دو فٹ کے فاصلے پر رہا جائے ورنہ قریب آنے

والا خود بخود جل کر راکھ ہو جائے گا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ دیوار

لہبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے دائرے کی دیوار ہے۔ دیوار پر

ایک نشانی ایسی بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس دیوار

کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اور.....

سٹوارٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی عمران اور اس کے

ساتھی ہیں۔ وہ ہماری یہاں موجودگی کے باوجود وہاں تک پہنچ جانے

میں کامیاب ہو گئے۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ اپنے مقصد میں

کامیاب نہیں ہو سکے۔ تم جلدی میرے پاس پہنچو۔ اب میں جلد از

”ڈاکٹر باب مین کمپیوٹر روم میں ہیں۔ صبح سے پہلے ان سے بات

نہیں ہو سکتی..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیوں۔ وہ وہاں کیوں گئے ہیں۔ کیا کوئی گریڈ ہے..... ہائٹ

نے چونک کر کہا۔

”ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی گریڈ ہو گئی ہے اور اس کے کئی سیشن

کافی دیر تک آف رہے تھے۔ ڈاکٹر باب ماہرین کے ساتھ وہاں گئے ہیں

اور ماہرین نے ماسٹر کمپیوٹر کو درست کر دیا ہے لیکن اب اس کی

تفصیلی چیکنگ ہو رہی ہے تاکہ آئندہ ایسی کوئی گریڈ نہ ہو۔ دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

”لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات وغیرہ تو ادا کے ہیں..... ہائٹ

نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ اوکے ہیں..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے۔ میں صبح کال کر لوں گا۔ گڈ بائی..... ہائٹ نے

اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور فون آف کر کے اسے جیب میں ڈال

لیا۔ ٹرانسمیٹر ابھی تک خاموش تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ سٹوارٹ

ابھی تک چیکنگ میں مصروف ہو گا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد

ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر

ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ سٹوارٹ کالنگ۔ اور..... سٹوارٹ کی پرچوش

آواز سنائی دی۔

و م کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اب اسے
و م لوارٹ کا انتظار تھا تاکہ وہ اس کے ساتھ اڈے پر پہنچ سکے۔ ویسے
و م یہ اسے یقین آگیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اور
و م ے اطمینان کے ساتھ ساتھ مسرت بھی ہو رہی تھی کہ آخر کار وہ ان
و م لرناک لوگوں کو قابو کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا ہے۔

جلد روز ویلا اڈے پر پہنچ جانا چاہتا ہوں۔ اور..... ہانٹ نے تیز لہجے
میں کہا۔

"یس باس۔ میں آرہا ہوں۔ اور..... سٹوارٹ نے کہا تو ہانٹ
نے اور ایڈنڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیزی سے راکسن کی
مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہانٹ کاننگ۔ اور..... ہانٹ نے فریکوئنسی
ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ راکسن ایڈجنگ یو باس۔ اور..... چند لمحوں بعد اڈے
کے انچارج راکسن کی آواز سنائی دی۔

"بے ہوش افراد پہنچ گئے ہیں جہارے پاس یا نہیں۔ اور۔
ہانٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے ہیں باس۔ میں نے انہیں بلیک
روم میں ڈال دیا ہے اور انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے
ہیں تاکہ صبح تک ہوش میں نہ آسکیں۔ اس کے باوجود میں نے
بلیک روم کو باہر سے لاک بھی کر دیا ہے۔ اور..... راکسن نے
کہا۔

"میں اور سٹوارٹ پہنچ رہے ہیں۔ تم ہمارے پہنچنے تک ہر طرف
مخاطب رہنا۔ اور..... ہانٹ نے کہا۔

"یس باس۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہانٹ نے
اور ایڈنڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ راکسن کی رپورٹ سن کر

اس پر ایس فی ایکس بم نصب کیا جو طاقت میں بہاڑی کو بھی توڑنے کی قوت رکھتا تھا اور اس سے دھماکہ بھی نہ پیدا ہوتا تھا لیکن یہ دیوار اس قدر مضبوط تھی کہ ایس فی ایکس بم فائر کرنے کے باوجود کام نہ دکھاسکا اور عمران سمجھ گیا کہ اس بم کی طاقت ہی کم تھی۔ اس سے زیادہ طاقتور بم استعمال کیا جانا ضروری تھا۔ سناچہ وہ واپس ہو گئے۔ عمران کو معلوم تھا کہ جاگرن سے ہی وہ دوسرا بم اور دوسرا ضروری سامان حاصل کر لے گا جس سے بم کی طاقت کو استیاضایا جاسکتا ہو کہ اس دیوار کو آسانی سے توڑ دیا جائے لیکن ابھی وہ اپنی جیب کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے قدموں میں کچھ کیپول گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ شنبھلے ان کے ذہن تاریک ہو گئے اور اب عمران کا ذہن جاگا تھا۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار سمٹ کر حرکت کرنی چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھیج گئے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک ہال بنا کرے میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں منٹوں کے گرد کھپ تھے جو دیوار کے ساتھ منسلک تھے اور یہ اس قدر ٹائٹ تھے کہ اس کے پیر معمولی سی بھی حرکت نہ کر سکتے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی اسی طرح دیوار سے کھپ کئے گئے تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح دیوار سے جکڑے ہوئے کھڑے تھے اور سب سے آخر میں موجود صفدر کے بازو میں ایک آدمی انجکشن لگا

درو کی تیز بہر عمران کے جسم میں بجلی کی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی اور پھر اس درو کی وجہ سے اس کا سویا ہوا ذہن یکھٹ جاگ اٹھا، اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے تمام مناظر یاد آ گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت جیب میں سوار ہو کر راسٹر فیلڈ کے مغربی حصے کی طرف گیا تھا اور پھر ایک مخصوص آلے کی مدد سے اس نے وہاں ایک ایسے کریک کا سراغ لایا تھا جو اندر ہی اندر چلا گیا تھا لیکن اس کریک میں اندر جانے کے بعد ایک دیوار کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے تھے۔ یہ دیوار ریڈ بلاک سے بنی ہوئی تھی اور اس پر باقاعدہ کاشن درج تھا کہ اس دیوار پر قریب آنے والا جل کر راکھ ہو جائے گا۔ عمران نے دائر لیس اپنا فون کی مدد سے ماسٹر کمپیوٹر میں ایسی گڈز کر دی کہ کچھ دیر کے حفاظتی انتظامات آف ہو گئے اور پھر انہوں نے دیوار توڑنے کے

نے مداخلت نہ کی اور نہ ہی ہمیں معمولی سا احساس ہو سکا کہ ان پہاڑیوں پر کوئی اور بھی موجود ہے۔ پھر واپسی کے دوران کیوں ہم پر حملہ کیا گیا ہے..... جو یا نے کہا۔

"شاید وہ ہمیں اس وقت مارک کر سکے ہوں جب ہم واپس جا رہے تھے۔ بہر حال اب یہ باتیں بعد میں ہوتی ہیں گی۔ ہم نے ان کپڑوں سے نجات حاصل کرنی ہے ورنہ ہائٹ اور اس کے ساتھی ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے..... عمران نے کہا۔

"یہ سب جہاری اس رحمہلی کا نتیجہ ہے۔ اگر تم اس ہائٹ کا خاتمہ کر دیتے تو اس وقت ہماری یہ حالت نہ ہوتی....." تنور نے فحشیلے لہجے میں کہا۔

"اس رحمہلی کے نتیجے میں تم زندہ نظر آ رہے ہو ورنہ بے ہوش کرنے والے کیسپولوں کی بجائے فائرنگ بھی کھولی جاسکتی تھی اور ہم میں سے ایک کے بھی بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا....." عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ان کا ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لے آنا، پھر اس طرح کلپ کرنا اور پھر ہوش میں لے آنے کا آخر مقصد کیا ہو سکتا ہے..... خاموش کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ ہمارے بارے میں مشکوک ہیں۔ انہوں نے یقیناً ہمارے میک اپ چیک کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن سپیشل میک اپ کی وجہ سے میک اپ چیک نہیں ہو سکے اسی لئے

رہا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ اسے بھی انجکشن لگایا گیا ہو گا جس کی وجہ سے درد کی بہریں دوڑی تھیں اور اسے ہوش آ گیا تھا۔ اس کے ساتھ تنور تھا۔ تنور کے بعد جو یا، صالحہ اور پھر کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں صفدر موجود تھا اور سوائے عمران کے ابھی کوئی اور ہوش میں نہ آیا تھا۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا آدمی مڑا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں مسٹر..... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف ہائٹ کی قید میں....." اس آدمی نے جواب دیا اور تیزیز قدم اٹھاتا ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ عمران نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے کپڑوں کو بغور چیک کرنا شروع کر دیا۔ یہ نئے انداز کے کلپ تھے۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے اس کے تمام ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے اور ان سب کے سوالوں کے جواب میں عمران نے انہیں یہی بتایا کہ وہ ہائٹ کی قید میں ہیں۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا ہائٹ اور اس کے آدمی وہاں پہاڑیوں پر پہلے سے موجود تھے....." صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ وہ ہمیں اس انداز میں کیسے ٹرپ کر سکتے تھے۔" عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ہم کریک کے اندر گئے۔ وہاں کافی دیر تک رہے۔ وہاں دیوار توڑنے کے لئے ہم نے بم بھی فائر کیا لیکن اس دوران تو کسی

ہمیں بے ہوشی میں لایا گیا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔
 "عمران صاحب۔ یہ کلب تو انتہائی عجیب سے ہیں۔ ہاتھوں اور
 پیروں کو معمولی سی حرکت بھی نہیں دی جاسکتی۔..... صغدر۔
 کہا۔

"ہاں۔ یہ کوئی نیا سسٹم ہے۔ بہر حال ہم نے ان سے نجات
 حاصل کرنی ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کی تیز نظریں کلابیور
 کے گرد موجود چوڑے لوہے کے مخصوص انداز کے کپڑوں پر جمی ہوئی
 تھیں۔ وہ ان کا بڑے غور سے جائزہ لے رہا تھا۔ کلب دیوار میں نصب
 تھے اور ان پر کوئی بٹن یا اہمار وغیرہ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔
 "میں نے کوشش کی ہے کہ ہاتھ کو موڑ کر کلب سے نکال لوں
 لیکن ایسا بھی نہیں ہو سکا۔..... جو یا نے کہا۔
 "عمران صاحب۔ ان کپڑوں کو آسانی سے کھولا جاسکتا ہے۔"
 اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک
 پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔
 "تو پھر کھولو۔ جلدی کرو۔..... جو یا نے کہا۔
 "میں نہیں۔ آپ اور صالحہ کھول سکتی ہیں۔..... کیپٹن شکیل
 نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
 "وہ کیسے؟..... جو یا اور صالحہ نے چونک کر کہا۔
 "آپ کے بازو زیادہ پھیلا کر کلب نہیں کئے گئے بلکہ آپ کے جسم
 کے قریب ہی کلب کئے گئے ہیں جبکہ ہمارے ہاتھ کافی فاصلے پر رکھ کر

ہمیں کئے گئے ہیں اس لئے آپ اپنے جسم کو سیکڑ کر اور سر کو جھکا کر
 ان کپڑوں تک لے جاسکتے ہیں اور پھر داتوں کی مدد سے ان کلابیور
 لمبائیوں میں موجود کسی نہ کسی بٹن کو پریس کیا جاسکتا ہے۔
 کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "ٹھیک ہے۔ میں کوشش کر دیتھی ہوں۔..... جو یا نے کہا۔
 اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو سیکڑ کر اپنے سر کو نیچے کر
 کے اپنی کلابیور تک لے آنے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود کافی
 کوشش کے وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو وہ سیدھی کھڑی
 ہو گئی۔ صالحہ نے بھی جو یا کے انداز میں کافی کوشش کی لیکن وہ
 بھی ناکام رہی۔ ان کے سامنے جو ان کی اس کوشش کو دیکھ رہے
 تھے ان سب کے چہروں پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے
 لیکن عمران کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات کی بجائے ہلکی سی
 مسکراہٹ موجود تھی۔
 "گو جو یا اور صالحہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکیں لیکن
 کیپٹن شکیل کی اس بات سے ایک نیا زاویہ سامنے آیا ہے۔ اب شاید
 ہم آسانی سے ان کپڑوں سے نجات حاصل کر سکیں۔" عمران نے کہا۔
 "وہ کیسے؟..... تقریباً سب نے ہی بیک وقت بولتے ہوئے کہا
 لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا مکرے کا دروازہ ایک
 دھماکے سے کھلا اور وہ سب دروازے کی طرف متوجہ ہو گئے۔
 دروازے سے ہائٹ انڈر داخل ہوا اور عمران اور تنویر چونکے۔

”او کے۔ تو علی عمران۔ گو میں جہازا میک اب واش نہیں کرا
کا لیکن بہر حال میں آسانی سے تمہیں پہچان سکتا ہوں۔ تم مجھے یہ بتا
دو کہ تم نے کس طرح لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے۔
ہائٹ نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم نے مجھے فون نمبر بتایا تھا اور میں نے ایس بیج سے معلوم
کر لیا کہ یہ نمبر وائرلیس آپریٹڈ ہے۔ راسٹر فیلڈ کا حوالہ تم پہلے ہی
دے چکے تھے اس لئے باقی کام آسان ہو گیا۔“ عمران نے اس بار
اپنے اصل لہجے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھتا تھا
کہ ہائٹ کے لئے اسے پہچانتا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

”باس۔ آپ نے اسے راسٹر فیلڈ کے بارے میں بتایا تھا کیا۔“
سنوارٹ نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں ہائٹ سے مخاطب ہو
کر کہا۔

”میرا جہاں جاگرن میں عمران سے پہلے ہی ٹکراؤ ہو چکا ہے
سنوارٹ۔ اس وقت میری پوزیشن ایسی تھی جیسی اب عمران کی ہے
اس لئے مجبوراً مجھے وہ سب کچھ بتانا پڑا تھا جو میں جانتا تھا۔“ ہائٹ
نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سنوارٹ کے چہرے پر اکتاہٹ حیرت کے
ماثرات ابھرتے تھے۔

”اس کے باوجود انہوں نے آپ کو زندہ چھوڑ دیا تھا۔“ سنوارٹ
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

”ہمارے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا تھا اور عمران میں یہ خوبی

پہچانتے تھے اس لئے اسے دیکھتے ہی دونوں اسے پہچان گئے تھے۔ ا
کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جو فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھوں
وجہ سے ذہین نظر آ رہا تھا۔ ان دونوں کے پیچھے وہ آدمی تھا جس
انہیں انجکشن لگائے تھے۔ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہو
تھی۔ اس نے اندر آ کر ایک طرف پڑی ہوئی دو کرسیاں اٹھا کر ہا
کے درمیان میں رکھ دیں تو ہائٹ اور اس کا ساتھی ان کرسیوں
بیٹھ گئے۔

”راکسن ایک بار پھر کپوں کو چیک کر دو اور ان کے بعد اکتاہ
چو کنا رہنا۔ یہ لوگ ان معاملات میں جادوگر سمجھے جاتے ہیں
ہائٹ نے مشین گن بردار سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ کپ تو کسی صورت بھی نہیں کھل سکتے باس۔ یہ کیا کریر
گئے۔“ ہائٹ کے ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ہائٹ
بے اختیار ہنس پڑا۔

”جہازا آج پہلی بار ان سے سابقہ پڑ رہا ہے سنوارٹ۔ گو تم نے
زبردستی میں بڑا فیلڈ ورک کیا ہے لیکن یہ لوگ بہت آگے ہیں
اس لئے جو کام باقی افراد کے لئے ناممکن ہوتا ہے وہ ان کے لئے ممکن
ہو جاتا ہے۔“ ہائٹ نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کپ درست حالت میں ہیں باس۔“ راکسن نے باری باری
سب کے کپ باقاعدہ ہاتھ لگا لگا کر چیک کرنے کے بعد ہائٹ سے
مخاطب ہو کر کہا۔

ہے کہ وہ معاہدے کی پابندی کرتا ہے۔ ہائٹ نے مسکرایا۔
ہوئے جواب دیا۔

"اود حیرت ہے"..... سٹوارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
ہائٹ دوبارہ عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"عمران تم نے لیبارٹری کا عمل وقوع نقشے پر معلوم کر لیا ہو
لیکن تم نے اس کریک کو کیسے تلاش کر لیا جس کے ذریعے تم اندر
داخل ہوئے اور سرخ دیوار تک پہنچ گئے جہاں سے آگے لیبارٹری کے
حفاظتی انتظامات کا آغاز ہوتا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ کہ
ہم وہاں تمہیں چیک کرتے رہے لیکن تم لوگ اس چٹان تک
آتے دکھائی دیئے لیکن اس کے بعد اچانک غائب ہو گئے حالانکہ مجھے
خود اس کریک کا علم نہ تھا"..... ہائٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"بس اسے اتفاق سمجھو یا ہماری خوش قسمتی"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خوش قسمتی کا لفظ تو تم تب استعمال کرتے جب تم لیبارٹری
کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے یا زندہ بچ کر واپس چلے جاتے
میں کامیاب ہو جاتے"..... ہائٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کی تباہی کے متعلق تو میں نے چیک کر لیا ہے کہ
لیبارٹری تباہ نہیں کی جاسکتی اس لئے اس بارے میں تو اب سوچ
ہی فصول ہے البتہ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ہماری تحویل

میں اس لئے اب ہمیں موت کا کوئی خوف نہیں ہے۔" عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی
معاہدہ نہیں ہوا اور دوسری بات یہ کہ میں تمہاری طرح احمق نہیں
ہوں کہ اپنے دشمنوں کو معاف کر دوں۔ میں نے تمہاری اور
تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کا باقاعدہ ناسک ہاتھ میں لیا ہوا ہے اور
ائمٹ گروپ کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں ہوا اس لئے موت تو
ہر حال تمہارا مقدر بن چکی ہے"..... ہائٹ نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"اب سن لیا تم نے"..... عمران کے بولنے سے پہلے تنویر نے
لوہی آواز میں انتہائی طنزیہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے ساتھی نے کیا کہا ہے"..... ہائٹ نے ہونٹ ہنسنے
ہوئے کہا کیونکہ تنویر نے فقرہ پاکیشانی زبان میں ادا کیا تھا۔

"میرا یہ ساتھی اس وقت بھی میرے ساتھ تھا جب تم سے
ملاقات ہوئی تھی اور یہ اس معاہدے کے خلاف تھا جو ہمارے
درمیان ہوا تھا۔ اب بھی اس نے مجھ پر طنز کیا ہے کہ میں نے تمہیں
ادھ جھوٹ دیا تھا لیکن تم نے ہمیں زندہ چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا
"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے درست کہا ہے۔ میں ایسی حماقت کرنے کا عادی نہیں

ہوں اور اب کافی وقت ہو گیا ہے اس لئے تم اگر چاہو تو کوئی وغیرہ مانگ لو۔ میں تمہیں جلد ملے اور زندہ رہنے کا موقع دے دوں ہوں۔" ہانٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ انداز میں اونچا کیا جیسے عقب میں موجود راکسن سے مشین گرنے لگا ہو۔ راکسن نے اس کے اشارے کا مقصد سمجھتے ہوئے جلدی سے مشین گن ہانٹ کے ہاتھ میں دے دی۔

"میں تو تمہیں عقلمند اور سمجھدار سمجھتا تھا ہانٹ لیکن تم نے فقرہ کہہ کر کہ تم ہمیں زندہ رہنے کا موقع دے رہے ہو مجھے مایوس کر دیا ہے۔ موت و زندگی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ جس کے ہاتھ میں ہے فیصلہ کرنے پر بھی وہی قادر ہے۔ یہ اے ہی معلوم ہو گا کہ موت ہماری آتی ہے یا تمہاری۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جو مرضی آئے کہہ لو عمران۔ میں تمہاری بات کا برا نہیں مانوں گا۔ بہر حال میں نے تمہیں جلد منٹ خود دیئے ہیں انہیں جس طرح چاہو استعمال کر لو اس کے بعد میں نے فائر کھول دیا ہے۔" ہانٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تم نے مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے۔" عمران کا بوجہ لکھت انتہائی سرد ہو گیا تو ہانٹ نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر لکھت انتہائی سفاکی کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہرے

لٹ پٹھ کی طرح سخت ہو گئے کیونکہ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ ناملات انتہائی گریز ہیں۔ ان کپڑوں سے آزادی حاصل کرنا ناممکن ہے اور ہانٹ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر گزرے گا اور وہ بے رحم تھے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا لیکن عمران کے چہرے پر گہرا

مکرم از کم تم خود تو ہم پر فائر نہ کھولو۔ اپنے ساتھی سنوارٹ کو نہیں گن دے دو تا کہ مرتے مرتے مجھے کم از کم اتنا تو احساس ہو کہ ہانٹ نے وعدہ نبھایا تھا لیکن تم نے بھی وعدہ نبھایا ہے۔ عمران ہنس مٹاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے تو کوئی وعدہ نہیں کیا تھا تمہارے ساتھ۔" ہانٹ ہنس مٹاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ یہ موقع مجھے دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔" اچانک سنوارٹ نے کہا۔

"نہیں۔ عمران کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ ہانٹ کے ساتھیوں کو اللہ تم ہلاک کر دینا۔ اوکے عمران باقی فائر۔" ہانٹ نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی انگلی ٹریگر پر لٹ کرتی اچانک عمران کے دونوں بازو بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے ہانٹ کے ساتھ ساتھ سنوارٹ ہانٹ سے بھی جھج نکلی اور وہ دونوں نیچے جا گرے۔ عمران کے دونوں ہاتھوں میں موجود کلپ عمران کے بازوؤں کے حرکت میں

اور وازے سے نکل کر رہ گئی تھیں۔ اللہ سنوارٹ جو ہائٹ کے بیچے
 باہر کی طرف چھلانگ لگا رہا تھا گولیوں کی زد میں آکر ختم ہو گیا تھا
 اور یہی حشر راکسن کا ہوا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین
 گن کی ٹال لپٹا ایک پیر کے گرد کھپ اور دیوار کے درمیان کھڑے
 پر رکھی اور فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا پیر آزاد ہو گیا اور
 کھپ کھل کر نیچے گر گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسی انداز
 میں فائرنگ کر کے دوسرا پیر بھی آزاد کر لیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑنا
 ہوا اور وازے کی طرف بڑھا لیکن ابھی وہ دروازے میں ہی تھا کہ اس
 نے ٹھٹھک چھلانگ لگائی اور اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا دروازے کے
 سامنے سے ہٹ کر سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے
 کھلا اور اس کے ساتھ ہی ہائٹ ہاتھ میں مشین گن پکڑے آندھی اور
 طوفان کی طرح اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا سائیڈ میں ہوا جسم
 ٹھٹھک کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس کے ساتھ ہی ہائٹ کے ہاتھ سے
 نہ صرف مشین گن نکل کر دور کمرے کے کونے میں جا گری بلکہ
 ہائٹ بھی عمران کی لات کی زور دار ضرب سینے پر کھا کر جیتھا ہوا
 اچھل کر فرش پر جا گرا اور عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن
 کا رخ ہائٹ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے ٹھٹھک
 ٹھٹھک کی مخصوص آوازیں سن کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین
 گن ایک طرف اچھال دی اور تیزی سے آگے بڑھ کر اٹھتے ہوئے
 ہائٹ کو لات کی زور دار ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے

آتے ہی پوری قوت سے ہائٹ اور سنوارٹ کے چہروں پر پڑے
 اور ان کی اچانک اور زوردار ضرب کی وجہ سے ہی وہ دونوں
 ہوئے کرسیوں سمیت پیچھے الٹ کر فرش پر جا گرے تھے۔ ان دو
 کے گرتے ہی راکسن فرش پر گرنے والی مشین گن اٹھانے کے
 تیزی سے دوڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹھٹھک کر مشین گن ا
 عمران کا جسم ٹھٹھک قوس کی صورت میں نیچے ہوا اور دوسرے
 راکسن جیتھا ہوا ہوا میں اٹھا اور پھر پوری قوت سے ہائٹ
 سنوارٹ دونوں سے جا نکل آیا جو بجلی کی سی تیزی سے اٹھ رہے تھے
 ایک بار پھر وہ تینوں جیتھے ہوئے نیچے گرے لیکن اب مشین
 عمران کے ہاتھوں میں تھی اور عمران بڑے اطمینان بھرے انداز
 کھڑا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران کا جسم ٹھٹھک دائرے کی صورت
 سائیڈ پر ہوا اور ہوا میں اچھل کر گولی کی رفتار سے آنے والی
 عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے نکل کر نیچے فرش پر گر گئی اور
 حصوں میں بکھر گئی۔ اسی لمحے ٹھٹھک کی تیز فائرنگ کے ساتھ
 دوسری کرسی جو اڑ کر عمران کی طرف آ رہی تھی گھوم کر سائیڈ
 گری لیکن اس کے ساتھ ہی عمران نے تیزی سے مشین گن کا
 گھمایا اور کمرہ راکسن اور سنوارٹ کے حلق سے ٹھٹھک والی جیتھوں
 گونج اٹھا جبکہ ہائٹ اس فائرنگ سے بال بال بچا تھا اور وہ تقریباً
 ہوا ایک دھماکے سے دروازے سے نکل کر دوسری طرف جا کر
 اور عمران کی مشین گن سے ٹھٹھک والی گولیاں واپس بند ہوتے یہ

سوا اور گو عمران نے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپکی دے کر اسے سائیڈ پر اچھلنے کی کوشش کی لیکن ہانٹ کا جسم تھپکی اچھلنے کے باوجود الٹی قلابازی کھا کر مڑا اور اس کے دونوں جڑے پھوٹے پیر پوری قوت سے عمران کے سینے پر اس انداز میں پڑے کہ عمران کے منہ سے بے اختیار ادھ کی گونجدار آواز نکلی اور عمران کا جسم جیسے اڑتا ہوا پشت کے بل ایک دھماکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر زور دار تھا کہ عمران کا جسم ٹکرانے کے بعد کٹے ہوئے شہر کی طرح واپس آگے کی طرف گرا جبکہ ہانٹ ضرب لگا کر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ عمران نے اپنے دونوں بازو اٹھ کر کے اپنے جسم کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ہانٹ کی لات اوپر کی طرف اٹھی۔ وہ شاید عمران کی گردن پر بمبرور ضرب لگانا چاہتا تھا لیکن عمران نے دونوں بازو بکھٹ کسی زنبور کی طرح اٹکھٹے کئے اور اس کے ساتھ ہی عمران کا نیچے گرتا ہوا جسم بکھٹ رول ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ہانٹ جھٹکتا ہوا گھوم کر ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کا رول ہوتا ہوا جسم فضا میں اٹھا اور عمران کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں نیچے گرتے ہوئے ہانٹ کے سر کے پیچھے لپٹ کر جا لگیں اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ہانٹ کے حلق سے نکلنے والی اجنبی کریناک جھج سے گونج اٹھا جبکہ عمران کا اوپر والا جسم جس میں اس نے ابھی تک دونوں بازوؤں کے اندر اس کی ایک ٹانگ جکڑی ہوئی تھی بکھٹ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ عمران نے اس کی ٹانگ

ہانٹ پارے کی طرح تپا اور عمران ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار کی جڑ میں جا گرا۔ ہانٹ نے واقعی حیرت انگیز برق رفتاری سے عمران کی لات دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے اس طرح ہوا میں اچھال کر دیوار کی جڑ میں دے مارا تھا جیسے کوئی نیزہ باز نشانے پر نیزہ مارتا ہے۔ عمران کو اہوں کے بل دیوار کی جڑ میں فرش پر جا گرا تھا اور ہانٹ نے عمران کو اس انداز میں اچھلنے کے بعد عمران کی طرف پھلانگ لگانے کی بجائے اس طرف پھلانگ لگا دی جس طرف اس کے ہاتھ سے نکل کر مشین گن جاگری تھی۔ لیکن وہ مشین گن اٹھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ عمران کا جسم توپ میں سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتا ہوا اس سے ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ جھٹکتے ہوئے دوسری سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر رک گئے۔ مشین گن ایک بار پھر ہانٹ کے ہاتھ سے نکل کر دوسری طرف جاگری تھی اور اب فاصلہ اتنا ہو گیا تھا کہ دونوں میں سے کوئی بھی اسے نہ اٹھا سکتا تھا۔ پھر دونوں کے جسم جیسے ہی رکے ان دونوں نے ہی اپنے اپنے انداز میں جھٹکے کھائے اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

”ویل ڈن ہانٹ۔ واقعی ابھی تک تمہارے اندر پرانا فائزر موجود ہے۔“ عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ہوا ہانٹ اس پر پھلانگ لگا چکا تھا۔ عمران نے انتہائی تیزی سے سائیڈ بدلی لیکن ہانٹ کا جسم ہوا میں ہی

مجھے تو ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔ تو بے کس قدر
فناک لڑائی تھی یہ..... صالح نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

”باہر بل یقین فائز تھی یہ..... جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں

”عمران صاحب۔ جو کچھ ہوا ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ کم از کم
میں تو اس انداز میں لڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا..... صفدر نے
بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ سب کا شکریہ۔ میں ابھی آتا ہوں.....“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوبارہ دروازے کی طرف بڑھ گیا
وہ ہائٹ کے اندر آنے کی وجہ سے کھلا ہوا تھا۔ یہ ایک جھوٹی سی
وٹھی نما مکان تھا لیکن اس میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ
ہاں اسلحہ وافر مقدار میں موجود تھا۔ وہاں وہ جیب بھی موجود تھی

جس میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت راسٹر فیلڈ گیا تھا اور عمران اور
اس کے ساتھیوں کا وہ سامان بھی ایک کونے میں رکھا ہوا تھا جو سیاہ
جنگ کے تھیلوں میں بھرا ہوا تھا۔ وہ کوٹھی نما مکان اکیلی جگہ پر تھا
وہاں سے کافی فاصلے تک کوئی دوسری رہائش گاہ نہ تھی البتہ خالی
پلاٹ موجود تھے۔ شاید یہ کوئی زیر تعمیر کالونی تھی۔ عمران واپس

اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ راکسن اور
سنوارٹ تو ہلاک ہو چکے تھے البتہ ہائٹ بدستور بے ہوش پڑا ہوا

چھوڑ دی تھی اور ہائٹ کی ٹانگ واپس نیچے فرش پر جا گئی۔ ہائٹ نے
ایک دور دار جھٹکالے کر اپنے آپ کو اٹھانے اور سیدھا کھڑا ہونے کی
کوشش کی لیکن پھر وہ ہرا کر سائیڈ پر گر گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا
جسم ساکت ہو گیا۔ اس کی دونوں ٹانگیں اس طرح علیحدہ علیحدہ
سمتوں میں فرش پر گر گئیں جیسے دونوں ٹانگوں کے جوڑ کو ہوں
سے کھل گئے ہوں اور ان کا کوہوں سے کوئی تعلق باقی نہ رہا ہو۔
عمران کھڑے ہونے کے بعد چند لمحے اسی طرح ہراتا رہا جیسے وہ اپنا
توازن درست کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر وہ اچھل کر ایک
سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف
گھوم گیا جو دیوار کے ساتھ جکڑے پتھروں کی طرح ساکت کھڑے
تھے۔

”بڑے دنوں کے بعد ایک اچھے لڑاکے سے پالا پڑا ہے۔“ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم نے کمال کر دیا عمران۔ تم واقعی مارشل آرٹ کے
جادوگر ہو.....“ اچانک تصویر کے منہ سے نکلا۔

”شکریہ۔ تمہارا یہ فقرہ میرے لئے اعزاز سے کم نہیں ہے۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے
ایک طرف پڑی ہوئی ہائٹ کی مشین گن اٹھالی۔

”عمران صاحب۔ آپ نے واقعی ہمت کی ہے۔ یہ شخص بھی آپ
سے کم لڑاکا نہیں تھا.....“ کمپشن شیل نے کہا۔

تھا۔

”باہر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔“..... عمران نے کمرے میں داخل ہو کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے اپنے ہاتھ ان کپڑوں سے کیسے آزاد کر لئے تھے۔“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے کہا تھا کہ کیپٹن شکیل کے فقرے نے اس کی ترکیب سمجھا دی تھی لیکن تم لوگوں کو بتانے کا موقع نہیں مل سکا تھا کیونکہ اسی لمحے ہائٹ اور اس کے ساتھی اندر آ گئے تھے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”میں نے کیا کہا تھا عمران صاحب۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آ سکا۔“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تم نے کہا تھا کہ جولیا اور صالحہ کے ہاتھ ان کے جسموں کے قریب دیوار میں کھپ کئے گئے ہیں جبکہ ہم مردوں کے بازو ہمارے جسموں سے دور کر کے کھپ کئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کھپ پھیلے سے دیوار میں نصب نہ تھے بلکہ ہمارے اور جولیا اور صالحہ کے جسموں کے مطابق انہیں دیوار میں نصب کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں دیوار میں نصب ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور ایسے کنڈوں کو دیوار میں نصب کرتے ہوئے ان کے دونوں سرے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں موڑ دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ آگے کی طرف زور لگانے کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں لیکن آگے کی

لر ف زور لگانے کی بجائے اوپر نیچے زور لگایا جائے تو زیادہ مضبوط ہونے کی وجہ سے ان میں ہلکا سا خلا پیدا ہو جاتا ہے اور وہ پلٹنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر بازو کو گھما دیا جائے تو یہ آسانی سے باہر نکل آتے ہیں۔ سچانچہ میں نے ہائٹ کے ساتھ گنگو کے دوران اپنے دونوں بازو اس طرح اوپر نیچے کئے جیسے میرے بازو تھک گئے ہوں اور میں انہیں حرکت دے کر سکون محسوس کر رہا ہوں لیکن یہ حرکت اس انداز کی نہ تھی کہ اسے شک پڑ سکتا لیکن اس طرح میں نے ان کے درمیان خلا پیدا کر لیا۔ سچانچہ جیسے ہی ہائٹ نے مشین گن سیدھی کی میں نے دونوں بازوؤں کو پوری قوت سے گھما کر کھینچنا شروع کیا۔ دونوں کنڈے باہر آ گئے اور ان کے باہر آ جانے کی وجہ سے وہ لائیوں سے بھی نکل گئے اور میں انہیں ہائٹ اور سنوارٹ پر پھینکنے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ بیروں میں موجود کپڑوں کو اس انداز میں حرکت نہ دی جاسکتی تھی اور نہ ہی دونوں بیروں کو گھما کر انہیں باہر نکالا جاسکتا تھا اس لئے انہیں فائرنگ کے ذریعے توڑنا پڑا تھا۔“۔ عمران نے آگے بڑھ کر تنہا کے دونوں بازوؤں کے کپڑوں کو ان کے عقبی اوڑھ میں موجود بٹن پریس کر کے کھولتے ہوئے کہا اور اسی طرح اس نے جب تک اپنی بات مکمل کی وہ سوائے صفدر کے باقی ساتھیوں کے کھپ کھول چکا تھا۔ پھر اس نے صفدر کے کھپ بھی کھول دیئے اور پھر ان سب نے خود ہی اپنے بیروں پر جھک کر اپنے بیروں کے کھپ بھی کھول لئے۔

حرکت ہو چکا تھا۔ البتہ چند لمحوں بعد وہ جھٹکا کھا کر اٹھ کر اس انداز میں کوبوں کے بل بیٹھ گیا جیسے فرش پر ٹانگیں پسار کر آدمی بیٹھتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔

"یہ۔۔۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ یہ میرا نچلا جسم کیوں حرکت نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ ہانٹ نے ہونٹ میٹھتے ہوئے اور کر رہتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم کراس بوم کا شکار ہو چکے ہو ہانٹ اور تمہیں معلوم ہو گا کہ کراس بوم کے شکار کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کراس بوم۔ مم۔ مم۔ مگر میں نے تو تمہیں سپر کساگ لگایا تھا۔ سپر کساگ کے دوران کراس بوم کیسے لگ سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ ہانٹ نے بڑے پر یقین سے لہجے میں لیکن کر رہتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم نے واقعی مجھے دنیا کا سب سے خطرناک واؤ سپر کساگ لگانے کی کامیاب کوشش کی تھی اور اگر یہ واؤ لگ جاتا تو میرے نچلے ٹکڑے کا ایک فیصد بھی چانس باقی نہ رہتا لیکن تم سے معمولی سی غلطی ہو گئی ہانٹ۔ سپر کساگ لگانے وقت آدمی کو اپنے دونوں کاندھے کسی صورت بھی فرش پر نہیں لگنے دینے چاہئیں بلکہ اوپر والے جسم کو گھما کر ایک کاندھا فرش پر رکھنا چاہئے لیکن تم نے دونوں کاندھے

"اس بار واقعی قدرت نے جہار ساتھ دیا ہے کہ عین آخری لمحوں میں کھپ بھی کھل گئے اور تم انہیں میٹھ کر مارنے میں کامیاب ہو گئے۔ اگر تمہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہانٹ تمہیں بھون کر رکھ دیتا۔۔۔۔۔ حتمی طور پر کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جب ساتھ ہو تو پھر سب کچھ درست انداز میں ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ہانٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"اے اب ہوش میں لانے کی کیا ضرورت ہے۔ گولی مار کر ختم کر داسے۔۔۔۔۔ حتمی طور پر کہا۔

"اب اسے گولی مارنا مرے کو مارے شاہ مدار کے مصداق ہو چکا ہے۔ اس کی دونوں ٹانگیں ناکارہ ہو چکی ہیں۔ اب یہ زندگی بھر کبھی اپنی ٹانگوں پر کھڑا نہ ہو سکے گا اور نہ ہی ٹانگوں کو حرکت دے سکے گا۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں جواب دیا اور پھر جب ہانٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہانٹ نے کر رہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا گیا اور اس کے منہ سے مسلسل کراہیں سی نکلنے لگیں۔ اس نے اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ناف کے نیچے اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و

ہا اور جب وہ لیٹ گیا تو عمران کیپٹن شکیل سے مخاطب ہوا۔

W "کیپٹن شکیل تم اس کے دونوں کاندھوں پر کھڑے ہو جاؤ اور

W نیال رکھنا کہ اس کے کاندھے زمین سے اوپر نہ اٹھیں"..... عمران

W نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ فرش پر اوندھے

پہنے ہوئے ہانٹ کے دونوں کاندھوں پر پیر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

p "صفر تم اس کی ٹانگ کو موڈ کر اس کے سر کی طرف لے آؤ

a بن آہستہ آہستہ اور جب میں کہوں تو تم نے اسے تھوپر کی طرف گھما

k ر جھٹکا دینا ہے اور تھوپر تم اس کی ٹانگ دوسری سائیڈ سے اس کے

s ر کی طرف لے آؤ گے اور جب میں کہوں گا تم نے اسے صفر کی

s ر ف گھما کر جھٹکا دینا ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

c ی نے ان دونوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں اس کی ہدایت پر عمل

i رنے میں مصروف ہو گئے۔

e "دونوں ایک دوسرے کی طرف گھما کر جھٹکا دو"..... عمران نے

t ہانک کہا تو ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔ کھٹاک کھٹاک کی ہلکی ہلکی

u وائیں پیدا ہوئیں اور ہانٹ کا اوپر والا جسم تڑپا لیکن چونکہ اس کے

ی اندھوں پر کیپٹن شکیل کھڑا تھا اس لئے وہ پوری طرح تڑپ نہ سکا

c لہجہ ہانٹ کے منہ سے ایسی چیخ ضرور نکلی تھی جیسے کوئی گہرے

o نئیں کی تہہ میں کھڑا چیخ رہا ہو اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

m "بس اب ٹانگیں واپس فرش پر رکھ دو اور کیپٹن شکیل تم نیچے اتر

ا..... عمران نے کہا تو صفر اور تھوپر نے ہانٹ کی ٹانگیں واپس

ہو"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ہانٹ نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔

"تم نجانے کیا ہو۔ بہر حال انسان نہیں ہو"..... ہانٹ نے کہا

تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم مجھے اشرف المخلوقات کی صف سے نکال کر میرے ساتھ

زیادتی کر رہے ہو۔ بہر حال اس رشتے کی تفصیلات بتا دو تو میں

تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو اپنے ان

ساتھیوں کے پاس چلے جانا جو ابھی تک وہاں ڈیوٹی دے رہے

ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ اب مجھے اس سے کچھ حاصل نہ

ہو گا۔ میں بہر حال شکست کھا چکا ہوں"..... ہانٹ نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ عمران نے آخر میں

سوالات کر کے اپنی مرضی کی تمام تفصیلات حاصل کر لیں تو اس

کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"صفر"..... عمران نے صفر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیں"..... صفر نے چونک کر جواب دیا۔

"تم ہانٹ کی بائیں ٹانگ پکڑو اور تھوپر تم اس کی دائیں

ٹانگ"۔ عمران نے صفر اور تھوپر سے مخاطب ہو کر کہا تو.. دونوں

آگے بڑھے اور انہوں نے عمران کی ہدایت کے مطابق ہانٹ کی

ٹانگیں پکڑ لیں۔ عمران نے ہانٹ کو منہ کے بل نیچے فرش پر لیٹنے کا

فرش پر ٹکا دیں جبکہ کیپٹن شکیل اچھل کر نیچے فرش پر کھڑا ہو گیا۔
البتہ ہانٹ دیکھے ہی بے حس و حرکت اور خاموش اوندھے منہ ہوا تھا۔

"اسے پلٹ دو کیپٹن شکیل"..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل
نے جھٹک کر اسے سیدھا لٹا دیا۔ ہانٹ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا
تھا۔

"اب اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ۔"
عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک بار پھر اس پر جھٹک گیا۔ اس نے
دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

"اتنی محنت کیوں کر رہے ہو۔ اس نے تمہیں ہلاک کرنے میں
کوئی کسر تو نہیں چھوڑی تھی"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"جو کچھ اس نے کیا وہ اس کا کام تھا اور جو میں کر رہا ہوں وہ میرا

کام ہے اور۔۔۔ یہی ہم دونوں میں فرق ہے"..... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل ہاتھ ہٹا کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور چند
لمحوں بعد ہانٹ نے کرہلتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے
لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سینٹا تو سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ
ہانٹ کی دونوں ٹانگیں باقاعدہ حرکت کر رہی تھیں اور پھر ہانٹ بے
اختیارانہ صرف اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو کرامت ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں ٹھیک ہو گیا
ہوں۔ بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں"..... ہانٹ نے انتہائی حیرت

لہرے اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے وعدہ کیا تھا ہانٹ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے
عدہ پورا کرنے کی توفیق دے دی ہے۔ اب تم ٹھیک ہو تم جاسکتے
وہ..... عمران نے کہا تو ہانٹ بے اختیار عمران کے قدموں میں
لٹک گیا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو نائنس۔ تم دی ہانٹ ہو جو
چ تک اپنے چیف کے سامنے نہ جھکا تھا"..... عمران نے اسے
ماتے ہوئے کہا۔

"میں ساری زندگی کسی انسان کے آگے نہیں جھکا عمران لیکن
تم نے مجھے واقعی اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تم عظیم
مان ہو۔ عظیم ظرف کے مالک ہو"..... ہانٹ نے انتہائی جذباتی
لہجے میں کہا۔

"ہم مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے ہیں۔ کسی انسان
سے سامنے جھکتا ہماری سرشت میں ہی نہیں ہے اور میں نے تم پر
فی احسان نہیں کیا۔ تم نے میرے مشن میں میری مدد کی ہے۔
انے تمہیں ٹھیک کر دیا ہے اور بس"..... عمران نے مسکراتے
لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ اتنی معمولی بات نہیں ہے عمران۔ تم نے مجھ پر قابو
پانے کے بعد مجھے گولی مارنے کی بجائے مجھے نہ صرف ٹھیک کر دیا
بلکہ مجھے جانے کی بھی اجازت دے دی ہے جبکہ میں تمہارے

”پہلے میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ بھی درست تھا لیکن اب اس ہائٹ
ارد عمل دیکھ کر جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ بھی درست ہے“..... تنویر
نے جواب دیا تو سب اس کے اس ڈپلومیٹک انداز کے جواب پر بے
اختیار ہنس پڑے۔

مقابلے میں انتہائی کم ظرف انسان ثابت ہوا ہوں کہ تم جلدو۔
ہوئے تھے اور میں تم پر فائز کھولنے والا تھا۔ تم نے میری آنکھیں
کھول دی ہیں۔ آج کے بعد جب کبھی بھی تمہیں میری یا میرے کسی
ساتھی کی ضرورت ہو تو تم بلا تکلف مجھے آواز دے سکتے ہو۔ میں اپنا
جان دے کر بھی تمہاری آواز پر لبیک کہوں گا۔..... ہائٹ نے بڑے
جذباتی سے لہجے میں کہا۔

”تم خواہ خواہ جذباتی ہو گئے ہو۔ بہر حال اب یا تو ہمیں اجازت
دے دو یا تم خود اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ۔“..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے اب اس مشن سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اس لئے میں اپنے
ساتھیوں کو کال کر کے واپس چلا جاؤں گا۔ اب تم جانو اور
لیبارٹری۔ میں بہر حال تمام عمر تمہارا ممنون رہوں گا۔“..... ہائٹ
نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔

”آج معلوم ہوا ہے عمران صاحب کہ آخر آپ کیسے لوگوں کو
دوست بنالیتے ہیں۔“..... صفدر نے کہا۔

”ہاں واقعی۔ اب ہائٹ ساری عمر اس کی دوستی کا دم بھرتا رہے
گا۔“..... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ اسے زندہ رکھنا اور ٹھیک کرنا
حماقت ہے۔ اب یہ بات کر رہے ہو۔“..... جویا نے کہا۔

”کیا ہوا ہے جو آپ اس قدر جذباتی ہو رہے ہیں؟“..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

”ماسٹر کمپیوٹر کا سیکشن ڈی پھر کام کرنا بند کر گیا ہے اور نہ صرف کام کرنا بند کر گیا ہے بلکہ اس نے سیکشن ایف میں بھی مداخلت شروع کر دی ہے اور سیکشن ایف کی بیسک کی تبدیل کر دی ہے جس کے نتیجے میں اب ماسٹر کمپیوٹر کی فلرنگ مکمل طور پر غلط ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں آپ بتائیں کہ میں کیا کروں؟“..... ڈاکٹر راجہ نے کہا تو ڈاکٹر باب بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟“..... ڈاکٹر باب نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ خود آکر دیکھ لیں؟“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں آ رہا ہوں؟“..... ڈاکٹر باب نے کہا اور پھر رسیور کر پڈل پر بچ کر وہ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجی اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس؟“..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

”میں انٹرنس گیٹ سے رابرٹ بول رہا ہوں جناب۔“ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا۔ کیوں کال کیا ہے؟“..... ڈاکٹر باب نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا۔

”جناب۔ چھ افراد کو ریڈ ایسیئے کی طرف آتے ہوئے مارک کیا

لیبارٹری انچارج ڈاکٹر باب لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں معروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے انزکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس؟“..... ڈاکٹر باب نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر راجہ بول رہا ہوں؟“..... دوسری طرف سے ایک متوحش سی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر باب بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا بات ہے ڈاکٹر راجہ۔ آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں؟“..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

”آپ پریشان کہہ رہے ہیں جبکہ مجھے اپنا ذہن ہی ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا ہے؟“..... ڈاکٹر راجہ نے جواب دیا تو ڈاکٹر باب کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

یرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات موجود تھے۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر راجہ۔ میں تو آپ کی بات کا مطلب ہی نہیں
سکا۔..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"ادھر دیکھیں سر۔ ادھر فگرننگ چیک کریں اور ادھر اس حصے کو
میں۔ آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔..... ڈاکٹر
ر نے سپر کمپیوٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر باب آگے
رکھ پیوٹر کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں ہر چیز کا بغور
نہ لے رہی تھیں اور پھر اس کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔

"ادھ۔ ادھ۔ واقعی یہ تو فگرننگ ہی غلط دی جا رہی ہے۔ ادھ۔ اسے
کر دو دور نہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔..... ڈاکٹر باب نے اچانک
نہ ہونے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپریشنل سیکشن بند کر دیا ہے درنہ اب تک تو سب کیا
یا ختم ہو چکا ہوتا۔ یہ تو میں نے صرف آپ کو دکھانے کے لئے
سکرین آن کر رکھا ہے۔..... ڈاکٹر راجہ نے جواب دیتے ہوئے
۔

"وری بیڈ راجہ۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ اس قدر ایڈوانس سپر
ٹرکمپیوٹر آخر کس طرح اس حالت کو پہنچ گیا۔ یہ تو سیلف ماسٹر
ہے۔ یہ تو اپنی انٹرئل غرایاں خود دور کر لیتا ہے۔ پھر..... ڈاکٹر
پ نے کرسی پر تقریباً گرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ڈاکٹر باب۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس کے

گیا ہے جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ یہ سب ایکڑ زمین ہیں۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو مجھے کال کیوں کیا ہے۔ وہ اگر ریڈیو میں داخل ہوں گے
تو خود بخود ہلاک ہو جائیں گے۔..... ڈاکٹر باب نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا اور رسیور دوبارہ کریڈل پر پچ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے
سے باہر نکل کر راہداری سے گزرتا ہوا ہال مٹا کمرے میں داخل ہوا
جس کی ایک سائیڈ پر اندھے شیشے کا بنا ہوا بڑا سا کمرہ تھا جس کے
دروازے پر ماسٹر کمپیوٹر کے الفاظ سرخ رنگ سے لکھے ہوئے دور سے
نظر آ رہے تھے۔ ہال میں ہر طرف مشینری نصب تھی جس کے سامنے
ستولوں پر بیٹھے ہوئے افراد اس مشینری پر کام کرنے میں مصروف
تھے۔ ڈاکٹر باب تیز تیز قدم اٹھاتا اس اندھے شیشے والے کمرے کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو کمرے
کی سامنے والی دیوار میں ایک قد آدم مشین موجود تھی جس میں
ہزاروں نہیں تو سینکڑوں چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے اور
پوری مشین کی سطح پر پھیلے ہوئے چھوٹے بڑے ڈائلوں میں بھی
حرکت نمایاں نظر آ رہی تھی۔ اس مشین کے سامنے دو کرسیاں موجود
تھیں جن میں سے ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے جسم پر سفید رنگ کا ادور آل تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کا چیف انجینئر
ڈاکٹر راجہ تھا اور سپر کمپیوٹر پر اسے پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھا جاتا
تھا۔ وہ ڈاکٹر باب کو دیکھ کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے

در سسٹم میں کہیں خالت ہوا ہے اور پھر وہ بڑھتا چلا گیا ہے۔ یہ اپ
در سسٹم میں پیدا ہونے والی خرابی کو خود دور نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر
راجہ نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے ڈاکٹر راجہ کہ سپر ماسٹر کمپیوٹر کے
سسٹم میں اس طرح اچانک خرابی پیدا ہو جائے۔ نہیں۔ ایسا تو
ممکن ہی نہیں ہے۔" ڈاکٹر باب نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔
"لیکن ایسا ممکن ہو چکا ہے ڈاکٹر باب اور اب اس کے سوا اور
کوئی صورت نہیں ہے کہ اس کی جگہ دوسرا سپر ماسٹر کمپیوٹر نصب کیا
جائے۔" ڈاکٹر راجہ نے حسی لہجے میں کہا۔

"لیکن تب تک تو لیبارٹری مکمل طور پر آف رہے گی۔" ڈاکٹر
باب نے کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم نے اسے چیک کرنے کے
لئے بھی آن کیا تو اب تک کی ساری محنت ختم ہو جائے گی اور ہم
دوبارہ زبردستی پینچ جائیں گے۔" ڈاکٹر راجہ نے جواب دیتے ہوئے
کہا اور پھر اس سے چہلے کہ ڈاکٹر باب کوئی جواب دیتا اچانک پاس
پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راجہ نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر راجہ بول رہا ہوں۔" ڈاکٹر راجہ نے کہا۔
"میں انٹرنس گیٹ سے رابرٹ بول رہا ہوں۔ کیا ڈاکٹر باب
میں موجود ہیں۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ بات کیجئے۔" ڈاکٹر راجہ نے کہا اور رسیور ڈاکٹر باب
طرف بڑھاتے ہوئے اسے رابرٹ کے بارے میں بتا دیا۔

"کیا بات ہے رابرٹ۔" ڈاکٹر باب نے جھکنے وار لہجے میں کہا
یہ اس وقت رابرٹ کی کال نے اسے ذہنی طور پر ڈسٹرب کر دیا۔

"سر۔ وہ چھ ایکری ریڈ ایریے میں داخل ہو چکے ہیں لیکن نہ ہی
ڈاکٹرنگ ہوئی ہے اور نہ ہی چیک آؤٹ کنٹرول سسٹم نے کال کیا
ہے اور وہ لوگ تقریباً آؤٹ گیٹ کے قریب پینچ چکے ہیں۔" رابرٹ
نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر خراب ہو گیا ہے اور اس کا آپریشنل سیکشن آف کر
با گیا ہے اس لئے اب سائنسی حفاظتی انتظامات آف ہو چکے ہیں۔ تم
جما کر وہ اپنے آدمی بھیج کر انہیں ہلاک کر اؤ۔" ڈاکٹر باب نے
زنجبٹا جھٹتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اؤ۔ اؤ۔ مگر ڈاکٹر باب۔ اس کے لئے تو مجھے آؤٹ گیٹ کھولنا
پڑے گا۔" رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اؤ نہں۔ مین گیٹ مت کھولو۔ پھر نے دو انہیں وہاں۔ وہ
در تو داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ وہ جو بھی ہیں خود ہی گھوم پھر کر
پس چلے جائیں گے اور سنو۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔ ہم اس سے
بادہ سیر نیس مسئلے میں پھنسنے ہوئے ہیں۔" ڈاکٹر باب نے تیز
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پینچ دیا۔

”ڈاکٹر باب۔ پاکیشیا سکیورٹی سروس آپ کی لیبارٹری کی تباہی کے لئے خاصا کام کر چکی ہے۔ لیبارٹری کے عقبی طرف وہ ایک کریک میں داخل ہو کر وہاں موجود سرخ رنگ کی دیوار پر انتہائی خوفناک جہم بھی فائر کر چکے ہیں۔ گو انہیں ناکامی ہوئی ہے لیکن اب وہ لیبارٹری کے مین گیٹ کو توڑنا چاہتے ہیں اور انہیں مین گیٹ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر باب نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے۔

”آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ کے ذمے یہی کام رہ گیا ہے کہ آپ صرف مجھے اطلاع دیتے رہیں۔ حکومت نے آپ کی خدمات صرف اس لئے ہائر کی ہیں کہ آپ انہیں روکیں۔ انہیں ہلاک کریں۔ ڈاکٹر باب بے اختیار پھٹ پڑا۔

”آئی ایم سوری ڈاکٹر باب۔ میرے گروپ کے سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور میں بھی شدید زخمی ہوا ہوں۔ اس لئے میں واپس جا رہا ہوں۔ آپ حکومت سے بے شک کہہ دیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ اپنی حفاظت کا خود ہی بندوبست کر لیں۔“ دوسری طرف سے تلخ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر باب نے رسیور رکھ دیا۔

”جب وہ دیوار نہیں توڑ سکے تو مین گیٹ کیسے توڑ سکتے ہیں نانسنس۔ اس کا کام صرف اطلاع دینا ہی رہ گیا ہے۔“ ڈاکٹر باب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے

”اب کیا کرنا ہے ڈاکٹر راجر۔ یہ تو انتہائی نازک اور بھیانک مسئلہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنا؛ گی..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

”کرنا کیا ہے۔ اب یہ سپر ایمرٹ کمپیوٹر تو یہاں دینے بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا اس لئے اس کی جگہ دوسرا کمپیوٹر منگوائیں۔ اسے یہاں نصب کر کے آن کریں گے اور بیک اپ ریزرو ڈیٹا اس میں ٹرانسفر کر کے اسے واپس بھیجوا دیں گے۔ اس کے سوا تو اب مزید کچھ نہیں ہو سکتا۔“ ڈاکٹر راجر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں بات کرتا ہوں۔“ ڈاکٹر باب نے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں داخل ہوا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈاکٹر باب نے رسیور اٹھایا۔

”ہائٹ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔“ دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ایک تو اس نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ کراؤ بات۔“ ڈاکٹر باب نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہیلو سر۔ ہائٹ بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ہی ہائٹ کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے مسٹر ہائٹ۔“ ڈاکٹر باب نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا۔

سپیشل ایجنسی کے چیف جیفریے لائن پر ہیں جناب۔" دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"کراؤ بات"..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"ہیلو۔ جیفریے بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد جیفریے کی آواز سی آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر باب بول رہا ہوں لیبارٹری انچارج"..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"میں ڈاکٹر خیریت۔ کیسے آپ نے مجھے براہ راست کال کیا ہے"..... دوسری طرف سے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔
"آپ نے جس سپیشل ایجنٹ ہانسٹ کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا وہ ناکام ہو چکا ہے"..... ڈاکٹر باب نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ناکام ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔" جیفریے کی اہتائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اس نے مجھے فون کیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کی تباہی کے لئے کام کر رہے ہیں جبکہ اس کا پورا ٹروپ ہلاک ہو چکا ہے اور وہ خود شدید زخمی ہوا ہے اور اب وہ واپس جا رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"..... ڈاکٹر باب نے اسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری ہیڈ۔ لیبارٹری تو محفوظ ہے ناں"..... دوسری

نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"میں سر"..... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"..... ڈاکٹر باب نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد گھنٹی بج گئی تو ڈاکٹر باب نے رسیور اٹھایا۔

"میں"..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب ایک اہتائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ وہ ایک گھنٹے بعد فارغ ہوں گے۔ میں نے ان کے سیکرٹری سے کہہ دیا ہے کہ جیسے ہی وہ فارغ ہوں ان کی بات آپ سے کرادی جائے"..... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ایسا کرو کہ سپیشل ایجنسی کے چیف جیفریے سے بات کراؤ"..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

"میں سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر باب نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب جیفریے کو بتانا چاہتا تھا کہ اس کا بھیجا ہوا ہانسٹ کس طرح ناکام ہو گیا ہے۔ اس جیفریے نے ہانسٹ کی اتنی تعریف کی تھی کہ جیسے وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج گئی تو ڈاکٹر باب نے رسیور اٹھایا۔

"میں"..... ڈاکٹر باب نے کہا۔

طرف سے اس بار انتہائی متوحش سے لے مجھے میں کہا گیا۔

”ہاں۔ لیبارٹری تو محفوظ ہے اور اس نے بہر حال محفوظ رہنا ہے۔ اس کی تو آپ فکر نہ کریں۔ میں نے تو آپ کو اس لئے اطلاع دی ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کا بھیجا ہوا آدمی ناکام ہو چکا ہے اور پلیراب مزید کسی آدمی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ ڈاکٹر باب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر باب۔ پاکیشیائی بمبھٹ انتہائی خطرناک بمبھٹ ہیں۔ آپ پلیراپنے حفاظتی انتظامات کی مکمل اور مسلسل چیکنگ کرتے رہیں۔ یہ پاکیشیائی بمبھٹ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ میں اس دوران اپنی بمبھٹ کا ایک اور سیکشن وہاں بھجواتا ہوں لیکن بہر حال اسے وہاں پہنچنے میں وقت تو لگ ہی جائے گا۔“..... جیفرے نے کہا۔

”کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر جیفرے۔ ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں اور میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے خود ہی کہہ دوں گا کہ میں نے آپ کو منع کر دیا ہے۔“ ڈاکٹر باب نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ بہر حال انچارج ہیں۔“..... دوسری طرف سے ایسے لے میں کہا گیا جیسے بولنے والے کے ذہن پر پڑا ہوا بوجھ اتر گیا ہو۔

”اوکے۔“..... ڈاکٹر باب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

پڑے۔

میرا خیال ہے عمران صاحب لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں گزریز کرنے کی ترغیبیں سوچتے رہے ہوں گے۔..... کیپٹن شکیل نے کہا۔
 یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جاگرن میں بیٹھ کر لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں گزریز کر دی جائے۔ تم نے بھی عمران کو مافوق الفطرت سمجھ لیا ہے۔..... حویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔
 ان معاملات میں عمران صاحب واقعی مافوق الفطرت صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ صرف فون کال کر کے بڑی بڑی جدید اور محفوظ ترین لیبارٹریاں تیار کر چکے ہیں۔ پھر بھی تمہیں ان کے مافوق الفطرت ہونے پر یقین نہیں آ رہا۔..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
 "ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھے یاد نہ رہا تھا۔" حویر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی اعتراف کرتے ہوئے کہا۔
 "تمہیں معلوم ہے کہ حویر کیوں مان گیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "تم بتا دو۔..... جو بیانے کہا۔
 "اس لئے تاکہ مجھے مافوق الفطرت تسلیم کر کے میرا نام ہٹا دے اور خود سو مہر جیت لے۔..... عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ حفاظتی انتظامات آف کر چکے ہیں۔ پلیز بتا دیں تاکہ ہم اطمینان سے آگے بڑھ سکیں ورنہ مجھے تو

"کیا آپ نے ان انتظامات کو آف کر دیا ہے۔ کیسے۔..... اس بار صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "تم لوگ تو جاگرن جا کر گھوڑے بچ کر سو گئے تھے جبکہ میں نے باقاعدہ کام کیا ہے۔..... عمران نے کہا۔
 "کیا کام۔..... جو بیانے چونک کر پوچھا۔
 "مہی کہ ساری رات جاگتا رہا ہوں۔..... عمران نے جواب دیا۔
 "کیوں۔ کیا ہوا تھا تمہیں۔..... جو بیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو بے چارے شاعروں کو ہوتا ہے۔ رات کو جاگ جاگ کر تارے گنتے رہتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
 "تم شاعروں کو خواہ مخواہ بدنام نہ کیا کرو۔ اپنی بات کرو۔ کس لئے جاگتے رہے تھے۔..... حویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "عمران صاحب۔ کیا آپ لیبارٹری کے محل وقوع کو تلاش کرتے رہے ہیں۔..... صفدر عمران کے جواب دینے سے پہلے بول پڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جس انداز میں جواب دیتا ہے اس سے معاملات بگڑ سکتے ہیں اور اصل بات درمیان میں ہی گول ہو جاتی ہے۔

"وہ تو میں پہلے ہی تلاش کر چکا تھا۔..... عمران نے جواب دیا۔
 "تو پھر۔..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

واقعی یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارا ہر اٹھنے والا قدم کسی بھی موت کا قدم بن سکتا ہے..... اس بار صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ میرے پیچھے آنے کے باوجود اس قدر چوکے اور محتاط ہو کہ جیسے موت کی دادی ہیں جا رہے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ لیبارٹری تک پہنچنے پہنچتے تم سب کا زورس بریک ڈاؤن ہو جائے..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا تم نے واقعی جاگرن میں بیٹھ کر لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات آف کر دیئے ہیں۔ کیسے....." جو یانے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ہائٹ سے لیبارٹری کا ٹیلی فون نمبر حاصل کر لیا تھا اور یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ یہ وائرلیس آپریٹڈ فون ہے۔ اس کی مدد سے میں نے لیبارٹری کا محل وقوع بھی نقشے پر ٹریس کر لیا اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے سپر ماسٹر کمپیوٹر کو بھی فون کال کی مدد سے پریشن کر دیا کیونکہ وائرلیس آپریٹڈ فون کا تعلق سپر ماسٹر کمپیوٹر سے ہوتا ہے اور سپر ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ہی کالز آگے ترسیل ہوتی ہیں۔ لیبارٹری کا جو فون نمبر تھا اس سے میں نے ماسٹر کمپیوٹر کا لنک نمبر تلاش کر لیا اور ماسٹر کمپیوٹر کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کا ردوائی میں مجھے ساری رات لگ گئی لیکن آخر کار میں نے اس کی بنیادی کی اور اس کی طاقت کا صحیح اندازہ کر لیا۔ اس کے بعد اس کے در

السم میں گزیر کرنا ممکن ہو گیا اور پھر صبح کو میں اپنے مقصد میں لیاب ہو گیا۔ میں نے سپر ماسٹر کمپیوٹر کا نہ صرف ایک سیکشن آف دیا بلکہ دوسرے سیکشن کی بنیادی کی بھی تبدیل کر دی جس کے ذریعے میں انہیں خود ہی ماسٹر کمپیوٹر کو مکمل طور پر آف کر دیا گیا اور نہ ہی کچھ تباہ ہو جاتا اور سپر ماسٹر کمپیوٹر کے آف ہوتے ہی سائسی عقی انتظامات بھی آف ہو گئے۔ اسی لئے میں اطمینان سے آگے ا جا رہا ہوں ورنہ یہاں سے سو گز پیچھے ہی ہماری راکھ پختانوں پر چلی ہوتی..... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ صرف فون کال سے کسی سپر ماسٹر کمپیوٹر آف کر دیا جائے....." صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے صفدر۔ سائیس بہت آگے بڑھ چکی ہے جبکہ تم تک خطبہ نکاح بھی یاد نہیں کر سکتے....." عمران نے جواب دیا

ول بے اختیار انہیں قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تو کیا اب وہاں سے فون کا رابطہ ختم ہو چکا ہے....." جو یانے نے موضوع بدلنے کے لئے پوچھا۔

ی نہیں۔ فون کا رابطہ گو سپر ماسٹر کمپیوٹر سے تھا لیکن چونکہ یہ بس آپریٹڈ فون ہے اس لئے سپر ماسٹر کمپیوٹر آف ہوتے ہی اس کا براہ راست وائرلیس کے ذریعے ہو گیا ہو گا اس لئے فون تو آف ہوا ہو گا البتہ سپر ماسٹر کمپیوٹر ضرور آف ہو گیا ہو گا۔" عمران اب دیا۔

"یہ دیوار نہیں ہے۔ لیبارٹری کا داخلی گیٹ ہے لیکن اسے اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ دیکھنے والے اسے ریڈ بلاکس سے بنی ہوئی دیوار سمجھ کر واپس چلے جائیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب یہ کھلے گا کیسے"..... صابر نے کہا۔

"کھل جائے گا سمجھنا پڑے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہاں ہم خطرے میں ہیں"..... اچانک صفدر نے کہا۔

"جہماری چھٹی حس گہرائی میں پہنچ کر ہی کام کرتی ہے شاید۔ بہر حال اپنی پشت پر موجود بلیک میں سے میزائل گن نکالو اور دروازہ کھول دو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدا ہوا بلیک اتارا اور اسے نیچے رکھ کر اس نے اس میں موجود میزائل گن کے پارٹس نکال کر انہیں تیزی سے جوڑنا شروع کر دیا۔

"سب لوگ مشین گنیں تیار کر لیں۔ دروازہ کھلتے ہی ہمیں حوشر ایشن کرنا ہوگا"..... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب تیزی سے حرکت میں آگئے جبکہ عمران نے جیب سے ایک چھٹی نال والا بمباری سی ساخت کا پشٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور باقی ساتھیوں نے مشین گنوں کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑا اور بمباری

"عمران صاحب۔ کیا اب لیبارٹری کا گیٹ بھی کھل چکا ہوگا۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا تعلق ان سائنسی حفاظتی انتظامات سے نہیں ہے اس لئے وہ بند ہی ہوگا"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ یلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کے ڈسکے ہی باقی ساتھی بجز رک گئے۔

"کیا ہوا"..... جویا نے چونک کر پوچھا۔

"لیبارٹری کا داخلی گیٹ آگیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نوکیلی چٹان کے ایک حصے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو بالکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی ایک خاصی بڑی چٹان اس طرح ایک سائیڈ پر پڑتی ہلا گئی جیسے پہاڑوں پر چلنے والا دروازہ سائیڈ پر خود بخود کھٹک جاتا ہے اب وہاں نیچے گہرائی میں جاتا ہوا باقاعدہ پختہ راستہ نظر آ رہا تھا۔

"آؤ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس راستے پر چلتا ہوا نیچے اترنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہل رہے تھے اور پھر کافی دور گہرائی میں جا کر وہ رک گئے کیونکہ سب سرخ رنگ کی دیوار تھی۔ ویسی ہی دیوار جیسی وہ پہلے کریم سے کر دیکھ چکے تھے۔

"اوہ۔ یہ تو ریڈ بلاکس کی دیوار ہے۔ یہ تو تباہ بھی نہیں ہو سکتی"..... صفدر نے کہا۔

روشنی بھیلی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں حرکت برائے نام سی ہے۔ اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا پایا۔ اس کے ساتھ ہی میزے میزے انداز میں کمرے کے فرش پر بڑے ہوئے تھے۔

”اوہ۔ اتنی بلندی سے اس پختہ فرش پر گرنے کے باوجود بھی ہم زندہ بچ گئے ہیں۔ حیرت ہے۔“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ بہر حال اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا البتہ اس کے ساتھ اسی طرح بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کا جسم تیزی سے حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ان کے ہاتھوں میں جو اسلحہ موجود تھا اور ساتھیوں کی پشت پر جو سیاہ بیگ تھے وہ سب موجود نہ تھے۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم براہ راست یہاں نہیں گرے بلکہ ہمیں یہاں لا کر پھینکا گیا ہے۔ لیکن کیوں؟“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ آہستہ مخصوص انداز میں ورزش شروع کر دی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے اسے خود بخود ہوش آیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا جسم پوری

میں میگزین لگا کر وہ تیار ہو گئے۔ تھیلے انہوں نے دوبارہ اپنی اپنی پشت پر باندھ لئے تھے لیکن ان کی نہیں کھلی ہوئی تھیں۔

”چلو کھل جا سم کہو صفدر۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن کا رخ دیوار کے درمیانی حصے کی طرف کر کے ٹرگن ہوا دیا۔ ہٹلے سے دھماکے کے ساتھ ہی گن سے سرخ رنگ کا ایک کیپسول نکل کر دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور دیوار کا درمیانی حصہ ٹوٹ کر اندرونی طرف کو جا گرا۔ دوسری طرف ایسا ہی راستہ دور تک جاتا دکھائی دے رہا تھا جیسے راستے سے وہ گزر کر یہاں تک پہنچے تھے۔ عمران جلد لچے خور سے اس راستے کو دیکھتا رہا۔

”اندر معاملہ صاف ہے۔ آؤ۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سب اندرونی راستے پر دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک گنگڑا ہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی اور وہ باوجود کوشش کے سنبھل ہی نہ سکے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر کے بل کسی گہرے کنوئیں میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور یہ احساس بھی انہیں صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا۔ پھر ان کے ذہن ان کا ساتھ چھوڑ گئے پھر جس طرح گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی روشنی کا نکتہ سا چمکا اور اس کے ساتھ ہی آہستہ آہستہ یہ

اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پشیل تھے لیکن جیسے ہی یہ اندر داخل ہوئے صفدر اور تنویر ان پر جھپٹ پڑے اور پلٹ جھپکنے میں وہ ان کے سینے سے لگ کر دوبارہ دروازے کی سائیڈ میں کھڑے نظر آ رہے تھے۔ صفدر اور تنویر نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اس لئے وہ صرف حرکت ہی کر رہے تھے جبکہ جو لیا اور کیپشن ٹھیل نے ان دونوں کے ہاتھوں سے ٹکٹے والے مشین پشیل جھپٹ لئے تھے اور پھر جب بعد لکھوں تک مزید کوئی آدمی اندر داخل نہ ہوا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کھلے دروازے کی دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک بند راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جاری تھیں۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا اور اسے اندر سے باقاعدہ لاک کر دیا۔

• صفدر اسے فرش پر اچھال دو اور تنویر تم اسے ختم کر دو۔
 عمران نے صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے ٹکٹے اپنے ساتھ موجود آدمی سمیت دو قدم آگے بڑھائے اور دوسرے لمحے اس آدمی کا پھونکا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ڈھیلا پڑ گیا اور تنویر نے اسے سائیڈ پر اچھال دیا۔ وہ اس کی گردن توڑ چکا تھا جبکہ صفدر نے اپنے سامنے موجود آدمی کو اس انداز میں آگے کی طرف جھٹکا دیا کہ وہ ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کے منہ سے

طرح حرکت میں آ گیا تو اس نے جھٹک کر صفدر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ بعد لکھوں بعد جب صفدر کے جسم میں ہلکی سی حرکت کا تاثر نمودار ہوا تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور ساتھ پڑے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ انہیں کسی گیس یا انجکشنوں کی مدد سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں گو ناک اور منہ بند کر کے ہوش نہیں آ سکتا تھا لیکن چونکہ ان کے جسموں میں حرکت آگئی تھی اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نائپ کی گیس یا انجکشن کے شکار کا ناک اور منہ بند کر کے بھی ہوش میں لایا جا سکتا تھا اور اسی لئے اس نے کوشش کی تھی جس کا مثبت نتیجہ سامنے آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن ان کے جسموں میں حرکت بے حد کم تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے بھی ورزش شروع کر دی اور آہستہ آہستہ وہ فٹ ہوتے چلے گئے۔

• عمران صاحب۔ ہمیں یہاں اس انداز میں کیوں رکھا گیا ہے..... صفدر نے کہا۔

• شاید ہماری موت کے وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک سائیڈ دیوار میں موجود فولادی دروازے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ سب تیزی سے اس دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ بعد لکھوں بعد دروازہ کھلا

فرغ فرہشت کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جونہی۔ میرا نام جونہی ہے"..... اس آدمی نے کراہتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تم اور تمہارا ساتھی یہاں کیوں آئے تھے؟"..... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں ہلاک کرنے"..... جونہی نے جواب دیا۔

"پہلے ہمیں کیوں زندہ رکھا گیا تھا؟"..... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر باب کے حکم پر ایسا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو کال کر کے انہیں پوری تفصیل بتائی تو ڈیفنس سیکرٹری نے تم لوگوں کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا"..... جونہی نے جواب دیا۔

"یہاں کتنے آدمی موجود ہیں؟"..... عمران نے پوچھا۔

"سیکورٹی سیکشن میں ہم دونوں کے ساتھ باس رابرٹ ڈیوٹی دیتا ہے۔ لیبارٹری کا علم نہیں ہے"..... جونہی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سیکورٹی سیکشن کیا لیبارٹری سے علیحدہ ہے؟"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیبارٹری علیحدہ ہے اور سیکورٹی سیکشن علیحدہ"..... جونہی

نے جواب دیا تو عمران نے پیر موڑ دیا۔ جونہی کا جسم ایک لمحے کے لئے جڑا اور پھر سلاکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"یہ نئی بات سامنے آئی ہے۔ بہر حال آؤ۔ اب باقی تفصیل اس

رابرٹ سے معلوم ہوں گی"..... عمران نے کہا اور بھر مڑا۔

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی سر ملاتے ہوئے اس کے

پیچھے چل پڑے۔ عمران نے البتہ جولیا سے مشین پشیل لے لیا تھا۔

اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی جو

آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ وہ تیز تیز لیکن بے آواز انداز میں چلتے ہوئے

آگے بڑھتے چلے گئے۔ موڑ کے قریب پہنچ کر عمران رک گیا تو اس کے

پیچھے آنے والے اس کے ساتھی بھی رک گئے۔ موڑ کی دوسری طرف

سے کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن آواز

خاصی مدہم تھی۔ عمران نے موڑ سے سر نکال کر جھانکا تو راہداری کا

اختتام ہو رہا تھا اور اختتام سے پہلے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور

باتیں کرنے کی آواز اس کمرے سے ہی آرہی تھی۔ عمران آہستہ سے

آگے بڑھا اور پھر اس دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔ اس کے ساتھی

بھی اس کے پیچھے رک گئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب واقعی جا کر دیکھنا پڑے گا کہ جونہی اور آرتھر کو

کیا ہوا ہے۔ بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے ہوئے افراد کو

گولیاں مارنے میں اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہئے"..... ایک آدمی کی

آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرسی کھسکنے کی آواز بھی آئی تو

”وہ آگے ہے۔ یہ سیکورٹی سیکشن ہے۔ اس کے بعد لیبارٹری ہے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر باب سے جہاری آنے والوں کے بارے میں کیا بات ہوئی ہے۔ تفصیل سے بتاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ پیر ہٹا لو۔ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ پلیر۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔“..... رابرٹ نے کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

”اے اٹھا کر سائیڈ کر سی پر بٹھا دو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو۔“..... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور فرش پر ابھی تک بے حس و حرکت پڑے ہوئے رابرٹ کو اٹھا کر انہوں نے کر سی پر ڈالا اور اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔

”مم۔ مم۔ میری گردن مضبوط۔ ورنہ۔“..... اس نے بھکی لنگنے والے انداز میں کہا۔ ظاہر ہے کوٹ پشت پر نیچے ہو جانے لگی وجہ سے وہ اب خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گلاب مسل سکتا تھا۔

”سنو رابرٹ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں جہار بے غرے برواشت کرتا رہوں اس لئے تم میرے سوالوں کا جواب دو ورنہ واقعی جہاری گردن مسل جاسکتی ہے۔“..... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں۔“ رابرٹ

عمران ہاتھ میں مٹھین پٹل لئے اچھل کر دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔ سلسلے میز پر ایک انٹرکام بھی موجود تھا۔

”تم۔ تم۔ کیا مطلب۔“..... اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ آدمی جیچٹا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گر ا اور پھر اس کے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے گھما دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹنا ہوا جسم یکھٹ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

”کیا نام ہے جہار۔“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میرا نام رابرٹ ہے۔ رابرٹ۔“..... اس آدمی نے رک رک کر اور کر رہتے ہوئے جواب دیا۔ عمران کے ساتھی بھی اب کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

”جہاری یہاں کیا حیثیت ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”میں سیکورٹی انچارج ہوں۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”لیبارٹری کہاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو اس کے ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

نے کہا۔

"ہمارے ساتھ کیا کیا گیا تھا۔ تفصیل بتاؤ۔" عمران نے کہا۔
 "تم نے داخلی دروازہ میزائل سے اڑا دیا۔ اس کے بعد تم
 راہداری سے گزرے تھے کہ میں نے راہداری کا فرش کھول دیا اور تم
 نیچے موجود گہرے کنوئیں میں گر پڑے۔ تم بے ہوش ہو چکے تھے۔
 تمہیں وہاں سے اٹھا کر سیکورٹی کے بلیک روم میں لے جا کر ڈال دیا
 گیا اور تمہیں ایسے انجشن لگا دیئے گئے جن سے تم بے حس و حرکت
 ہو جاؤ اور پھر میں نے ڈاکٹر باب سے بات کی تاکہ تمہارے بارے
 میں آخری احکام لے سکوں۔ ڈاکٹر باب نے کہا کہ وہ ڈیفنس سیکورٹی
 سے بات کر کے تجھے حکم دے گا۔ ڈیفنس سیکورٹی کسی میٹنگ میں
 معروف تھے۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو انہیں بتایا گیا انہوں نے
 فوری طور پر تم سب کی ہلاکت کا حکم دے دیا۔ میں نے اپنے دو آدمی
 جونی اور آدر تھرہیجے تاکہ تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر
 دیا جائے لیکن کافی دیر ہو گئی وہ واپس نہ آئے تو میں ابھی سوچ ہی رہا
 تھا کہ انہیں اتنی دیر بھلا کیوں ہوئی ہے کہ ڈاکٹر باب کا فون آگیا۔
 وہ تمہاری موت کنفرم کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ ڈیفنس سیکورٹی کو
 اطلاع دے دیں جس پر میں نے خود اٹھ کر بلیک روم میں جانے کا
 فیصلہ کیا ہی تھا کہ اچانک تم اندر آ گئے۔" رابرٹ نے پوری
 تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "تم یا تمہارے آدمی لیبارٹری میں جاتے بہتے ہوں گے۔"

ران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا سیشن علیحدہ ہے۔ لیبارٹری میں چونکہ انتہائی اہم
 ایسی کام مسلسل ہوتا رہتا ہے اس لئے وہاں کوئی نہیں جاتا البتہ
 لیبارٹری کے لوگ جب لیبارٹری سے باہر جاتے ہیں تو وہ یہاں آتے
 ہیں اور پھر داخلی گیٹ سے ہم انہیں باہر پہنچاتے ہیں۔" رابرٹ
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سیشن اور لیبارٹری کے درمیان کیا رکاوٹ ہے؟"
 ران نے پوچھا۔

"میز لاک موجود ہے جس میں سے راستہ لیبارٹری کے اندر سے
 بولا جاسکتا ہے۔" رابرٹ نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ
 ران کوئی اور سوال کرتا میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج
 ٹھی۔

"اس کا منہ بند کر دو۔" عمران نے کہا اور تیزی سے میز کی
 طرف مڑ گیا جبکہ رابرٹ کی کرسی کے نیچے کھڑے ہونے صفدر نے
 رابرٹ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسور
 لٹھایا۔

"لیس۔ رابرٹ بول رہا ہوں۔" عمران نے رابرٹ کی آواز اور
 لچے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے رپورٹ نہیں دی حالانکہ میں نے تمہیں
 پوری طور پر رپورٹ دینے کے لئے کہا تھا۔ ادھر وہ ڈیفنس سیکورٹی

وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ آدمی اگر زندہ رہے تو اسے دنیا میں
بہیں نہ کہیں کام مل ہی جاتا ہے۔..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

”کیسا تعاون۔ بلیز مجھے مت مارو۔ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ انہما
لوگ میرے بس سے باہر ہو۔ تم نے جونی اور آر تھر کا کیا کیا
ہے۔..... رابرٹ نے کہا۔

”وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم ہمیں لیبارٹری کے بارے میں
نقصیات بتاؤ گے۔ اس کا نقشہ، اس میں کام کرنے والے ساتھی
دانوں کی تفصیل اور اس کے خفیہ راستوں کی تفصیل۔..... عمران
نے کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ میں تو جہاں رہتا ہوں۔“
رابرٹ نے رک رک کر کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چھپا رہا
ہے۔

”اوکے۔ جہازری مرضی۔ صفدر اوجھ آجاؤ۔..... عمران نے منہ
بناتے ہوئے پچھلے رابرٹ سے کہا اور پھر رابرٹ کے عقب میں کھڑے
صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔ اسی
لحظے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پشیل کا رخ رابرٹ کی
طرف کر دیا۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں۔ سب کچھ بتا دو ورنہ۔..... عمران کے
لہجے میں نکھٹ بے پناہ سفاکی سی ابھر آئی تھی اور رابرٹ کا چہرہ ہلکی

بار بار کال کر کے میرا سر کھا رہا ہے۔..... دوسری طرف سے اچھٹ
جھلٹے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”سر۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔ ان لوگوں کو ہلاک
دیا گیا ہے اور اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے سر اور داخلی دروازہ
نوتا پڑا ہے۔ اس کا بھی تو کچھ ہونا چاہئے۔..... عمران نے رابرٹ
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ دروازے کی بات اس نے اس
کر دی تھی کہ ڈاکٹر باب ظاہر ہے اس سلسلے میں کوئی ہدایات دے
اور اس کے ذریعے بات آگے بڑھ سکے گی۔

”ان کی لاشوں کو ابھی وہیں رکھو۔ میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب
کو بتا کر ان سے پوچھوں گا اور دروازے کا کام بھی ہو جائے گا۔ ابھی
جہاں لیبارٹری کا مسئلہ پڑا ہوا ہے۔..... دوسری طرف سے جھلٹے
ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران
نے ریسور رکھ دیا اور پھر وہ رابرٹ کی طرف مڑا تو صفدر نے اس کے
منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

”یہ۔ یہ تم نے میری آواز اور لہجے میں کیسے بات کر لی۔ کیا
مطلب ہوا اس کا۔..... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

”اس کا مطلب یہ ہے مسٹر رابرٹ کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو
تو ہمارے ساتھ تعاون کرو ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر کے جہازری آواز
اور لہجے میں خود ہی باقی کام مکمل کر لیں گے لیکن جسے موت آجائے

کی طرح زرد پتہ چلا گیا۔

”مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں..... رابرٹ نے ہکلائے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے صفدر کے پیچھے ہٹ جانے اور عمران کے لئے یہ اجر آنے والی سفاکی کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اسے گولہ مارنے والا ہے۔

”بولو۔ لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتاؤ..... عمران نے کہا۔

”لیبارٹری میں ساتھ افراد کام کرتے ہیں جن کا انچارج ڈاکٹر باب ہے۔ اس کا اس سیکورٹی آفس کی طرف سے راستہ ہے۔ ہمارا کام باہر سے آنے والے لوگوں کی سیکورٹی جینٹنگ ہوتا ہے۔ چاہے وہ ڈاکٹر باب یا وزیراعظم ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے علاوہ ایک اور خفیہ راستہ بھی ہے لیکن اس کا کنٹرول ڈاکٹر باب کے پاس ہے۔ سیکورٹی سیکشن سے ایک راستہ لیبارٹری کو جاتا ہے جسے ریڈ بلاک ویوار سے بند کیا گیا ہے اور یہ راستہ بھی اندر سے ڈاکٹر باب ہی کھول سکتا ہے۔ ہم نہیں کھول سکتے۔ الٹہ ڈاکٹر باب پہلے مجھے فون کر دیتا ہے۔ بس مجھے اس کا معلوم ہے..... رابرٹ نے جلدی جلدی سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

”اگر ڈاکٹر باب کو یہاں بلوانا ہو تو کیسے بلواؤ گے؟“ عمران نے کہا۔

”وہ نہیں آئے گا۔ وہ انتہائی سکی آدی ہے..... رابرٹ نے

دبا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر بڑے وئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”اب تم خود خاموش رہو گے۔“ مجھے..... عمران نے رابرٹ سے کہا اور واپس مڑ کر اس نے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس سر۔ رابرٹ بول رہا ہوں..... عمران نے رابرٹ کی آواز پر لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ تم وہی پاکیشیانی بھینٹ ہو۔ رابرٹ مجھے سلمنے کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا ہے۔ تم نے اس کا کوٹ اس کی پشت پر کر رکھا ہے اور تم مرنے کے لئے تیار ہو ماؤ..... دوسری طرف سے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھ دیا۔

”آؤ باہر..... عمران نے کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے روازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک چھت سے کھٹاک کھٹاک ل تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر یہی آوازیں باہر راہداری سے بھی سنائی دیں۔

”ویواروں کے ساتھ ہو جاؤ..... عمران نے جیج کر کہا اور بجلی کی سی تیزی سے وہ سب ویواروں کے ساتھ چٹ کر کھڑے ہو گئے جبکہ رابرٹ یہ آوازیں سنتے ہی بھڑک کر کرسی سے اٹھا لیکن دوسرے لمحے لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ اس کے ساتھ ہی چھت سے نکلنے والی گنوں سے بھٹ تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ یہ سب دم سادھے ویواروں کے

"آؤاب وہ راستہ تلاش کریں۔ اور تو ہی راہداری اور کرہ ہے۔ شاید یہ راستہ اور اس راہرٹ کے عقبی کرے سے نکلتا ہو گا۔" عمران نے کہا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا جو کرے کے ایک کونے میں تھا۔ جب اس نے دروازہ کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے کے پیچھے موجود چھوٹے سے کرے کا فرش گولیوں سے بھرا ہوا تھا اور وہاں موجود فریئر جہا ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو لگتا ہے کہ پورے سکورٹی سیکشن میں فائرنگ کی گئی ہے۔ بہر حال آؤ۔"..... عمران نے کہا اور گولیوں کو پیر سے ہٹاتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا کیونکہ گولیوں پر پیر بڑ جانے سے وہ سلب ہو سکتا تھا۔ اس کرے کی دوسری طرف ایک راہداری تھی لیکن اچانک عمران ٹھٹک کر رک گیا۔

"کیا ہوا۔"..... اس کے پیچھے آتی ہوئی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا سامان بھی تو اس سکورٹی سیکشن میں ہی ہو گا۔ اسے تلاش کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے۔"..... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"آپ چلیں میں اسے تلاش کر کے لاتا ہوں۔"..... صفدر نے کہا۔ "وہ سامان لازماً اس دفتر میں کسی خفیہ سیف میں ہو گا۔" عمران نے کہا اور راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری میں فائرنگ نہیں ہوئی تھی البتہ راہداری کا اختتام ایک سرخ رنگ کی دیوار پر ہوا۔ یہ واقعی ریڈ بلاکس دیوار تھی۔

ساتھ چھٹے ہوئے کھڑے تھے۔ گولیاں ان کے پیروں میں پڑ رہی تھیں البتہ راہرٹ کا جسم فائرنگ کی زد میں آکر چھلنی ہو چکا تھا۔ کچھ در تک فائرنگ ہوتی رہی پھر یکھت فائرنگ رک گئی اور کھٹاک کھٹاک کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

"فرش پر اس طرح گر جاؤ جیسے تم ہٹ ہو چکے ہو۔ فوراً۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی فرش پر ٹیڑھے میزے انداز میں گر گیا۔ اس کی پیروی اس کے ساتھیوں نے بھی کی۔ عمران اس انداز میں گرا تھا کہ اس کا چہرہ چھت کی طرف تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن آنکھوں کے درمیان معمولی سی جھری سے وہ چھت کو بھی دیکھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ چھت سے روشنی نکلے گی جس کی مدد سے انہیں چپک کیا جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا البتہ وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا تھا۔ کرے میں موجود میز کریساں اور میز پر بڑا ہوا فون بھی گولیوں کی شدت سے پڑے پڑے ہو کر فرش پر بکھر گئے تھے۔ پھر یکھت چھت سے ایک بار پھر ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی اور عمران نے غیر محسوس طور پر ہونٹ بھیجنے لائے۔ اس کے ساتھ ہی چھت کے درمیان ایک گول ٹکڑا روشن ہو گیا لیکن یہ روشنی تیز نہ تھی۔ کچھ در تک روشنی نظر آتی رہی پھر وہ بجھ گئی اور اس کے ساتھ ہی کھٹک کی آواز ایک بار پھر سنائی دی تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہنس پڑے اور پھر وہ دونوں مڑے اور دروازہ کر اس کر کے باہر چلے گئے۔

"اب ہم کٹ تک جہاں کھڑے نہیں گئے۔" تنویر نے کہا۔

"جب تک جو یا کسی ایک کے حق میں فیصلہ نہیں دے دیتی۔" عمران نے جواب دیا تو جو یا اور تنویر دونوں ہی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب؟" جو یا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے اسی لئے غیر متعلق افراد کو بھجوا یا ہے۔ اب یہاں تم یا میں یا رقیب روسیہ۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسیہ اور اب تم اطمینان سے فیصلہ کر سکتی ہو کہ۔" عمران بات کرتے کرتے ہلکتے خاموش ہو گیا۔

"کہ کیا؟" جو یا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ ایسے ہی بکواس کرتا رہتا ہے۔ اس کی عادت ہو گئی ہے بکواس کرنے کی۔" تنویر نے ہمدردی سے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ تم اطمینان سے فیصلہ کر سکتی ہو کہ ہم یا میں سے کون اس دیوار پر سزا کر اسے بھڑکتا ہے؟" عمران نے فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری واقعی عادت ہو گئی ہے بکواس کرنے کی۔ دیوار سے سر پھوڑنے کا کیا مطلب ہوا؟" جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو جہاں سے لیبارٹری کا دروازہ ہے؟" عمران نے کہا اور اس کے پیچھے آنے والوں نے اشارات میں سر ملادے۔

"وہ لازماً ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے۔" جو یا نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ وہ خفیہ راستے سے اگل کر داخلی دروازے سے آئیں۔" عمران نے کہا۔

"وہ عام سائیس دان ہیں۔ تمہاری طرح سیکرٹ لیجنٹ نہیں ہیں۔" جو یا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"انہوں نے جس انداز میں چیکنگ کر کے فائرنگ کی ہے اس سے تو لگتا ہے کہ وہ ہم سے بھی بڑے سیکرٹ لیجنٹ ہیں۔" عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور جو یا عمران کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس داخلی دروازے کے قریب پہرہ دہتا ہوں ورنہ اچانک آجانے والے مسلح افراد سے منشا خاصا مشکل بھی ثابت ہو سکتا ہے۔" لکپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی وہاں ٹمبر کر تم اطمینان سے لیبارٹری کی تباہی کا پلان سوچ سکتے ہو۔ باقی رہا اسلحہ۔ تو وہ لازماً اس سیکورٹی سیکشن کے کسی کمرے میں موجود ہو گا لیکن صاف بھی تمہارے ساتھ رہے گی تاکہ چیک کرتی رہے کہ تم کتنی گہرائی میں جا کر سوچتے ہو۔" عمران نے کہا تو لکپٹن شکیل اور صافہ دونوں بے اختیار

لینے کے لئے کہا۔

”میں نے بہر حال انکار تو نہیں کیا۔ سر پھوڑنا اور بات ہے۔ سر

پھوڑنے سے انکار کرنا اور بات ہے۔“..... عمران نے جواب دیا اور

اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے صفدر راہداری میں آتا

دکھائی دیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں تین بیگ مچھوئے تھے۔

”مل گئے بیگ۔ دسے تم بروقت پہنچ گئے ہو ورنہ وقت گزارنے

کے لئے کرنے والی باتیں مجھے اب درست ثابت کرنا پڑ جاتیں اور

خواہ مخواہ میرا سر پھٹ جاتا۔“..... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکٹ

بگڑ سا گیا۔ ظاہر ہے اتنی بات وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران یہ باتیں

کر کے محض وقت گزار رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ یہ ریڈ بلاکس کی دیوار ہے۔ یہ تو میگا بم سے

بھی نہیں ٹوٹ سکتی پھر۔“..... صفدر نے شاید موضوع بدلتے ہوئے

کہا۔

”اس میں دروازہ موجود ہے اور جس دیوار میں دروازہ ہو وہ ریڈ

بلاکس کی ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسے ریڈ بلاکس

کی ظاہر کیا جائے۔“..... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن پہلے جا کر کیپٹن شکیل اور صالحہ کو بلا لو۔ لیبارٹری

میں کافی افراد موجود ہیں۔ ہمیں وہاں انتہائی تیز رفتاری سے ایجن

کرنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”میں بلاتا ہوں۔“..... تنویر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

لیکن تم نے بھی تو سر پھوڑنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

عمران نے کہا۔

لیکن تم نے بھی تو سر نہیں پھوڑا۔“..... جولیا نے شاید لطف

”ایک ہوتا ہے چوری کھانے والا بچوں اور ایک ہوتا ہے خون

دینے والا بچوں اور سچا بہر حال خون دینے والا ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن

موجودہ دور میں بچوں صاحب لیلیٰ کو خون دینے کی بجائے کسی

ہسپتال کو ایک بوتل خون عطیہ دے کر ٹوبہ دارین حاصل کرنا

زیادہ بہتر سمجھتا ہے اس لئے موجودہ دور میں محاورہ بدل دیا گیا ہے۔

اب خون دینے والے کی بجائے سر پھوڑنے والا بچوں کہا جاتا ہے اور

ظاہر ہے جو چہاری خاطر اس دیوار سے سر پھوڑ سکتا ہے وہی تمہیں

خوش بھی رکھ سکتا ہے۔“..... عمران کی زبان میرٹھ کی فینچی کی طرح

رداں تھی۔

”کیا۔ کیا تم میری خاطر دیوار سے اپنا سر پھوڑ سکتے ہو۔“..... جولیا

نے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

”تنویر سے پوچھ لو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا دماغ تو چہاری طرح خراب نہیں ہوا کہ میں دیواروں سے

سر پھوڑتا پھر دوں۔“..... تنویر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو فیصلہ ہو گیا کہ میں سو ممبر جیت چکا ہوں۔“..... عمران نے

انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ کیسے۔ کیا مطلب۔“..... جولیا نے کہا۔

”اس لئے کہ تنویر نے تو سر پھوڑنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

اس طرح میدان خالی ہو گیا۔“..... عمران نے کہا۔

لیکن تم نے بھی تو سر نہیں پھوڑا۔“..... جولیا نے شاید لطف

غائب ہو چکی تھی اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آرہی تھی۔

"آؤ....." عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا وہ ٹوٹی ہوئی دیوار کے پتھروں کو پھلانگ کر اس راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔ عمران کی نظریں راہداری کی چھت پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک چھت میں ایک تھوٹا سا بلب جلا اور اسی نے دوڑتے ہوئے عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں چھت پر اس بلب سے نکل آئیں لیکن اس کے ساتھ ہی ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ وہ سب بے اختیار اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے اور پھر تو جیسے قیامت برپا ہو گئی۔ انتہائی تیز گزرتا ہٹ کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکوں کا جیسے نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز ہو گیا اور دوسرے لمحے ان کے جسموں پر پتھروں کی بارش سی ہونا شروع ہو گئی اور عمران کے ذہن پر لکھت تاریکی نے اپنا ڈراما ڈال لیا۔ اس تاریکی کے باوجود اسے چند لمحوں تک یوں محسوس ہوتا رہا جیسے وہ کسی بجھتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے میں کود پڑا ہو۔ پھر یہ احساس بھی ختم ہو گیا اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

"تم میگا بم نکال کر اسے چارج کر کے دیوار کی جڑ میں رکھ دو۔" عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ جو لیا خاموش کھڑی تھی اور پھر جیسے ہی صفدر نے میگا بم دیوار کی جڑ میں رکھا تو اسے صلیب اور کپشن شیلنگ راہداری میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں جبکہ دودھ مشین گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔

"دوری لگد۔ ان کی واقعی ضرورت پڑتی تھی....." عمران نے کہا اور پھر جو لیا اور عمران کے ساتھ ساتھ صفدر نے بھی ایک ایک مشین گن ان سے لی۔

"ہمیں فاصلے پر جا کر اسے ڈی چارج کرنا چاہئے....." جو لیا نے کہا۔

"یہ دیوار اندر کی طرف گرے گی۔ بہر حال پھر بھی ہمیں کچھ پیچھے ہٹ جانا چاہئے لیکن جیسے ہی دیوار ٹوٹے ہم نے مشین گنیں لے کر اندر داخل ہو جانا ہے....." عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ تقریباً بارہ تیرہ قدم پیچھے ہٹ گئے۔

"اب اسے ڈی چارج کر دو....." عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈی چارج کا بین پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار سا چھا گیا۔ وہ سب ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے خاموش کھڑے تھے۔ چند لمحوں بعد گرد و غبار چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ دروازے جتنی جگہ

”خوشخبری مسٹر ہائٹ۔ تمہارے آدمی اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں۔ ہمیں گوان پر بے پناہ اور مسلسل محنت کرنا پڑی ہے لیکن وہ نکل گئے ہیں اور کچ بات یہ ہے کہ اس میں ہماری محنت کے ساتھ ساتھ ان کی انتہائی مضبوط قوت ارادی کا زیادہ دخل ہے۔“..... ڈاکٹر مانسن نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ شکریہ ڈاکٹر۔ بے حد شکریہ۔ میں اسی اعتماد سے نہیں لے کر یہاں آیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ تم ان کی زندگی کی خاطر دو گے۔ بہر حال تمہارا معاوضہ تمہیں ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔“

سٹ نے کہا۔

”شکریہ۔ یہ میرا فرض بھی تھا لیکن یہ لوگ اس قدر زخمی تھے کہ پہے یقیناً ان کے بچنے کا ایک فیصد بھی امکان نظر نہ آ رہا تھا لیکن ہم کڑوں کو چونکہ یہی تربیت دی جاتی ہے کہ ہم آخری لمحے تک سانی زندگیاں بچانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں اس لئے ہم نے م کیا اور نتیجہ بہر حال ہمارے حق میں نکل آیا۔“..... ڈاکٹر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ ہوش میں ہیں؟..... ہائٹ نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ سب ہوش میں آچکے ہیں۔ میں انہیں سکون پہنچانے، لئے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے کا کہا تو ایک آدمی نے سختی سے انجکشن لگوانے سے انکار کر دیا اور اس نے مجھ پر جرح شروع کر دی جس پر میں نے اسے بتایا کہ آپ لوگوں کو مسٹر ہائٹ یہاں لے

دفتر کے انداز میں بچے ہوئے کمرے میں ہائٹ ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار اس کمرے کے دروازے کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار ہو لیکن دروازہ اسی طرح بند تھا۔ اسے یہاں بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن اس ایک گھنٹے کے دوران کوئی آدمی دفتر میں نہ آیا تھا۔ اچانک ہائٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے بند دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سانی دی تھی۔ سچہد لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادا صیز عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈاکٹروں والا مخصوص کوٹ پہنا ہوا تھا۔

”کیا ہوا ڈاکٹر جانسن۔ کیا ہوا؟..... ہائٹ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

آئے ہیں۔..... ڈاکٹر جانسن نے جواب دیا۔

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟..... ہانٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔..... ڈاکٹر جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آگے بچھے چلتے ہوئے دفتر سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک ہال بنا کرے میں داخل ہوئے جہاں چھ بیڈز موجود تھے جن پر چھ افراد لیٹے ہوئے تھے جن میں دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ ان دونوں کے اندر داخل ہونے پر ایک مرد نے آنکھیں کھول دیں اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"زیادہ باتیں مت کرنا۔..... ڈاکٹر جانسن نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ ہانٹ تیزی سے چلتا ہوا اس آدمی کے قریب پہنچ گیا اور ایک طرف پڑی ہوئی پلاسٹک کی کرسی اٹھا کر اس نے بیڈ کے ساتھ رکھ لی۔

"مبارک ہو عمران۔ تم تقریباً مر کر دوبارہ زندہ ہوئے ہو۔ ہانٹ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر نے جو تفصیل بتائی ہے اس لحاظ سے تو جہاڑی بات درست ہے لیکن تم نے ہمیں جہاں کب اور کیسے پہنچایا۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔

"میں جہاں اور جہاڑے ساتھیوں کو وہاں بے اٹھالایا تھا اور یہ ہسپتال جاگرن میں ہی ہے لیکن یہ ایک خفیہ تنظیم کا ہسپتال ہے

لئے بے فکر ہو۔ سپیشل ایجنسی کا چیف جیفرے جہاں کا سراغ لگا سکے گا۔..... ہانٹ نے کہا۔

"اوہ۔ تم وہاں کیسے اور کب پہنچے تھے۔ لیبارٹری والوں نے ہمیں کب کیوں نہیں کیا؟..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم وہ لیبارٹری تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو عمران۔ ارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور لیبارٹری میں کام کرنے لے تمام سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور وہاں اس قدر آگ بجلی کہ ہر چیز اس آگ میں جل کر بھسم ہو گئی ہے۔..... ہانٹ نے ب دیا تو عمران کی آنکھوں میں انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ وہ کیسے۔ ابھی تو ہم ارٹری کے اندر پہنچے ہی تھے۔ پھر وہ کیسے تباہ ہو گئی؟..... عمران انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں عمران۔ لیبارٹری نہ صرف مکمل طور پر ہو چکی ہے بلکہ وہاں اس قدر آگ بجوئی کہ پوری لیبارٹری اور اس میں موجود تمام سائنس دان اور تمام مشینری جل کر راکھ ہو چکی۔ ایک حکاک بھی وہاں سلامت نہیں بچا۔..... ہانٹ نے کہا تو ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن کیسے۔ کیا تم نے اسے تباہ کیا ہے؟..... عمران نے لی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ کارنامہ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے سرانجام دیا ہے۔ میں نے تو صرف استاکیا ہے کہ تم لوگوں کو شدید زخمی حالت میں وہاں سے اٹھا کر یہاں ہسپتال تک پہنچایا ہے اور پھر یہاں ڈاکٹروں نے سر توڑ کو تششیں کر کے تمہاری زندگیاں بچائی ہیں۔ ویسے ڈاکٹر جانسن کہہ رہا تھا کہ ان کی کوششوں سے زیادہ تم لوگوں کے جسموں میں موجود بے پناہ قوت مدافعت نے تمہاری زندگیاں بچائی ہیں.....“ ہانسٹ نے مسکرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کے لئے تو میں تمہارا اور ڈاکٹر جانسن کا بے حد مشکور ہوں لیکن صورت حال مجھ پر واضح نہیں ہو رہی۔ جب میں نے اور میرے ساتھیوں نے لیبارٹری تباہ نہیں کی اور ہم تو اس کے آغاز میں ہی طبعی تلبے دب کر بے ہوش ہو گئے تھے تو پھر لیبارٹری خود بخود کیسے تباہ ہو گئی.....“ عمران نے کہا۔

”میں بھی تمہاری طرح اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کیونکہ جہاں سے میں نے اور میرے ساتھیوں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اٹھایا تھا لیبارٹری وہاں سے کافی دور تھی۔ اس کے باوجود لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ سچانچہ جب ڈاکٹر جانسن اور اس کے ساتھی تم سب کے آپریٹرز میں مصروف تھے تو میں نے فون پر اس سلسلے میں دارالحکومت سے معلومات حاصل کیں اور مجھے جو کچھ بتایا گیا اس کے مطابق اس لیبارٹری کی تباہی کا کارنامہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے ہی کریڈٹ میں جاتا ہے.....“ ہانسٹ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔ تفصیل بتاؤ تاکہ میری الجھن دور ہو سکے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اس خصوصی لیبارٹری میں ایسا میزائل تیار کیا جا رہا تھا جو ایسی تصیبات کو تباہ کر سکتا ہو۔“ ہانسٹ نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے اس بارے میں تفصیل کا علم ہے اور دو میزائل ہم بنا رہے ہیں۔ اس کا نام واٹر میزائل ہے۔“..... عمران نے وابہ دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے بتایا گیا ہے کہ ان میزائلوں کی تیاری میں بنیادی طور پر ایک ایسا میزائل استعمال کیا جاتا ہے جس کا نام ایکس ٹی ایکس ہے اور یہ میزائل اس قدر حساس ہوتا ہے کہ اس میزائل سے تقریباً پانچ وگڑے کا فاصلے پر اگر بارودی اسلحہ فائر ہو جائے تو ہوا میں پیدا ہونے والی شدت سے اس میزائل میں آگ بجھ کر انھٹی ہے اور پھر یہ میزائل کسی خوفناک بم کی طرح پھٹ پڑتا ہے اور اس سے بے پناہ زبردستی قابل یقین تباہی ہوتی ہے.....“ ہانسٹ نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا۔ اوہ۔ یہ بات تو میرے ذہن میں ہی نہ آتی تھی۔ لیبارٹری میں واقعی ایکس ٹی ایکس کا کافی بڑا ذخیرہ موجود ہو گا اور اس لئے لیبارٹری کو سیکورٹی سیکشن سے بھی بھر رکھا گیا تھا اور اس کے گرد ریڈ بلاکس کی دیوار بنائی گئی تھی

تاکہ سیکورٹی سیشن میں ہونے والی فائرنگ کے اثرات بھی لیبارٹری تک نہ پہنچ سکیں۔ ہم نے اس دیوار میں موجود راستہ توڑا تھا۔ کچھ اس کے اثرات وہاں کی فضا میں موجود ہوں گے اور پھر میں نے اندر اداری میں مضیق گن کا فائر کھول دیا جس کے نتیجے میں حدت اس سطح تک بڑھ گئی کہ ایکس فی ایکس کے ڈھیر نے آگ پکڑ لی۔ نتیجہ یہ کہ خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ سے پوری لیبارٹری نہ صرف جہاں ہو گئی بلکہ جل کر راکھ ہو گئی۔ اودہ۔ اب بات میری سمجھ میں آگئی ہے اور یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا کہ یہ فائرنگ آغاز میں ہی ہوئی ورنہ اگر ہم لیبارٹری کے اصل ایریے میں پہنچ کر فائرنگ کرتے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو جاتے۔" عمران نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا اور جس طرح بھی ہوا بہر حال جہاں راشن مکمل ہو گیا ہے جس کو روکنے کے لئے بے پناہ کوششیں کی گئیں۔ اب سپیشل ایجنسی کا چیف جیفرے ایکیری اور اسرائیلی حکام سرپٹختے رہ رہے ہوں گے۔"..... ہانٹ نے کہا۔

"تم وہاں کیسے بروقت پہنچ گئے تھے؟"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں داخلی دروازے کے پاس جھانڈیوں میں موجود تھا۔ گو میں نے ڈاکٹر باب کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور میں شدید زخمی ہوں اس

لئے میں واپس جا رہا ہوں لیکن میں اور میرے ساتھی وہیں رہے۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم کس طرح لیبارٹری والا مشن مکمل کرتے ہو اور میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہو سکتا ہے جہیں میری مدد کی ضرورت پڑ جائے۔ سوچتے ہوئے تم نے مجھ پر احسان کیا تھا اس لئے میں اس احسان کا بدلہ کسی حد تک چکانا چاہتا تھا۔ پھر تم اور جہارے ساتھی میرے سامنے وہاں پہنچے اور تم داخلی دروازے کو توڑ کر اندر چلے گئے میں اور میرے ساتھی انتظار کرتے رہے لیکن نہ ہی لیبارٹری جہاں ہوئی اور نہ ہی تم واپس باہر آئے تو میں یہی سمجھا کہ تم سب اندر پھنس گئے ہو اور جہیں مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہم اندر داخل ہوئے اور پھر ہم جہاں شدہ داخلی دروازے سے اندر رابرٹ کے کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں رابرٹ کی لاش پڑی ہوئی تھی اور جہارے آواز ہم نے عقبی کمرے کے پیچھے اس راہداری میں سے آتی سنی جو لیبارٹری کے راستے کی راہداری ہے۔ میں رابرٹ کے ساتھ سیکورٹی سیشن کو دیکھ چکا تھا اس لئے میں سیکورٹی سیشن کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ جہارے آواز سن کر ہم عقبی کمرے کی طرف بڑھے اور ابھی ہم کمرے میں ہی تھے کہ راہداری کے اختتام میں خوفناک دھماکا ہوا۔ یہ دھماکا اس قدر زور دار تھا کہ کچھ دیر تک تو ہم ساکت رہ گئے پھر ہم نے جہارے آوازیں دوبارہ سنیں تو ہم سمجھ گئے کہ یہ دھماکا آپ لوگوں نے کیا ہے۔ ہم بھی راہداری کی طرف بڑھے تو اس وقت تم اور جہارے ساتھی جہاں شدہ دروازہ کر اس کر کے دوسری طرف

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے لئے یہ بات باعث مسرت ہے۔
 کہ میں تمہارے کسی کام آیا ہوں۔ اب مجھے اجازت دو اور تم بے فکر
 رہو۔ سب کا بھرپور انداز میں علاج ہو گا اور حکومت کا کوئی
 آدمی جہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں بھی روزانہ تو نہیں بہر حال
 دوسرے تیسرے روز آتا رہوں گا۔ گڈ بائی.....“ ہانسٹ نے کہا۔
 ”شکریہ۔ اللہ ایک کام کرو کہ کوئی لانگ ریج ٹرانسمیٹر مجھ تک
 پہنچا دو تاکہ میں پاکیشیا کال کر کے انہیں بتا سکوں کہ نہ صرف مشن
 مکمل ہو چکا ہے بلکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بچ گئے ہیں ورنہ
 ہو سکتا ہے کہ وہ بھی یہی سمجھیں کہ ہم بھی لیبارٹری کے ساتھ ہی جل
 کر راکھ ہو چکے ہیں.....“ عمران نے کہا۔
 ”ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ٹرانسمیٹر میری کار میں موجود
 ہے.....“ ہانسٹ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی
 دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران واقعی اسے انتہائی تشکرانہ
 نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ختم شد

راہداری میں داخل ہو چکے تھے۔ پھر فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی
 انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے بعد تیز گولگولہٹ اور پھر
 دھماکوں کا ایک خوفناک سلسلہ شروع ہو گیا اور راہداری کی چھت
 تباہ ہو کر نیچے گر گئی جس میں تم لوگ موجود تھے۔ میں نے اپنے
 ساتھیوں کی مدد سے اس لیے کو ہٹایا اور تم سب کو شدید زخمی حالت
 میں وہاں سے اٹھا کر ہم سیکورٹی سیشن سے ہوتے ہوئے واپس باہر
 آئے تو اس دوران لیبارٹری تو آتش فشاں کا روپ دھار چکی تھی جبکہ
 آگ اور تباہی سیکورٹی سیشن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔
 بہر حال ہم پہلے نکل چکے تھے اور تم سب چونکہ شدید زخمی تھے اس لئے
 ہم نے تمہاری جیب اور اپنی کاروں کے ذریعے تم سب کو فوری طور
 پر جاگرن کے اس ہسپتال میں پہنچایا اور ڈاکٹر جانسن اور اس کی ٹیم
 نے تمہارے آپریشنز کے اور تم زندہ بچ گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں
 کو واپس بھجوا دیا تھا لیکن میں اس دوران مسلسل جہاں ہسپتال میں
 رہا اور اب ڈاکٹر جانسن نے جب واپس آکر تمہارے بارے میں بتایا
 تو میں تم سے ملنے جہاں آ گیا.....“ ہانسٹ نے پوری تفصیل بتاتے
 ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو گیا ہے کہ اس نے تمہیں
 اور تمہارے ساتھیوں کو بروقت بھیج دیا۔ بہر حال میں تمہارا اور
 تمہارے ساتھیوں کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے
 توفیق دی تو تمہارے اس احسان کا قرض میں ضرور اتار دوں گا۔“

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد ایڈونچر کہانی

مکمل ناول

ایڈونچر مشن

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

* تبت کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایسا مشن، جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جبرے کھلے ہوئے تھے۔

مارسیلا جنگل کو مین ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔

* عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے روپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو۔۔۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز پتھر نشتر۔

* جولیا کو خوفناک جنگل میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان سر جھٹنے سے بلجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے۔ جولیا کا کیا حشر ہوا۔۔۔؟

* عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یو گیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔

جوزف جنگلوں کا بلاشبہ ایک نئے اور انوکھے روپ میں۔

* ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور پھر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا۔۔۔؟

دلچسپ حیرت انگیز تھرلر کہانی اور مشن سیریز

ایسٹ برادرز پبک گیت ہاؤس

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

فاران گروپ

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

* فاران گروپ کا فرستان کی ایک نئی تنظیم جسے خصوصی طور پر پاکیشیا کے خلاف تیار کیا گیا تھا۔

* فاران گروپ جس کا سربراہ وکرم سنگھ تھا جو اپنی ذہانت اور کارکردگی میں بے مثال سمجھا جاتا تھا۔

* فاران گروپ جس نے پاکیشیا پہنچ کر اپنی ذہانت اور انتہائی تیز کارکردگی کی بنا پر اپنا مشن مکمل کر لیا۔ جبکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انہیں تلاش ہی کرتی رہ گئی۔

* فاران گروپ جس نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار واضح طور پر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شکست دے دی اور جس کا اقرار عمران کو بھی مجبوراً کرنا پڑا۔

* فاران گروپ جس نے نہ صرف سروراء سے فارمولہ حاصل کر لیا بلکہ اس فارمولے کو لے کر وہ پاکیشیا سے بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران صرف بھاگ دوڑ ہی کرتے رہ گئے۔

کیا آخری نتیجہ بھی فاران گروپ کے حق میں نمودار ہوا۔ یا؟

انتہائی دلچسپ انتہائی تھرلر کہانی اور انتہائی ذہانت سے مزین

ایک ایسی پھرور اور دلچسپ کہانی جس کا ہر ورق دلچسپی کا عالم ہے

ایسٹ برادرز پبک گیت ہاؤس

گئے اور پھر ایک دوسرے پر گولوں کی بارش شروع ہو گئی۔

وہ لمحہ

جب کرل فریدی اور عمران کے درمیان جان لیوا فائٹ شروع ہو گئی۔ اس فائٹ

کا انجام کیا ہوا؟

وہ لمحہ

جب کرل فریدی کو سب کے سامنے اپنے مشن کی ناکامی اور عمران کے مشن

کی کامیابی کا اقرار کرنا پڑا۔

انتہائی خوریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت

اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

کیا ٹائٹ فائٹز اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور عمران اور کرل فریدی آپس میں

لڑتے رہ گئے؟

ٹائٹ فائٹز مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹائٹ فائٹز

انٹرمیڈیا کی ایک ایسی کمائنڈو تنظیم جس نے ایک اسلامی ملک میں قائم پاکیشیا کے اہم سنٹر کی تباہی کی منصوبہ بندی کی۔ وہ منصوبہ بندی کیا تھی؟

وہ لمحہ

جب کرل فریدی نے گلبرستان کے وزیر اعظم کا حکم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

❖ وہ حکم کیا تھا جس کو تسلیم کرنے کی بجائے کرل فریدی نے کافرستان کو ہمیشہ کے

لئے چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا کرل فریدی نے واقعی ایسا کیا؟

ٹائٹ فائٹز

جس کے خلاف عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرل فریدی سب بیک وقت

میدان میں کود پڑے۔

ٹائٹ فائٹز

جس کے پیچھے عمران اور کرل فریدی علیحدہ علیحدہ کام کر رہے تھے۔ لیکن

ٹائٹ فائٹز پھر بھی مشن کی تکمیل تک پہنچ گئے۔

اسلامی سکیورٹی

ایک نئی تنظیم جس کا چیف کرل فریدی کو بنادیا گیا۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ

جب عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرل فریدی ایک دوسرے کے مقابل آ

